ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

دسمبر ۲۰۱۰ء DEC.2010

نایاب مجرب عملیات

جنات کو غلام بنانے کا عمل

کیا آپ قسمت پر اعتماد رکھتے ہیں؟

دولت کمانے کا ایک زبردست عمل

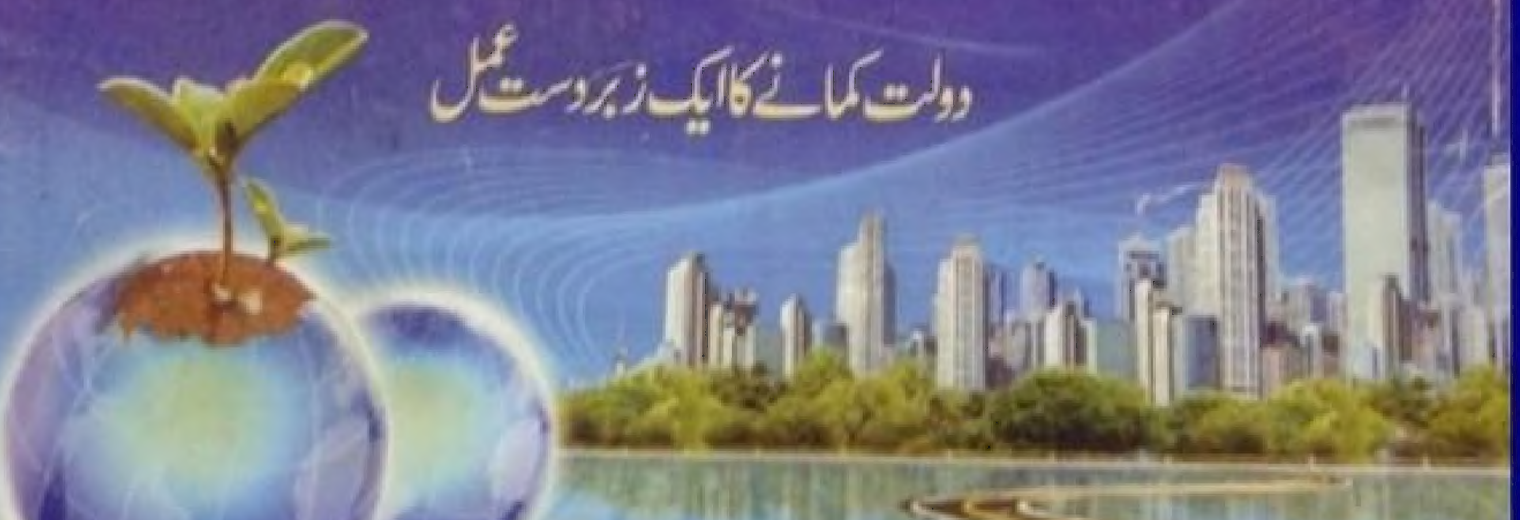

Rs.20/=

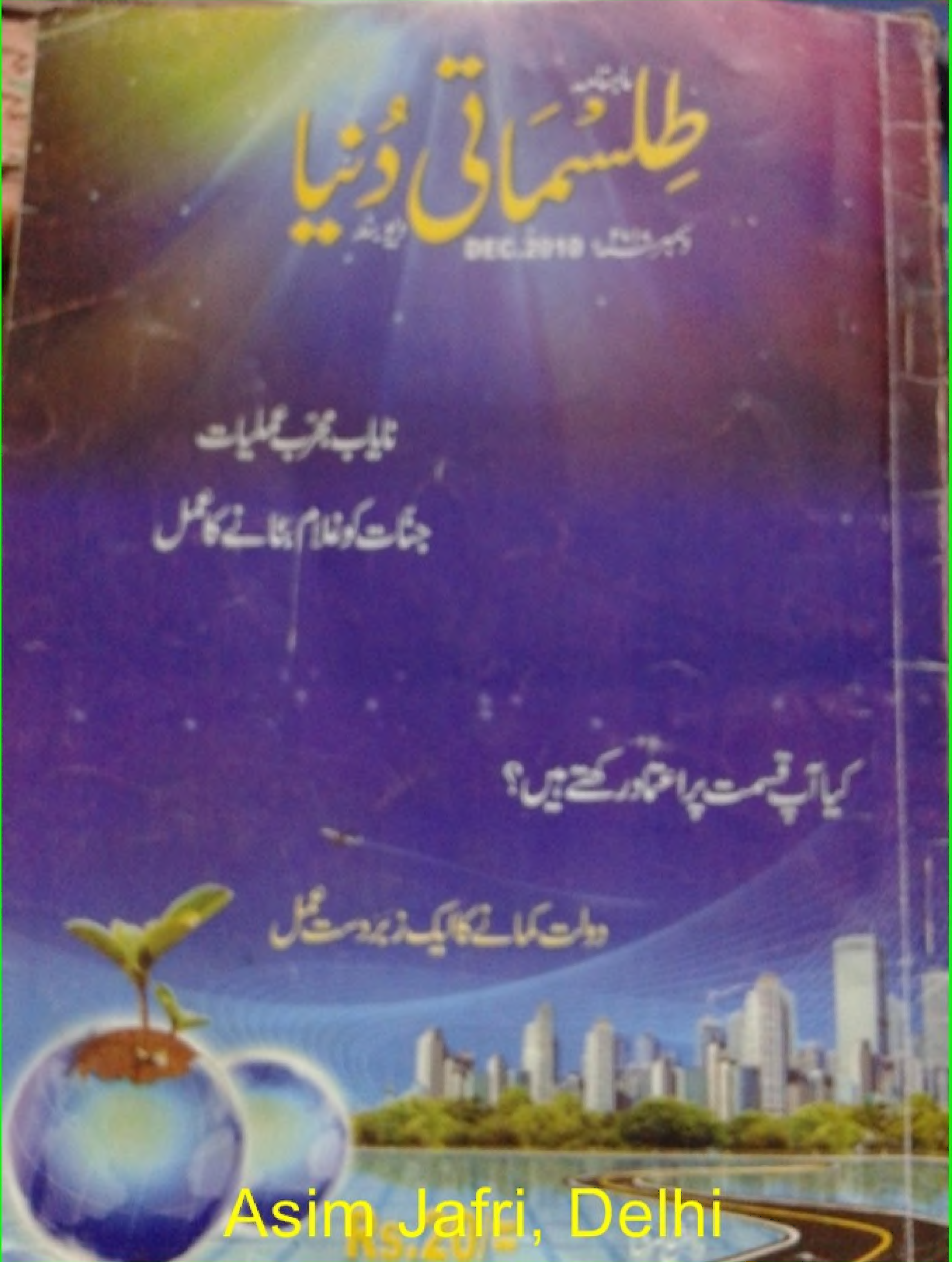
طلسماتی دُنیا
DEC.2010
نایاب مجرب عملیات
جنات کو غلام بنانے کا عمل
کیا آپ قسمت پر اعتماد رکھتے ہیں؟
دولت کمانے کا ایک زبردست عمل
Rs.20
Asim Jafri, Delhi

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

جلد نمبر ۱۷

شمارہ نمبر ۱۲

دسمبر ۲۰۱۰ء

سالانہ زرتعاون ۲۴۰ روپے سادہ ڈاک سے

۴۳۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے

فی شمارہ ۲۰ روپے

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ 9 سو روپے انڈین
غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون 12 سو روپے انڈین
لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے
لائف ممبری پاکستان میں
15 ہزار روپے انڈین
لائف ممبری غیر ممالک سے
25 ہزار روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون 09359882674
فیکس (01336) 224748

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمرالٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ "ماہنامہ طلسماتی دنیا" کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے، خلاف ورزی کرنےوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

چیک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلان بےزاری کرتے ہیں

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپواکر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا۔

[illegible]sher Ze[illegible] Usmani Shoa[illegible] Press Delhi
Hashmi Roo[illegible], Abul Ma[illegible] D[illegible] (U.P.)

Asim Jafri, Delhi

کیا اور کہاں

تقسیم در تقسیم کا ورد ۵

ذرا سوچئے ۷

مختلف پھولوں کی خوشبو ۸

علاج بالقرآن ۱۳

اسماء رحمۃ للعالمین ۱۵

روحانی ڈاک ۱۹

مخزن العجائب ۲۷

اعداد کی دنیا ۳۵

کرشماتِ جفر ۳۷

تسخیر موکلات ۳۹

آلات سحر ۴۳

عملیات حروف صوامت ۴۹

حضرت ایوب علیہ السلام ۵۱

نو مسلموں کی کہانی نو مسلموں کی زبانی ۶۶

اذان بتکدہ ۶۹

انسان اور شیطان کی کشمکش ۷۴

خبرنامہ [illegible]

آخری صفحہ [illegible]

Asim Jafri, Delhi

اداریہ

بقلم خاص

تقسیم در تقسیم کا درد

ملک کی آزادی کے وقت مسلمانوں کا دوراندیش طبقہ اس بات کا قائل تھا کہ ملک تقسیم نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ اگر مسٹر جناح کی تحریک رنگ لائی اور پاکستان وجود میں آ گیا تو ہندوستان تقسیم ہو جائے گا اور ہندوستان کے مسلمان دو حصوں میں بٹ جائیں گے۔ مسٹر جناح اس بات پر راضی بھی ہو گئے تھے کہ پاکستان نہ بنے لیکن افسوس مسلمانوں کے وقار اور مسلمانوں کے استحکام کے لئے انہوں نے جو شرط پیش کی تھی وہ مسترد کر دی گئی اور ملک دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اور اس تقسیم کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ اگر پاکستان نہ بنتا تو بے شک اس وقت مسلمانوں کی طاقت ہندوستان میں دوگنی ہوتی۔ وہ کون لوگ تھے جو مسلمانوں کو دو خانوں میں بانٹنا چاہتے تھے، وہ بھی پر عیاں بیاں ہے، وہ لوگ انگریزوں کے بتائے ہوئے اس فارمولے پر عمل پیرا ہونے کا مصمم عزم رکھتے تھے کہ لڑاؤ اور حکومت کرو، ان کے لئے پاکستان کا وجود ایک نعمت غیر مترقبہ تھا۔ انہیں یقین تھا کہ پاکستان بننے کے بعد ہندوستان میں مسلمانوں کی طاقت آدھی رہ جائے گی اور پاکستان کے نام پر ہندوستان میں باقی ماندہ مسلمانوں کو ذلیل و خوار کرنے کا موقع ہمیں ملتا رہے گا اور ہم مسلمانوں کو ہندوستان میں مستحکم نہیں ہونے دیں گے، مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان جب رسہ کشی کی صورت پیدا ہوئی اور بنگلہ دیش کی علیحدگی کے وقت جب آنجہانی اندرا گاندھی نے بذریعہ فوج بنگلہ دیش کو کمک پہنچائی اس وقت مجلس مشاورت کے بانی ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی نے اندرا گاندھی سے کہا تھا کہ اگر آپ پاکستان پر قبضہ کرنے کی پلاننگ کریں تو ہم مسلمان آپ کے ساتھ ہیں۔ اس وقت اندرا گاندھی نے برجستہ کہا تھا کہ: ڈاکٹر صاحب کیا آپ مجھے بیوقوف بنا رہے ہو؟ اگر ہمیں پاکستان کو ہندوستان میں شامل کرنا ہی مقصد ہوتا تو ہم پاکستان بننے ہی کیوں دیتے؟ اندرا گاندھی کے صرف اس ایک جملے ہی سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ پاکستان کن لوگوں نے بنوایا تھا اور مسلمانوں کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی سازش کن لوگوں نے کی تھی۔

مسلمان مسلک کے نام پر پہلے ہی سے مختلف تقسیموں میں منقسم تھے، دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سنی جیسی جماعتیں مسلمانوں میں پہلے سے موجود تھیں، جو مسلمانوں میں ذہنی تقسیم کا رول ادا کر رہی تھیں۔ پاکستان کے بعد آہستہ آہستہ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا تھا اور وہ مسلمان جو ملک کی تقسیم کے بعد ہندوستان میں چھ سات کروڑ رہ گئے تھے وہ پھر آہستہ آہستہ پندرہ بیس کروڑ تک پہنچ گئے اور وہ ہندوستان کی اقلیت میں سب سے بڑی اقلیت مانے جانے لگے۔ سیاسی بصیرت رکھنے والے ہندوؤں کو یہ بات گراں گزر رہی تھی اور وہ مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے خوفزدہ تھے۔ چنانچہ ۱۹۸۰ء میں جب دارالعلوم دیوبند کا اجلاس صد سالہ منعقد ہوا اور اندرا گاندھی مولانا اسعد مدنی کی دعوت پر دیوبند تشریف لائیں اور انہوں نے مسلمانوں کا ٹھاٹیں مارتا ہوا سمندر اپنی آنکھوں سے دیکھا تو انہیں فکر لاحق ہوئی اور انہوں نے کچھ سیاسی مسلمانوں کا سہارا لے کر اس طاقت کو تقسیم کر دیا اور اختلاف کی ایک ایسی بنیاد ڈال دی کہ چند سالوں کے شدید اختلاف کے بعد دارالعلوم دیوبند جو ہندوستانی مسلمانوں کے لئے "مادر علمی" کی حیثیت رکھتا تھا دو حصوں میں بٹ گیا۔ دارالعلوم دیوبند کی تقسیم صرف کسی مدرسے کی تقسیم نہیں تھی بلکہ یہ دو نظریوں کی بھی تقسیم تھی، ایک نظریہ وہ تھا جو حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے جڑا تھا اور ایک نظریہ وہ تھا جو حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ اور حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ سے وابستہ تھا۔ دو نظریوں کی تقسیم کی وجہ سے قاسمی برادری جو لاکھوں نفوس پر مشتمل تھی دو حصوں میں بٹ گئی۔ دارالعلوم دیوبند کی تقسیم کے بعد کتنے ہی مدرسوں اور کتنی ہی خانقاہوں کو تقسیم کا درد برداشت کرنا پڑا۔ ہوش مند لوگ جانتے ہیں کہ اس طرح کی تقسیموں کے بعد مدرسوں اور خانقاہوں میں بے وجہ اور خوامخواہ کی بحثوں اور لفظی لڑائیوں میں ہمارے علماء مبتلا ہیں اور شاید ہمیشہ مبتلا رہیں گے کیونکہ ان تقسیموں نے جو ذہنی کرب اور جو روحانی اضطراب ہمیں بخشا ہے اس سے نجات حاصل کر لینا ممکن نہیں ہے۔

اس کے بعد جمعیۃ العلماء بھی دو حصوں میں بٹ گئی۔ مولانا فضیل احمد گورکھپوری نے اپنی جمعیۃ العلماء الگ تھلگ بنائی جس کا نام انہوں نے مرکزی جمعیۃ العلماء رکھا۔ لیکن یہ مرکزی [illegible] اثر انداز [illegible] طرح [illegible] جمعیۃ العلماء کو بھی جو خاندان مدنی کی

Asim Jafri, Delhi

عظمت بن کر رہ گئی تھی اس کو بھی دو حصوں میں تقسیم کرا دیا۔ آج دینی مدارس میں اور مذہبی مجلسوں میں مولانا ارشد مدنی اور محمود مدنی کے اختلاف کی وجہ سے جو گرما گرم بحثوں کا سلسلہ جاری ہے وہ کسی بھی آنکھ رکھنے والے سے پوشیدہ نہیں۔ حاصل گفتگو یہ ہے کہ یہ امت دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم وقف دیوبند اور جمعیۃ العلماء کی تقسیم کے بعد اتنے حصوں میں بٹ چکی ہے کہ بس اللہ کی پناہ اور اس تقسیم در تقسیم کے سلسلے نے مسلمانوں کی قوت کو تقریباً ختم کر دیا ہے۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ اس امت کو کسی نئی تقسیم کا درد عطا نہ کرے۔ ملک کی تقسیم اتنی تکلیف دہ ثابت نہیں ہوتی جتنی اذیت ذہنوں کی تقسیم سے ہوتی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ مسلم پرسنل لاء بورڈ جو وحدت ملت کا نمائندہ بن کر ابھرا تھا وہ بھی کئی حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے اگر غور کیا جائے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ اس تقسیم کی ایک وجہ تو وہ شاطر لوگ ہیں جو مسلمانوں کی طاقت کو منتشر رکھنا چاہتے ہیں اور دوسری وجہ مسلمانوں کی اپنی نفسانفسی ہے جس میں علماء، صلحاء، دانشور اور مفکرین بھی مبتلا ہیں۔ حسب ظرف بھی دوسروں کی پگڑیاں اچھال کر اپنے نفس لوامہ کو مطمئن کر رہے ہیں اور صورت حال ہر جگہ یہی ہے کہ: سارے جہاں کا جائزہ اپنے جہاں سے بے خبر۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا

دست غیب نمبر

ایک علمی اور معلوماتی دستاویز ہوگا

اس نمبر میں رزق حاصل کرنے کے ایسے انوکھے فارمولے پیش کئے جائیں گے جو ہمارے اکابرین کا لاجواب ترکہ ہیں۔ مہنگائی نے سبھی کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے اور عام انسانوں کے لئے تو اپنی زندگی کے مسائل حل کرنا دشوار ہو گیا ہے۔ ایسے حالات میں ضروری ہے کہ ہم معاشی جدوجہد کے ساتھ ساتھ اللہ کے سامنے اپنے دامن کو پھیلائیں اور ایسے وظائف اور ایسے روحانی فارمولوں پر محنت کریں جو ہمیں امداد غیبی کا حقدار بنا سکیں۔

غیبی امداد کیسے حاصل کی جاتی ہے؟ دستِ غیب کسے کہتے ہیں: اور انسان اس کا مستحق کیسے بنتا ہے؟ یہ جاننے اور سمجھنے کے لئے ماہنامہ طلسماتی دنیا کا **"دست غیب نمبر"** پڑھئے۔

یہ نمبر انشاء اللہ فروری ۲۰۱۱ء کے پہلے ہفتے میں منظر عام پر آ جائے گا۔

قیمت -/50 روپے	ایجنٹ حضرات اپنی مطلوبہ کاپیوں سے اگر پہلے مطلع کر دیں تو بہتر ہے۔

ابوسفیان عثمانی

منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند فون: 09756726786

Asim Jafri, Delhi

ذرا سوچئے

سن عیسوی کا ایک سال اور ختم ہوگیا۔ بچہ جوانی کی جانب اور جوان بڑھاپے کی جانب ایک سال اور کھسک آئے۔ بچے، جوان، بوڑھے سب سے موت اور قبر ایک سال اور قریب ہوگئی اور زندے اور مردے سب قیامت اور روز حساب سے بقدر ایک سال کے اور نزدیک ہوگئے۔ فرصت عمر جو عطا ہوئی تھی اس کی مقدار میں ایک سال اور گھٹ گیا۔ ایک سال کی نیکیوں کا موقع ہاتھ سے ضائع ہوگیا، ایک سال کی بداعمالیوں کی سیاہی نامہ عمل میں اور بڑھ گئی۔ کتنے ایسے ہوں گے جو اپنی اپنی سالگرہ کا جشن منانے کی تیاری کر رہے ہوں گے، جو سال نو کے طلوع پر ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے ہوں گے، جو "نوروز" کی خوشیاں منا رہے ہوں گے! پر کتنے ایسے ہیں جنہیں اس وقت کی بیش بہا دولت کے ضائع جانے پر تاسف ہو رہا ہوگا، جو یہ محسوس کر رہے ہوں گے کہ یہ دولت اب دوبارہ کسی طرح نصیب نہیں ہوسکتی اور جو اپنی کوتاہیوں اور غفلتوں کو یاد کر کے ان کی تلافی، آنسوؤں کے موتیوں سے کر رہے ہوں گے۔! "وقت گزر گیا" "وقت چلا گیا" اس قسم کے فقرے جو آپ رات دن بولتے رہتے ہیں، کبھی آپ نے ان کے معنی پر غور کیا ہے، کبھی آپ نے یہ بھی سوچا ہے کہ وقت کے گزر جانے سے مفہوم کیا ہوتا ہے اور یہ وقت جو چلا جاتا ہے سو آخر کہاں جاتا ہے۔؟ سرے سے ناپید تو ہو نہیں ہو جاتا، اور نہ یہ آپ بھی کہتے ہیں آپ تو ہمیشہ صرف اسی قدر کہتے ہیں کہ وقت گیا، ہر جانے والا آخر کہیں نہ کہیں ہی جاتا ہے، پھر یہ وقت کہاں چلا جاتا ہے۔؟ ایک مسلمان کے لئے اس کا جواب کچھ بھی دشوار نہیں۔ اسے شروع ہی سے یہ بتا دیا گیا ہے کہ ہر شئے خدا ہی کی طرف واپس جاتی رہتی ہے، پس وقت بھی وہیں جاتا ہے اور ہر سال ہر مہینہ، ہر ہفتہ، ہر روز، ہر گھنٹہ، ہر لمحہ، غرض وقت کا ہر حصہ وہیں چلا جاتا ہے اور اسی ذخیرہ غیب میں جمع ہوتا چلا جاتا ہے۔ گویا فطرت کا وہ عظیم الشان خزانہ یا توشہ خانہ جس میں ہر شئے جمع ہو جاتی ہے، وہیں ہر گزرا ہوا وقت بھی بطور ایک امانت کے جمع ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اب جس شئے کو مذہب کی بولی میں قیامت اور روز محشر کہا جاتا ہے اس کی حقیقت بھی یہی ہے کہ وہ گزرے ہوئے وقت کی واپسی اور بازگشت کا وقت ہوگا۔ ہر لمحہ اور ہر دقیقہ جو اسی دنیا میں گزر چکا ہے اور جو بطور امانت خزانہ غیب میں جمع ہوتا چلا جا رہا ہے، اس وقت پھر از سر نو باہر لایا جائے گا اور ہر "ماضی" کا نقش ایک بار پھر "حال" کے آئینہ میں نمودار ہو جائے گا۔! ظاہر ہے کہ ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں، کسی نہ کسی وقت کے اندر کرتے ہیں، پس وقت کی مراجعت و بازگشت کے صاف معنی یہ ہیں کہ ہمارے سارے عمل اور کرتوت، ہماری نیکیاں اور بدیاں، ہمارے قول اور فعل، ہمارے حرکات اور سکنات سب کچھ ہمارے سامنے از سر نو لا حاضر کئے جائیں گے اور یہی مراد ہے یوم بعث و روز حشر سے۔ اب ارشاد ہو آپ اس وقت کا سامنا کرنے کو تیار ہیں۔؟ آج جن چالاکیوں سے آپ دوسروں کا مال اڑا رہے ہیں اپنی جن ہوشیاریوں اور دانائیوں پر آج آپ خوش ہو رہے ہیں، زندہ دل و رنگین مزاج احباب مجلس کی صحبتوں میں آج آپ جو جو حرکتیں کر رہے ہیں، رات کے اندھیریوں میں آج آپ کو جن سیہ کاریوں کی مہلت مل رہی ہے، دن کی روشنیوں میں آج آپ اپنی دولت و حکومت کے جو تماشے دکھا رہے ہیں، گھر کی خلوت میں آپ اپنے ظلم و غضبناکی کے جو نمونے پیش کر رہے ہیں، باہر کی جلوت میں آج آپ اپنی جس ریاکاری کی نمائش فرما رہے ہیں، ان میں سے ایک ایک شئے وقت کے رجسٹر میں درج ہو رہی ہے، وقت کے کیمرے میں اس کی تصویر اترتی جا رہی ہے، جس وقت یہ رجسٹر کھل کر رہے گا، جس وقت یہ مرقع نظر کے سامنے آ کر رہے گا، سوچئے اور سمجھئے کہ اس وقت آپ کے دل پر کیا گزرے گی؟ سنبھلئے کہ ابھی سنبھلنے کا موقع باقی ہے۔ جاگئے کہ بہت سو چکے، روئیے کہ بہت ہنس چکے، حاصل کیجئے کہ بہت ضائع کر چکے۔ پچھلا سال اگر بالکل غفلتوں اور نادانیوں کی نذر ہو چکا ہے تو اس سے سبق لیجئے اور دل میں پختہ عہد کیجئے کہ اگر زندگی ہے تو زندگی کا یہ سال بیکار نہ جانے پائے گا۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔

Asim Jafri, Delhi

مختلف پھولوں

عظیم لوگوں کی عظیم باتیں

- جب نیکی کر کے تم خوش ہو اور برائی کر کے پچھتاؤ تو تم مومن ہو۔ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)
- انسان کمزور ہے، تعجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کیسے کرتا ہے؟ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)
- اچھی کتابوں کا مطالعہ دل کو زندہ اور بیدار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ (امام غزالی)
- ذہنی صلاحیتیں آرام سے نہیں، استعمال سے ابھرتی ہیں۔ (افلاطون)
- ناامید مت ہو کیوں کہ اس سے زندگی کم ہو جاتی ہے۔ (سقراط)
- جب تک انسان علم سیکھتا ہے، وہ عالم رہتا ہے اور جب اسے خیال آ جائے کہ میں علم سیکھ چکا ہوں تو وہ جاہل بن جاتا ہے۔ (ابونصر فارابی)
- دنیا کا سب سے مشکل کام اپنی اصلاح کرنا اور سب سے آسان کام دوسروں پر نکتہ چینی کرنا ہے۔ (البیرونی)
- اللہ تعالیٰ بیوقوفوں کو اس طرح روزی پہنچاتا ہے کہ دانا حیرت میں پڑ جاتے ہیں۔ (سعدی شیرازی)
- اہم بات یہ نہیں کہ آپ ہار گئے۔ اہم بات تو یہ ہے کہ کہیں ہارنے کے بعد آپ ہمت تو نہیں ہارے؟
- کسی بھی حالت میں اپنے حوصلے کو مت گراؤ کیونکہ لوگ گرے ہوئے مکان کی اینٹیں تک اٹھا لے جاتے ہیں۔
- زندگی کی شاہراہ ون وے ہے، آپ جا سکتے ہیں، آ نہیں سکتے۔

یادرکھنے والی باتیں

- بیکار ہے وہ انسان، جس میں ہنر نہ ہو۔
- بیکار ہے وہ رات، جس میں عبادت نہ ہو۔
- بیکار ہے وہ اولاد جس میں فرمانبرداری نہ ہو۔
- بیکار ہے وہ دل، جس میں تڑپ نہ ہو۔
- بیکار ہے وہ پردہ، جس میں حیا نہ ہو۔
- بیکار ہے وہ عدالت، جس میں انصاف نہ ہو۔
- بیکار ہے وہ زبان، جس میں اخلاق نہ ہو۔
- بیکار ہے وہ علم، جس میں عمل نہ ہو۔

لفظ لفظ موتی

- زندگی ایک شمع کی مانند ہے جو ہوا میں رکھی گئی ہو۔
- آزادی کے چراغ تیل سے نہیں خون سے روشن ہوتے ہیں۔
- دیوار میں چنی ہوئی ہر اینٹ دیوار ہے اگر ایک اینٹ بھی نکل جائے تو دیوار نہیں کھنڈر کہلائے گی۔
- مصیبت کی جڑ کی بنیاد، انسان کی گفتگو ہے۔
- غرور سے آدمی کا دین ضائع ہو جاتا ہے۔
- آزمائش ایک شرف ہے، جس سے بندگان حق نوازے جاتے ہیں۔

اچھی باتیں

- سادگی ایمان کی علامت ہے۔
- جن لوگوں کے خیالات اچھے ہوں وہ کبھی تنہا نہیں ہوتے۔
- دوسروں کے عیب بیان نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا تمہارے عیب [illegible] کردے۔

Asim Jafri, Delhi

کی خوشبو

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

- زندگی کو ہمیشہ خوشی سے گزارو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ یہ ابھی کتنی باقی ہے۔
- کبھی کبھی قلم سے لکھا گیا ایک لفظ کئی ہتھیاروں سے زیادہ طاقت رکھتا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اقوال

- سب سے بڑا خطاکار وہ ہے جو لوگوں کی برائیوں کو بیان کرتا پھرتا ہے (اور اپنے گریبان میں نہیں جھانکتا)
- گناہ کسی نہ کسی صورت میں دل کو بے قرار رکھتا ہے۔
- لوگوں کو جس طرح چاہے آزمالے سانپ بچھوؤں سے کم نہ پائے گا۔
- تعجب ہے اس شخص پر جو دوزخ پر ایمان رکھتا ہے لیکن پھر بھی گناہ کرتا ہے اور شیطان کو دشمن سمجھتا ہے مگر پھر بھی اس کی اطاعت کرتا ہے۔
- بعض اوقات مجرم کو معاف کردینا اسے زیادہ خطرناک بنادیتا ہے۔
- کسی سے امید مت رکھو سوائے اپنے اللہ کے اور کسی سے مت ڈرو مگر اپنے گناہ سے۔
- تلوار کا وار جسم کو زخمی کرتا ہے اور بری بات روح کو زخمی کرتی ہے۔
- لوگ تمہارے عیبوں کے جاسوس ہیں۔
- جس نے دنیا کو پہچان لیا وہ اس سے بے رغبت ہوگیا۔
- اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والے کو تنہائی محبوب ہوتی ہے۔
- وہ علم ضائع ہے جس پر عمل نہ کیا جائے۔
- اللہ تعالیٰ نے تمہیں دنیا صرف اس لئے دی ہے تاکہ تم اس کے ذریعہ سے آخرت طلب کرو۔
- سخاوت، مال کا پھل ہے، علم ... اور اخلاص ... پھل اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔
- جو دنیا میں تکلیف اٹھا کر بھی اللہ سے محبت رکھتا ہے اس کا آخرت میں بہت بلند درجہ ہوگا۔

خوشبو پھیلانے والے خیالات

- زبان درازی اور نکتہ چینی کرنے سے بدنامی ملتی ہے۔
- خوبیاں بازار میں نہیں بکتیں، خوبیاں خود اپنے اندر پیدا کی جاتی ہیں۔
- علم کے ساتھ عمل اور دولت کے ساتھ شرافت نہ ہو تو دونوں نقصان پہنچاتے ہیں۔
- ہزار خطرات میں گھر کر بھی انسان کو اپنا معیار نہیں بدلنا چاہئے۔

اقوال زرّیں

- آدمی کی عقل کی دلیل اس کا قول ہے اور اصل دلیل اس کا فعل ہے۔
- زندگی موت سے بھی زیادہ سخت ہے کیونکہ زندگی ہی میں انسان کو ہر قسم کے رنج و غم برداشت کرنے پڑتے ہیں۔
- مایوسی انسان کی سب سے بڑی دشمن اور خدا کا عذاب ہے۔
- جس بیماری کا سبب معلوم ہو اس کی شفا موجود ہے۔
- عقل مند وہ شخص ہے کہ اپنی زبان کو دوسروں کی مذمت سے بچائے رکھے۔
- وہ شخص تعریف کا مستحق ہے جو قوت علم کے ساتھ شدت غضب کو زائل کرسکے۔
- نہ زیادہ خاموشی اچھی ہے اور نہ گویائی۔
- بد زبان ... جس ... ہو

Asim Jafri, Delhi

□ بار بار آزمانے پر ہی کسی آدمی کو سمجھا جا سکتا ہے۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

□ کسی کا دل مت دکھاؤ کیونکہ تمہارا ابھی دل کوئی دکھا سکتا ہے۔

□ بری کتابیں ایسا زہر ہیں جو جسم کو نہیں روح کو مارتی ہیں۔

□ چاپلوس اس لئے آپ کی چاپلوسی کرتا ہے کہ وہ آپ کو بے وقوف سمجھتا ہے جب کہ آپ یہ سن کر خوش ہوتے ہیں۔

□ زندگی کا اصل مقصد خدائی حکومت کا قیام ہے، یہ صرف دیانت اور سچائی کے ساتھ حاصل ہوتا ہے۔

□ فن، فنکار کے احساسات کے حسین عمل کا انتقال ہے، فن کوئی دستکاری نہیں ہے۔

مہکتی کلیاں

□ کمزور لوگ موقعوں کی تلاش میں رہتے ہیں جبکہ باہمت انسان خود مواقع پیدا کرتے ہیں۔

□ خامیوں کا احساس، کامیابیوں کی کنجی ہے۔

□ اچھا سوال آدھا علم ہے۔

□ لوگوں کی توقع پوری کرو لیکن کسی سے کوئی توقع نہ رکھو۔

□ الزام تراشنا آسان لیکن نقوش مٹانا بہت مشکل ہے۔

□ عقل مند وہ ہے جو دوسروں کی نصیحت کو سنتا ہے۔

□ ضرورت بزدل کو بھی بہادر بنا دیتی ہے۔

□ زندگی کا مقصد مسرت نہیں، تکمیل انسانیت ہے۔

□ نیکی کی طرف بلانے والے نیکی کرنے والے کے برابر ہیں۔

□ اگر مارنا چاہتے ہو تو اپنے نفس کو مارو۔

سبق آموز

□ کسی کو نصیحت نہ کرو کیونکہ بے وقوف سنتا نہیں ہے اور عقل مند کو اس کی ضرورت نہیں۔

□ جب تک تم بنی نوع انسان میں سے حب الوطنی نام کی چیز نہیں نکال پھینکو گے تب تک دنیا میں بھی امن قائم نہیں کر سکو گے۔

□ جب دو آدمی کسی مسئلے پر بحث کے بغیر متفق ہو جائیں تو ثابت ہوتا ہے کہ دونوں بے وقوف ہیں۔

□ دنیا میں ان ہی لوگوں کو عزت ملتی ہے جنہوں نے اپنے ...

استاد کا احترام کیا۔

□ دولت مندوں اور سرمایہ داروں کی خیرات اور چندے سے چلنے والی انجمنیں ہمیشہ دولت مندوں کی طاقت اور موجودہ سرمایہ دارانہ نظام کو قائم رکھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ وہ غریبوں کو صبر و تحمل کی تبلیغ و تلقین سے انقلابی جذبات کو ٹھنڈا کرتی رہتی ہیں تاکہ سرمایہ دار بے خوف و خطر ان کا خون چوستے رہیں۔

شمع فروزاں

□ فضول باتوں کا سننا نفسیاتی خواہشات میں اضافہ کرتا ہے۔

□ جن لوگوں کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں وہ کبھی تنہا نہیں ہوتے۔

□ ایک اچھے انسان کی پہچان اس کے عمدہ اخلاق سے ہوتی ہے۔

□ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری عزت ہو تو پہلے دوسروں کی عزت کرنا سیکھو۔

□ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو، کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔

□ دولت کی حرص انسان کو خدا کی یاد سے غافل کر دیتی ہے۔

□ مفلسی انسان کو کفر کے قریب لے جاتی ہے۔

علم، دولت اور عزت

□ علم، دولت اور عزت تینوں کہیں جا رہے تھے۔ جب ان میں جدائی کا وقت آیا تو انہوں نے کہا کہ اگر ہم ایک دوسرے سے ملنا چاہیں تو کیسے ملیں گے۔

□ علم: بولا، اگر تم مجھ سے ملنا چاہو تو لائبریریوں، اسکولوں اور کالجوں میں ڈھونا میں وہاں ملوں گا۔

□ دولت بولی۔ ”اگر تم مجھ سے ملنا چاہو تو بادشاہوں کے محلوں میں ڈھونڈنا میں وہاں ملوں گی۔“

□ جب عزت کی باری آئی تو وہ کچھ نہ بولی۔ دولت اور علم نے اس سے پوچھا کہ تم کیوں خاموش ہو۔؟

تو عزت نے کہا۔ ”تم تو ایک دوسرے کو مل جاؤ گے، لیکن میں جب ایک بار چلی جاؤں گی کبھی لوٹ کر نہیں آؤں گی۔“

روشنی

□ انسان دنیا کی تمام مخلوقات سے زیادہ افضل ترین ہے جب کہ ... خالق کی ...

Asim Jafri, Delhi

- [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اور دونوں سے ایک انسان کی حفاظت کا کام لیا جاتا ہے۔
- خوشامد کی چھری عقل و فہم کے پر کاٹ کر ذہن کو آزادی پرواز سے محروم کر دیتی ہے۔
- اچھی کتاب انسان کی زندگی کی بہترین ساتھی ہے جو ہر وقت زوال سے [illegible] دیتی ہے۔
- راتوں رات امیر بن جانے کی خواہش نے بے شمار افراد کو برباد کیا، اس کی خاطر رشتے، دل اور اخلاق اقدار کو بری طرح روندا گیا۔
- سوچوں میں پاکیزگی اور جذبوں میں صداقت ہو تو انسان خوابوں کی تعبیر حاصل کر سکتا ہے۔
- دنیا میں سب سے مشکل کام اپنی اصلاح اور سب سے آسان کام دوسروں کے عیب نکالنا ہے۔
- زندگی کا ہر دور خاص ہوتا ہے مگر طالب علمی کا زمانہ سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اس دور کی شرارتیں، کھیل سب کچھ انوکھا اور نرالا ہوتا ہے۔

پھول کلیاں

- جو تمہارے عیب بتائے وہی تمہارا حقیقی دوست ہے۔
- نیکی پر غرور کرنا، نیکی کا اجر ضائع کر دیتا ہے۔
- کردار ایک ایسا جوہر ہے جو پتھر کو کاٹ دیتا ہے۔
- جہاں سے بھی گزرو پھول برساتے جاؤ تاکہ تمہاری واپسی پر تمہیں باغ ملے۔
- دولت جب بولتی ہے تو حق ختم ہو جاتا ہے۔
- خوش قسمت آدمی کو بدقسمت ملازم ملتے ہیں۔
- دل اگر سیاہ ہو تو چمکتی ہوئی آنکھ بھی کچھ نہیں دیکھ سکتی۔
- زمین پر بھروسہ کرو، سمندر پر نہیں۔
- کسی کو پانے کی تمنا مت کرو، اپنے آپ کو ایسا بناؤ کہ دنیا والے تمہیں پانے کی تمنا کریں۔
- جس طرح گندے پانی میں اپنا آپ نظر نہیں آتا اسی طرح غصے میں بھی انسان اپنی ذاتی صلاحیتوں کے مطابق سوچ نہیں پاتا۔

باتیں انمول

- [illegible]

عکس ہے، اس لئے سکون کے خواہش مند انسان کو ہمیشہ مطمئن رہنا چاہیے۔

- جو چیز بے انصافی سے حاصل ہو وہ مثل زہر ہے۔
- بڑا وہ ہے جو اپنے نفس پر غالب آئے۔
- یہ انسانی جسم ہڈیوں، گوشت، خون وغیرہ کے مجموعے کا نام ہے اور اس کی زندگی چند لمحوں سے زیادہ نہیں، ایسی حالت میں خواہشات کی غلامی کیسی حقیر چیز ہے۔
- سچائیاں ستاروں کی طرح لاتعداد ہیں جن کا شمار انسانی عقل کے بس کی چیز نہیں۔
- خواہش یا تمنا انسان کو مادی ماحول کی دلچسپیوں میں پھنسائے رکھتی ہے اور اس کے باعث موت و زندگی کا خوفناک چکر جاری رہتا ہے۔
- صحیح عقیدہ یا تصور، انسانی نفس اور کائنات کے متعلق جب تک صحیح نظریہ موجود نہ ہو اعمال کی درستگی ممکن نہیں۔

سنہری باتیں

- جس نے اللہ کی مخلوق سے کچھ مانگا وہ اللہ سے کچھ نہیں پا سکتا۔
- انسان کو چاہیے کہ خاموش رہے یا ایسی بات کہے جو خاموشی سے بہتر ہو۔
- راز تمہارا قیدی ہے، لیکن افشاں ہو جانے کے بعد تم اس کے قیدی بن جاؤ گے۔
- کسی کو پا لینا "محبت" نہیں بلکہ کسی کے دل میں جگہ پانا "محبت" ہے۔
- وفا کے موتی پروتے رہو گے تو نفرت کے کانٹوں سے دور رہو گے۔
- برے دوستوں کی صحبت سے بچو کیونکہ برا دوست اس کوئلے کی مانند ہے جو اگر گرم ہو تو ہاتھ جلائے اور اگر ٹھنڈا ہو تو ہاتھ کالا کر دیتا ہے۔

کام کی باتیں

- جو سیکھنا چاہتا ہے اس کے لئے اپنی غلطیاں ہی کافی ہیں۔
- دوست کبھی نہیں بچھڑتے وہ یادوں میں ساتھ رہتے ہیں۔
- حاسد اپنی زندگی میں ہی مر جاتا ہے۔
- جو شخص ملنے جلنے میں بہت عاجزی، انکساری اور فروتنی اختیار کرے اس سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ باز اور کمان یہ سب جھک کر وار کرتے

Asim Jafri, Delhi

□ جو کچھ تم کو مرغوب ہو [illegible] سمجھو، جو کچھ [illegible]
اسے شیطان سمجھو۔

انتخاب

□ [illegible] ہوتی ہے۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

□ کسی آدمی کو جب اس کی حد سے زیادہ [illegible] دوسروں کے ساتھ اس کا رویہ [illegible] ہو جاتا ہے۔ (حکیم لقمان)

□ [illegible] (ارسطو)
اگر تم [illegible] اپنے خیالات کو [illegible] زندگی [illegible] سکتے ہو۔
([illegible])

□ زندگی کی خوشیاں [illegible] ہیں۔ (کنفیوشس)

□ وہ دوستی [illegible] عظیم ہوتی ہے جو ایک دوسرے کی عزت پر مبنی ہو۔ (جانسن)

□ ڈھونڈنے میں ملنے کی خوشی نہیں ہوتی، امید ہوتی ہے اور امید سے [illegible] کرتے۔

□ فتنہ انگیز [illegible] سے مصلحت آمیز جھوٹ بہتر ہے۔

□ [illegible] کو اس کی خواہش سے دور رکھنا حقیقت کے دروازے کی چابی ہے۔

□ غصہ کرنے کا مطلب ہے کہ ہم دوسروں کی غلطیوں کا بدلہ اپنے آپ سے لیتے ہیں۔ یہ کتنی حیرت انگیز اور مضحکہ خیز بات ہے۔

□ کچھ لوگ ستاروں کی طرح ہوتے ہیں جو ہمارے ساتھ ہوں تو اندھیرے میں راستہ دکھاتے ہیں۔

□ بحث میں کسی کو لاجواب کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ وہ بات کی جائے جس کا تعلق بحث سے نہ ہو۔

□ کسی کی طرف انگلی نہ اٹھاؤ کیونکہ باقی تینوں انگلیاں آپ کی طرف ہیں۔

□ چلتے ہوئے ہمیشہ خیال رکھو کہ تمہارے پاؤں سے اٹھتی ہوئی دھول سے کسی کی منزل نہ گم ہو جائے۔

کام کی باتیں

□ خوابوں کی بیل کو اتنا اونچا مت چڑھنے دو کہ پھل اتارنے کا وقت آئے تو تمہارے ہاتھ ان تک نہ پہنچ سکیں۔

□ [illegible] قبول کرنے والا [illegible]
دوست ہوتا ہے۔

□ [illegible] دشمن کو بھی [illegible] کرتی ہیں۔

منتخب اشعار

[illegible] ہم نہیں اٹھے
[illegible] بھی [illegible] ہوگا

□

جاں بجا بیٹھ کر حساب دینے کا
اب اس سے بڑھ کر زمیں پہ عذاب کیا ہوگا

□

سامنے دوست بھی ہیں دشمن بھی
دیکھیے پہلا وار کون کرے

□

زندگی جس کا بڑا نام سنا جاتا ہے
ایک کمزور سی ہچکی کے سوا کچھ بھی نہیں

□

زندگی سے جو [illegible] کی شکایت کیا کرے
سوچتا ہوں میں نے خود بھی زندگی کو کیا دیا

□

اس گھر کو کبھی پھولتے پھلتے نہیں دیکھا
جس گھر کے مکینوں میں محبت نہیں ہوتی

ایک وکیل کا اشتہار

شادی کی فیس	۵۱/- روپے
طلاق کی فیس	۵۰/- روپے
دونوں ایک ساتھ	۱۰۰/- روپے

نوشتہ دیوار

کوئی بڑا کام وہی کر سکتا ہے جو چھوٹا کام کرنے پر خود کو راضی کر لے۔

○○○

Asim Jafri, Delhi

قسط نمبر ۱۳۶

علاج بالقرآن

[illegible]

سورہ عبس

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورہ عبس قرآن حکیم کی ۸۰ ویں سورۃ ہے۔

اگر دو شخصوں اور عورت و مرد کے درمیان ناجائز تعلقات قائم ہوں اور ان تعلقات کو ختم کرانا مقصود ہو تو سورہ عبس کی مندرجہ ذیل آیت لکھ کر اور نیچے دونوں کا نام مع والدہ مع مقصد لکھ کر دونوں میں سے کسی ایک کے تکیے میں رکھ دیں۔ انشاء اللہ بہت جلد دونوں کے درمیان جدائی واقع ہو جائے گی۔ آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ یوم یفر المرء من اخیہ ۝ وامہ وابیہ ۝ وصاحبتہ وبنیہ ۝ لکل امرئ منہم یومئذ شان یغنیہ ۝ اس آیت کا نقش بھی مذکورہ مقصد میں بہت تیزی کے ساتھ کام کرتا ہے۔ اس نقش کو لکھ کر نیچے اَبغض فلاں ابن فلاں علیٰ بغض فلاں ابن فلاں لکھ کر کسی پرانی قبر میں دبا دیں۔ (فلاں ابن فلاں علیٰ بغض فلاں ابن فلاں کی جگہ دونوں کے نام مع والدہ لکھیں)

یہ بات ذہن نشین رہے کہ اس طرح کے عمل ناجائز تعلقات کو ختم کرانے کے لئے استعمال کریں۔ جائز تعلقات میں خرابی پیدا کرنے کے لئے اگر اس طرح کے عمل کئے جائیں گے تو آپ کی آخرت برباد ہوگی۔

۷۸۶

۱۱۵۱	۱۱۶۴	۱۱۶۱	۱۱۵۸
۱۱۶۲	۱۱۵۷	۱۱۵۲	۱۱۶۳
۱۱۵۶	۱۱۵۹	۱۱۶۶	۱۱۵۳
۱۱۶۵	۱۱۵۴	۱۱۵۵	۱۱۶۰

اگر کوئی شخص کسی غم کا شکار ہو اور اس کو صبر نہ آ رہا ہو تو اس آیت کو اس شخص کی پیشانی پر لکھ دیں۔ انشاء اللہ غم اور حزن سے نجات ملے گی۔

آیت یہ ہے۔ وُجُوہٌ یَّومَئذٍ مُّسفِرَۃٌ ۝ ضَاحِکَۃٌ مُّستَبشِرَۃٌ ۝

اس آیت کا نقش بھی غم اور حزن سے نجات دلانے میں مفید ثابت ہوا ہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں [illegible]

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲ھ	[illegible]	۳ھ	۱۰ھ
[illegible]	۱۷ھ	۱۶ھ	۹ھ
۱۸ھ	[illegible]	۹ھ	۱۵ھ
۸ھ	۲۲ھ	۲۰ھ	۱ھ

اگر کسی شخص کا عامل یا کسی عمل کا جادو بدمزاج ہو اور بدحالی اور بدکلامی کرتا ہو تو اس کو چاہئے کہ سورہ عبس کا نقش پہنے اور اگر کوئی اس کے بعد اس سورۃ کو ایک مرتبہ پڑھ کر کسی کھانے پینے کی چیز پر دم کر کے اس کو پلائے۔ انشاء اللہ اس کی بدمزاجی اور بدکلامی ختم ہو جائے گی۔

طریقہ یہ ہے کہ خلوت میں بیٹھ کر ۱۱ دن تک پرہیز جلالی کے ساتھ تین سو تیرہ مرتبہ اس سورۃ کی تلاوت کریں۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف گیارہ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔

اس سورۃ کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے کسی بھی مریض کو پلانا خواہ وہ کسی بھی مرض کا شکار ہو مفید ثابت ہوتا ہے اور مریض کو مرض سے نجات مل جاتی ہے۔ سورہ عبس کا نقش رحمت، دفع سحر وغیرہ کے لئے موثر ثابت ہوا ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸۴۱	۱۲۸۴۴	۱۲۸۳۱	۱۲۸۴۸
۱۲۸۳۲	۱۲۸۴۷	۱۲۸۴۴	۱۲۸۳۳
۱۲۸۴۶	۱۲۸۲۹	۱۲۸۳۶	۱۲۸۴۳
۱۲۸۳۵	۱۲۸۴۲	۱۲۸۴۵	۱۲۸۳۰

اگر جادو کو جادو کرنے والے کی طرف لوٹانا ہو تو مغرب کی نماز کے بعد ۳ مرتبہ سورہ عبس پڑھیں اور ہر بار سورۃ ختم پر فاذا جعفوا الذی جعفوا فاذ جعفوا تین بار غصے سے کہیں۔ انشاء اللہ جادو، جادو کرانے والے کی طرف لوٹ جائے گا۔ اس عمل کو ۱۳ یا ۱۴ دن تک چاند کی ۱۵ تاریخ سے [illegible]

(باقی آئندہ)

Asim Jafri, Delhi

روحانی تقویم ۲۰۱۱ء

ادارہ طلسماتی دنیا کی عظیم الشان اور روح پرور پیش کش

انشاء اللہ اس بار بھی یہ تقویم آپ کے دل پر دستک دے گی

انشاء اللہ

❖ یہ تقویم رازِ فطرت سے پردے ہٹائے گی۔

❖ یہ تقویم یہ ثابت کرے گی کہ اللہ سب سے بڑا ہے اور دنیا کی ہر طاقت قدرت خداوندی کے سامنے ہیچ ہے۔ وہی حقیقی معبود ہے اور وہی حقیقی مستعان۔

❖ یہ تقویم یہ ثابت کرے گی کہ ''دین اسلام'' سب سے پیارا اور سب سے پاکیزہ مذہب ہے۔ اس تقویم کے مطالعہ سے آپ حق تعالیٰ کے نظام اور ان کی حکمت عملی کو بآسانی سمجھ سکیں گے۔

❖ اپنے برج، اپنے عدد، اپنے اسم اعظم اور اپنے صدقے کے بارے میں جانکاری حاصل کرنے کے لئے اس تقویم کا مطالعہ کریں اور اپنے ارادوں کو تقویت پہنچائیں۔

❖ یہ تقویم آپ کو آپ کے مالک حقیقی اور محبوب حقیقی سے ملائے گی اور دین اسلام اور دین فطرت کے بارے میں لوگوں کی غلط فہمیوں کو دور کرے گی۔

❖ سال بھر کی مبارک اور غیر مبارک تاریخوں کی تفصیل اور اچھی بری ساعتوں کا چارٹ اس تقویم میں ملاحظہ کریں۔

قیمت : -/50 روپئے | اپنے ایجنٹ سے رابطہ قائم کریں یا ہمیں لکھیں

مکتبہ روحانی دنیا، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، موبائل : 09756726786

Asim Jafri, Delhi

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر ۵۳

سیدنا طاب طاب صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

سیدنا حیی صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

[illegible]

۱۳	۱۶	۱۹	۵
۱۹	۶	۱۱	۱۷
۸	۲۱	۱۴	۱۰
۱۵	۹	[illegible]	۲۰

Asim Jafri, Delhi

مذکورہ حضرات و خواتین کو پہننے کے لئے نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸	۱۳	۲۱
۲۰	۱۷	۱۵
۱۴	۲۲	۱۶

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت، ض یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۴	۱۱	۱۹
۲۰	۱۰	۱۷	۵
۱۵	۷	۱۸	۱۲
۹	۲۱	۶	۱۶

مذکورہ حضرات و خواتین کو پہننے کے لئے نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۴	۲۰	۱۸
۲۲	۱۷	۱۳
۱۶	۱۵	۲۱

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ بچھا کر اور ایک ٹانگ اٹھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹	۵	۱۲	۱۶
۱۱	۱۷	۱۸	۶
۱۴	۱۰	۷	۲۱
۸	۲۰	۱۵	۹

مذکورہ حضرات و خواتین کو پہننے کے لئے نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸	۲۰	۱۴
۱۳	۱۷	۲۲
۲۱	۱۵	۱۶

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵	۹	۸	۲۰
۷	۲۱	۱۴	۱۰
۱۸	۶	۱۱	۱۷
۱۲	۱۶	۱۹	۵

مذکورہ حضرات و خواتین کو پہننے کے لئے نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶	۲۲	۱۴
۱۵	۱۷	۲۰
۲۱	۱۳	۱۸

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل سیدنا طاہر طاب صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰۰ مرتبہ اور سیدنا مخصوص صلی اللہ علیہ وسلم ۲۹ مرتبہ پڑھ کر ان نقوش پر دم کر دے تو ان کی قوت و تاثیر دگنی ہو جائے۔

سیدنا آخر صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا آخر بھی ہے۔ چونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں میں سب سے بعد میں تشریف لائے ہیں اور ان کے بعد کسی نبی کے آنے کا کوئی امکان نہیں ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدنا آخر کہا جاتا ہے۔

اس اسم مبارک کے اعداد ۸۰۱ ہیں۔ یہ اسم مبارک بہت ہی ... کا اسم جلالی اور جمالی دونوں ... استعمال کر سکتی ہیں۔

☐ ... اس سے ... جو شخص یہ چاہے کہ ... دنیا ... بعد ... اس اسم مبارک کا ... ورد کیا کرے۔

☐ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ حق تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق اس کے قلب میں موجزن ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ روزانہ ۱۰۰۰ مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد ... دن تک کرے۔ انشاء اللہ دل میں ... عشق الٰہی اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ... سے سرفراز ہوگا۔

☐ ... یہ فرمایا ہے کہ دل میں نورانیت، روحانیت اور ... پیدا کرنے کے لئے اس اسم مبارک کا ورد ... کے بعد ۸۰۱ مرتبہ ... دن تک کرنے کا معمول بنا لے۔

☐ اس اسم مبارک کا ... دل میں لطافت، نورانیت پیدا کرنے کے لئے اور قلب میں ... اور ... پیدا کرنے کے لئے بہت موثر ثابت ہوا ہے۔

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ... نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۸۰۷

۲۰۰	۲۰۳	۲۰۹	۱۹۲
۲۰۵	۱۹۳	۱۹۹	۲۰۴
۱۹۳	۲۰۸	۲۰۱	۱۹۸
۲۰۲	۱۹۷	۱۹۵	۲۰۷

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۸۰۷

۲۶۸	۲۶۳	۲۷۰
۲۶۹	۲۶۷	۲۶۵
۲۶۳	۲۷۱	۲۶۶

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کر لے اور ... نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۸۰۷

۱۹۵	۲۰۱	۱۹۹	۲۰۶
۲۰۷	۱۹۶	۲۰۳	۱۹۲
۲۰۲	۱۹۷	۲۰۵	۲۰۰
۱۹۴	۲۰۶	۱۹۳	۲۰۳

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۸۰۷

۲۶۳	۲۶۹	۲۶۸
۲۷۱	۲۶۷	۲۶۳
۲۶۶	۲۶۵	۲۷۰

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۸۰۷

۲۰۶	۱۹۳	۲۰۰	۲۰۳
۱۹۹	۲۰۴	۲۰۵	۱۹۳
۲۰۱	۱۹۶	۱۹۴	۲۰۸
۱۹۵	۲۰۷	۲۰۲	۱۹۷

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۸۰۷

۲۶۸	۲۶۹	۲۶۳
۲۶۳	۲۶۷	۲۷۱
۲۷۰	۲۶۵	۲۶۶

Asim Jafri, Delhi

[illegible]

۹۹۶

۲۹۹	۳۰۰	۲۶۴
۲۹۵	۲۹۷	۲۹۹
۳۰۰	۲۹۳	۲۹۸

[illegible]

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

[illegible]

۹۹۶

۲۰۲	۹۸	۱۹۵	۲۰۷
۱۹۴	۲۰۶	۲۰۰	۱۹۹
۲۰۵	۱۹۳	۱۹۹	۲۰۱
۲۰۰	۲۰۳	۲۰۲	۱۹۴

[illegible]

اپنے من پسند اور اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

پتھر اور نگینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہیں۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے نجات اور تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل و کرم سے صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔

ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کر سکتے ہیں ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل و کرم سے کسی بھی شخص کو اصلی پتھر راس آجائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے اس کی غربت مالداری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی جا سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو راس آتے ہیں۔ بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جس طرح آپ دواؤں، غذاؤں پر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور سبب استعمال کرتے ہیں اسی طرح ایک بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں ان شاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں [illegible] ہمارے یہاں الماس، نیلم، پکھراج، یاقوت، مونگا، موتی، گارنیٹ، لہسنیا، زمرد، فیروزہ، عقیق وغیرہ پتھر بھی موجود رہتے ہیں [illegible] راشی کے [illegible] ہونے پر مہیا کرایا جاتا ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں۔ اس موبائل نمبر پر رابطہ کریں 09897648829 یا بذریعہ خط ہمیں لکھیں۔

گھر بیٹھے اپنا روحانی علاج **"ہاشمی روحانی مرکز"** دیوبند سے کرائیں

رابطہ کے لئے ان فون نمبروں پر رابطہ کریں 9897648829-9997564404

Asim Jafri, Delhi

مستقل عنوان

حسن الہاشمی

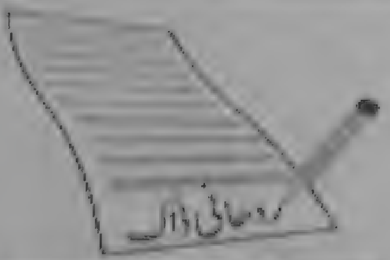

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات ارسال کر سکتا ہے۔ سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ادارہ)

ھٰذا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ

سوال از دلی ———— گجرات

طلسماتی دنیا کئی سالوں سے پابندی سے پڑھتا ہوں۔ اسے پڑھ کر خوف خدا، تقویٰ آخرت میں جواب دہی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اچھے عاملین بھی پیدا ہو رہے ہیں ورنہ بازاری عاملین کے بارے میں کیا کہنا! آنے والے مریض کے درد کو سمجھنے کے بجائے ان کی جیب پر زیادہ نظر رکھتے ہیں۔ بعض کام تو ایسے ہوتے ہیں کہ ظاہری اور دنیوی اعتبار سے ممکن ہی نہیں ایسے کام کر دینے کے دعوے کرکے ہزاروں روپے لے لیتے ہیں اور کسمپرسی کا شکار رہتا ہے۔

آپ نے طلسماتی دنیا جاری کرکے امت پر احسان عظیم کیا اور تعلیم دی کہ تعویذ عملیات کے ساتھ ذہن سازی بھی کی جائے۔ اچھے عاملین کے پتے بھی آپ دیدیا کریں جو ایمانداری سے کام کرتے ہیں تو مزید فائدہ ہو سکتا ہے۔ اگرچہ اس میں بعض مرتبہ بدنامی کا خطرہ ہے۔

جواب

رب العالمین کا فضل و کرم ہے کہ طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک عوام و خواص پر اثر انداز ہو رہی ہے اور لوگ غلط قسم کے عاملین اور گمراہ کن قسم کے تعویذ کنندوں کی حقیقت کو سمجھنے لگے ہیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا اجرا کرتے وقت اور روحانی تحریک کی بنیاد ڈالتے وقت ہمیں یہ خوش فہمی نہیں تھی کہ ہمیں عوام و خواص کا اتنا بڑا تعاون مل جائے گا اور چند سالوں کے بعد ہی ہم ایک بڑے قافلے کی رہنمائی کر سکیں گے لیکن اللہ کا فضل و کرم [illegible] طلسماتی دنیا کو

وہ زبردست مقبولیت حاصل ہوئی جو کم ہی اردو رسالوں کو نصیب ہوئی ہے۔ یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ دیوبند سے شائع ہونے والے رسالوں میں ماہنامہ تجلی کے بعد ماہنامہ طلسماتی دنیا ہی وہ رسالہ ہے جو عوام و خواص، علماء، مفکرین اور خواتین پر یکساں طور پر اثر انداز ہوا ہے اور اس کا انتظار ہر ماہ شدت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ہندوستان سے شائع ہونے والے رسالوں میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کو یہ فخر حاصل ہے کہ یہ دنیا کے بیشتر ممالک میں پہنچ رہا ہے اور جہاں جہاں پہنچ رہا ہے وہاں وہاں لوگ اس کی افادیت اور اس کی انفرادیت کے قائل ہوتے جا رہے ہیں۔ اس رسالے کے خاص نمبروں کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کے کئی کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور علماء اور عاملین کی ایک بہت بڑی کھیپ ان نمبرات کے خصوصی مطالعہ سے بھرپور استفادہ کر رہی ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک نے نہ صرف برے اور بازاری قسم کے عاملین کی قلعی کھولی ہے بلکہ اس نے اور اس کی روحانی تحریک نے قابل اعتبار عاملوں کی ایک جماعت پیدا کر دی ہے جو صحیح طریقوں سے اللہ کے بندوں کی روحانی خدمات میں مصروف ہے۔ اسی طرح ماہنامہ طلسماتی دنیا نے ہزاروں لوگوں کو روزگار سے بھی وابستہ کیا ہے۔

اگر دیکھا جائے تو ماہنامہ طلسماتی دنیا دو طرفہ جنگ کر رہا ہے۔ ایک طرف وہ روحانی عملیات کا دفاع کر رہا ہے اور دلائل و براہین سے یہ ثابت کرنے میں مصروف ہے کہ روحانی عملیات ہمارے بزرگوں کا ترکہ ہیں اس کو گمراہی اور شرک سے تعبیر کرنا بزرگوں اور اکابرین پر بہت بڑی تہمت ہے۔ دوسری طرف وہ ان لوگوں [illegible] بھی برسرپیکار ہے جو روحانی عملیات

Asim Jafri, Delhi

کے سہارے اللہ کے بندوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ باطنی لوٹ رہے ہیں اور ان کے عقیدوں کو بھی خراب کر رہے ہیں۔ ہم یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ہم اپنے مشن میں پوری طرح کامیاب ہیں لیکن ہم اتنا ضرور کہیں گے کہ [illegible] طلسماتی دنیا کو [illegible] گمراہی کے اندھیرے سے بھی [illegible] ہیں اور عاملین کی ایک بڑی تعداد طلسماتی دنیا کی تحریک سے [illegible] خدمت خلق میں مصروف ہے۔

آپ نے پڑھا ہوگا کہ ہم نے اس بات کا تہیہ بھی کر رکھا ہے کہ چند سالوں کے اندر اندر اگر زندگی رہی تو ہم طلسماتی دنیا کا ایک "عاملین نمبر" شائع کریں گے جس میں ہم مستند اور معتبر عاملین کی خدمات اور ان کے پتے شائع کریں گے تاکہ ان کی حوصلہ افزائی بھی ہو سکے اور ضرورت مند لوگ ان سے رجوع بھی کر سکیں لیکن یہ تب ہی ممکن ہے جب ہندوستان بھر میں خدمت خلق کرنے والے عاملین اپنا تعارف، اپنی خواہشات اور اپنے پتوں سے ہمیں آگاہ کریں۔ اس کی تیاری ہم نے شروع کر دی ہے۔ جن عاملین نے اپنا تعاون اور خدمات کی تفصیل ہمیں روانہ کر دی ہیں انہیں ہم نے محفوظ کر لیا ہے۔ ایک خاص تعداد ہو جانے پر "عاملین نمبر" کا انشاء اللہ اعلان کر دیا جائے گا۔

ہم اس بات کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ روحانی تحریک کے سلسلے کو برقرار رکھتے ہوئے ہمیں بہت ہی دشوار ترین پگڈنڈیوں سے گزرنا پڑے گا۔ اس سفر کے دوران ہمیں متعدد مرتبہ ایسے راستوں سے بھی گزرنا پڑے گا جہاں ہمارا دم بھی گھٹے گا اور جہاں ہمارے قدم بھی لڑکھڑائیں گے لیکن جس اللہ نے ہمیں اس عظیم الشان سفر کی توفیق بخشی ہے وہی اللہ ہمارے اندر اس سفر کو جاری رکھنے کی ہمت بھی عطا کرے گا۔

آپ جیسے مخلصین اور محسنین سے ہماری درخواست یہ ہے کہ وہ ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ ہمیں مزید توفیق اور مزید ہمت و قوت سے سرفراز کرے تاکہ ہم اسی طرح روحانی تحریک کے سلسلے کو فروغ دینے میں مصروف رہیں۔ ہمارا کل بھی عقیدہ یہ تھا اور آج بھی ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اس دنیا میں وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ اللہ چاہتا ہے تو ذہن میں بہاریں آتی ہیں، وہ چاہتا ہے تو شاخوں پر پھول کھلتے ہیں، وہ چاہتا ہے تو فضاؤں میں خوشبوئیں پھیلتی ہیں، وہ چاہتا ہے تو آسمان پر چاند ستارے چمکتے ہیں، وہ چاہتا ہے تو انسان خوشیوں اور مسرتوں سے سرفراز ہوتا ہے، ہر شئی اسی کے حکم کی محتاج ہے۔ [illegible]

اور اس سے ایک کاغذ کی پرچی طلب اور [illegible] طلب کرتا ہے۔ میں ۵۰ سالوں سے اس روحانی لائن کا تجربہ رکھتا ہوں، فن کی باریکیوں سے واقف ہوں، دو ہزار سے زیادہ کتابوں کا مطالعہ کر چکا ہوں، اس لائن کے ماہرین سے ملاقاتیں کر چکا ہوں، کس تعویذ کو کس ساعت میں، کس برج میں، کس روشنائی سے، کس کاغذ پر لکھنا چاہئے، بہت اچھی طرح واقف ہوں لیکن میرا [illegible] تجربہ یہ ہے کہ [illegible] باریکیوں کو سامنے رکھ کر بھی اگر تعویذ بنایا جائے تب بھی کام جب ہی ہوتا ہے جب اللہ چاہتا ہے۔ بعض عاملین کا یہ دعویٰ کہ ہم ۱۰۰ فیصد میں کامیاب کر دیں گے اور ہمارا عمل ایک سو ایک فی صد کامیابی سے ہمکنار ہو جائے گا۔ میرے نزدیک ایک طرح کی بدعقیدگی ہے اور عوام کو گمراہ کرنے کا اور انہیں ورغلانے کا ایک ہتھکنڈہ ہے۔ جو روحانی شخصیات [illegible] کرتے ہیں [illegible] جسارت اور [illegible] ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] ہوسکتا ہے انہوں نے کسی صاحب سے کسی سوال کے بارے میں [illegible] تھا کہ کل اس کا جواب دیدوں گا تو کئی دنوں تک وحی کا سلسلہ موقوف رہا تھا اور اس کے بعد جب وحی نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو متنبہ کیا اور فرمایا کہ جب بھی کسی سے کوئی وعدہ یا کوئی بات کرو انشاء اللہ کے ساتھ کرو۔ تاکہ ساری دنیا اس بات سے باخبر رہے کہ دنیا میں وہ ہوتا ہے جو اس دنیا کا خالق چاہتا ہے۔ کسی پیر، کسی ولی، کسی عالم، کسی عامل کی کیا مجال ہے جو اللہ کے فیصلوں پر اپنا فیصلہ تھوپ سکے۔

ہم نے متعدد مرتبہ عاملین کے پتے اور فون نمبر بھی شائع کئے ہیں لیکن ان سے فائدہ کے بجائے نقصان ہوا ہے اور اس کے بعد جو [illegible] قارئین کی شکایتیں ہمیں موصول ہوئی ہیں اس لئے ہم نے یہ سلسلہ بند کر دیا تاہم اگر کوئی ہم سے کسی عامل کا پتہ یا فون نمبر طلب کرتا ہے تو ہم اس کو بتانے میں بڑی احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ ہمیں بتانے میں کوئی [illegible] نہیں ہے۔

آسیبی اثرات کا چکر

سوال از: شبانہ ——— بہار

میں طلسماتی دنیا کا کئی سالوں سے مطالعہ کر رہی ہوں۔ اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے اس کے ذریعہ آپ نے کئی لوگوں کا بھلا کیا ہے۔ امید کرتی ہوں کہ آپ میری پریشانی کا حل نکالیں گے۔

میری شادی ۱۹۹۹ء [illegible]

Asim Jafri, Delhi

دم ہوتا ہے۔ میری شادی کے پہلے ہی سال میں ایک لڑکا ہوا۔ میرا لڑکا اب [illegible] سال کا ہو گیا اور مجھے اب تک دوسرا حمل نہیں رہا۔ میرا مہینہ بہت جلدی آتا ہے۔ آٹھ سالوں سے میں نے ہر جگہ علاج کرایا۔ ڈاکٹر [illegible] اور کوئی کہتا ہے جادو کیا ہوا ہے، کوئی کہتا ہے پریوں کا اثر ہے۔ میری جٹھانی کو شادی کے بعد سے کئی سال سے اولاد نہیں ہوئی تھی۔ مجھے شادی کے بعد پہلے سال بچہ ہو گیا، میرا بچہ ہوتے ہی ان کی گود میں ڈال دیا تا کہ ان کو مبارک ہو۔ اسکے بعد سے انہیں چار بچے ہیں اور مجھے اس کے بعد سے حمل نہیں رہا۔ میرا بچہ دس سال کا ہو گیا ہے، میں بہت پریشان ہوں، میں نے ہر جگہ علاج کرایا لیکن کہیں سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ مہینے میں دو مرتبہ حیض کا خون شروع ہو جاتا ہے، کوئی کہتا ہے میرے شوہر میں خرابی ہے لیکن مجھے نہیں لگتا کیونکہ میرا مہینہ ہی نہیں آتا۔ جب سے میرا بچہ ہوا ہے حیض کا خون بند نہیں ہوتا۔ میرے دل میں جو شک ہے کیا مجھے پریوں کا اثر ہے۔ ہم نے چھوڑا۔ رجب کے مہینے میں بیٹھک بھی دیا لیکن مجھے حاضری نہیں آئی۔ کسی نے مجھے جادو کیا اماوس اور پونم کو میرے پیر میں بہت درد ہوتا ہے اور مہینہ آجاتا ہے کیا وجہ ہے کہ مجھے حمل نہیں رہتا۔ میری جٹھانی کچھ کرتے آئی تھی کیا مجھے پریوں کا اثر ہے۔ کسی نے مجھے کہا تھا کہ میری چھوت کا کپڑا غلیظ میں استعمال کرتے ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے آپ مجھے اس پریشانی کا حل تفصیل سے لکھیں۔ آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔ جوابی لفافہ ساتھ بھیج دیا ہے تا کہ آپ کا جواب جلدی مل جائے۔ مجھے اور بہت کچھ کہنا تھا پر میں خط کے ذریعہ نہیں کہہ سکتی امید کرتی ہوں کہ آپ میری پریشانی سمجھ کر میرا علاج کریں گے۔ مجھے تفصیل سے بتائیں۔ لکھنے میں کوئی غلطی ہوئی تو معافی چاہتی ہوں۔

جواب

تم جتنے لوگوں سے برائے علاج ملوگی سب اپنی اپنی بولیاں بولیں گے۔ روحانی عملیات کی لائن میں زیادہ تر وہ لوگ دندنا رہے ہیں جو الف کے نام بے نہیں جانتے اور جن کے دعوے اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ ان سے اچھی خاصی عقل والے بھی متاثر ہو جاتے ہیں۔ اس لئے عقلمندی کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر کس و ناکس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دینا چاہئے۔ دوراندیش لوگوں کا اپنا ایک فیملی ڈاکٹر ایک فیملی حکیم اور ایک فیملی عامل ہوتا ہے۔ کوئی بھی مرض ہو جانے پر وہ اپنے ہی معالجین سے رجوع کرتے ہیں۔ ان کا اپنا طے شدہ معالج ان کے مزاج اور ان کی کل کیفیات سے واقف ہوتا ہے۔ وہی مرض [illegible]

ہر مہینے ڈاکٹر، حکیم اور عامل بدلنے کے علاوہ پھر یہی [illegible] معالجین اس کو بھلا کہیں گے اور اس کے مرض کو کم کر دیئے جانے کے بعد [illegible] لیں گے۔ تمہارے مرض کے بارے میں ہماری تشخیص یہ ہے [illegible] ہیں۔ نہ کسی نے جادو کیا ہے نہ کسی نے تمہاری کوکھ باندھی ہے۔ تم کسی اچھے عامل سے اپنا علاج کراؤ جو تم پر آسیبی اثرات بتائے۔ کسی عامل کے نزدیک یہی تشخیص صحیح ہوئی اور جب کسی مرض کی تشخیص صحیح ہو جاتی ہے تو پھر علاج بھی صحیح ہوتا ہے۔ تشخیص ہی صحیح نہیں ہوئی تو علاج کیسے صحیح ہوگا۔

ہمارا اندازہ یہ ہے کہ روحانی علاج کے نام پر جو ادارے دکانداری چلاتے ہیں انہیں کسی معتبر عامل سے کوئی نسبت نہیں ہوتی۔ چند کتابیں پڑھ کر وہ دکان کھول کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور کچھ لوگوں کا فائدہ [illegible] پھر وہ اس زعم میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ باقاعدہ عامل بن چکے ہیں پھر اشتہار بازی اور دکانداری شروع ہو جاتی ہے۔ پریشان حال لوگ ان کے اشتہاروں اور ان کے بلند بانگ دعووں سے متاثر ہو کر ان کی دکانوں کے چکر لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگ زیادہ تر کمائی کرتے ہیں اور جادو ثابت کر کے اپنے مریضوں کو گمراہ کرتے ہیں اور انہیں جی بھر کے لوٹتے ہیں۔ غلط عاملوں کی نشانی یہی ہے وہ دعوے سے علاج کرتے ہیں۔ کوئی کسی مرض کے ٹھیک ہونے کی اس لئے گارنٹی نہیں دی جا سکتی کہ شفا دینا اور صحت عطا کرنا معالجین کا کام نہیں ہے۔ یہ اللہ کی عطا ہے اللہ تعالیٰ چاہے علاج سے شفا دیدے اور نہ چاہے موت۔ اگر دوا اور علاج سے ٹھیک ہو جانا سو فی صد ہوتا تو علاج کرانے والوں کو موت نہ آتی۔ اس دنیا میں بیشتر مریض مہنگے سے مہنگا علاج کر کے بھی زندہ نہیں رہ پاتے یا صحت مند نہیں ہو پاتے کیونکہ دوائیں، غذائیں اور تعویذات اپنی جگہ لیکن مریض شفایاب تب ہی ہوتا ہے جب اللہ چاہے۔ اچھے حکیم، اچھے ڈاکٹر، اچھے عامل اپنے مریضوں کی ذہنی سازی اسی طرح کرتے ہیں کہ ہم علاج پوری ذمہ داری کے ساتھ کر رہے ہیں لیکن زندگی اور صحت کی ہم کوئی گارنٹی نہیں لے سکتے۔ البتہ ہمیں یہ یقین ہے کہ جب علاج ذمہ داریوں کے ساتھ ہوگا تو انہیں صحت اور زندگی ضرور ملے گی۔ باقی سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ کوئی ڈاکٹر، کوئی حکیم اور کوئی روحانی علاج کرنے والا کسی کی گارنٹی نہیں لے سکتا۔ اس کو اپنی موت اور اپنی زندگی کی بھی کچھ خبر نہیں ہوتی۔ دواؤں کا علاج کرنے والے ڈاکٹروں کی موت ہارٹ فیل ہو جانے سے ہو جاتی ہے جو لوگ دوسروں کا کامیاب علاج کرتے ہیں وہ خود بھی بیمار اور مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تم [illegible] ایک ہی معالج سے [illegible] کراؤ اور [illegible]

Asim Jafri, Delhi

پڑھو۔ جب تک تم کسی عامل سے باقاعدہ علاج نہیں کراسکتیں تب تک [illegible] مرتبہ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۲۱ مرتبہ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر لیا کرو اور صبح شام اس کو پی لیا کرو۔

اس سے تم پر پریوں کا اثر بھی جاتا رہے گا۔ کسی اور سے علاج ہوگی تو وہ بھی کی بدروح کا اثر بتائے گا۔ کسی کی تشخیص یہ ہوگی کہ تم پر کوئی جن چھوڑ دیا گیا ہے کوئی عامل کہے گا تمہارے پیٹ میں کوئی [illegible] ڈال دی گئی ہے۔ اس دنیا میں بیشتر عامل [illegible] باتیں کہ تم کسی ایک عامل کو جو بظاہر معتبر ہو اپنا معالج بناؤ اور اس کے علاج کے فوراً بعد طبیعت ٹھیک بھی نہ ہو تو پھر اس کے علاج کو جاری رکھو۔ بار بار معالج بدلنے سے زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ جب تک کسی عامل سے رجوع نہ کرو تب تک مذکورہ عمل کی پابندی کرو اور مندرجہ ذیل نقش باوضو ہو کر اپنے گلے میں ڈال لو۔ اس نقش کو مندرجہ ذیل قاعدے پڑھ کر کے کالے کپڑے میں پیک کر کے استعمال کرو۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۳۹۳	۳۳۹۱	۳۳۹۹	۳۳۸۵
۳۳۹۸	۳۳۸۹	۳۳۹۲	۳۳۹۷
۳۳۸۷	۳۵۰۱	۳۳۹۳	۳۳۹۶
۳۳۹۵	۳۳۹۰	۳۳۸۹	۳۵۰۰

اس نقش کی [illegible] یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

اگر ممکن ہو تو آپ روزانہ ۲۱ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم [illegible] پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ انشاء اللہ جس کی کثرت سے آفات سے [illegible] اور اس سلسلے میں کسی حکیم سے بھی رجوع کر لیں۔ نماز کی پابندی بھی کریں اور روزانہ ۱۳۱ مرتبہ "یا سلام" صبح شام پڑھنے کا معمول بھی [illegible] انشاء اللہ مدد حاصل ہوگی۔ ہر بلا سے محفوظ رہیں گی اور آہستہ آہستہ [illegible] بھی جاتی رہے گی۔

تم پہ اعمال کرو اور اللہ سے اچھی امید رکھو۔ ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تمہیں ہر طرح کی پریشانی سے نجات دے اور تمہاری زندگی کو خوشگوار کرے اور تمہیں اطمینانِ قلب کی دولت دے۔ [illegible] آمین۔

گیدڑ سنگھی اور ہتھ جوڑی

سوال: محمد مشتاق علی ————— کراچی

جناب محترم رئیس امروہوی صاحب! آپ کے کالم "نفسیات و مابعد النفسیات" کا میں ایک پرانا قاری ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ مابعد النفسیات کا دیرینہ قاری ہے۔ آپ نے جو علم و عمل کے دریا اس کالم کے ذریعے بہائے ہیں اس سے مستفید ہونے والے خستہ حال، شکستہ دل اور غم زدہ لوگوں میں ایک ناچیز بھی شامل حال ہے۔

الغرض دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ میں نے کسی صاحب سے "ہتھ جوڑی" خریدی ہے کافی عرصہ ہوا، موثر نہیں ہو پا رہا ہوں شاید مجھ میں کوئی خامی ہو۔ آپ (شیخ علم و حکمت) سے گزارش یہ ہے کہ "ہتھ جوڑی" اور "گیدڑ سنگھی" (جو شاید مشکل سے حاصل ہوتی ہے) کا عمل اور اس کے بارے میں تفصیل سے ناچیز اور دیگر لوگ جو اس کے اشتیاق میں ہوں مطلع فرمائیں۔ بذریعہ حاشی ڈاک یا اخبار کے ذریعہ یہ کرم ہوگا۔

جواب

چوہے کے بچوں، پروں کو اگر پوٹلی میں کر کے گھر میں دفن کر دیا جائے تو اس گھر پر جادو اثر انداز نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر گھر میں گیدڑ سنگھی پر آیات سحر پڑھ کر دم کر دیا جائے پھر اس کو گھر میں دفن کر دیا جائے تو سحر اور جادو اس گھر کے رہنے والوں پر اثر انداز نہیں ہوگا۔ اسی طرح ہتھ جوڑی پر آیات محبت ۱۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں اور پھر کسی ہتھ جوڑی کو گھر کے آنگن میں دبا دیں تو جادو اور سحر اس گھر کے رہنے والوں کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کر سکتا۔ آیات سحر یہ ہیں۔

فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ۔ اس کے بعد آخر میں قرآنی الفاظ کا اضافہ بھی کر لیں۔ يُبْطِلُ السِّحْرَ بِاِذْنِ اللّٰهِ يُبْطِلُ السِّحْرَ بِاِذْنِ اللّٰهِ يُبْطِلُ السِّحْرَ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔

آیات محبت یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ [illegible] يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ

Asim Jafri, Delhi

دوسری آیت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والقیت علیک محبۃ منی ولتصنع علی عینی۔

روزی اور روزگار میں برکت، قرض کی ادائیگی

سوال از: (نام مخفی، بھوپال)

بخدمت شریف مولانا صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں روزی کے سلسلے میں کافی پریشان ہوں، قرضدار بھی ہوں، ۴۰،۵۰ ہزار کا۔ ذہنی الجھن میں رہتا ہوں، گزارش ہے کہ روزی روزگار کی برکت کے لئے اور قرض کی ادائیگی کے لئے خاص عمل بتادیں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔ عمل رسالہ میں شائع کردیں، قارئین فائدہ اٹھائیں۔

جواب

عشاء کی نماز کے بعد قرآن حکیم کی آیت فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین ۳۳۳ مرتبہ پڑھیں۔ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ رزق کی فراوانی ہوگی اور قرض ادا ہونے کے راستے کھلیں گے۔ اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کرکے لگاتار گیارہ راتوں تک کریں۔ اس کے بعد اللہ کی رحمتوں کا انتظار کریں۔ انشاء اللہ زیادہ دن نہیں گزریں گے مال کثیر ملے گا اور قرض کے غم سے نجات مل جائے گی۔

عورتوں میں پائی جانے والی بیماری

سوال از سید سلیمان صوفی ———— سیوان

عرض سوال یہ ہے کہ میں آپ سے جو کہ عورتوں میں یہ بیماری پائی جاتی ہے کہ کسی کو سفید پانی کی شکایت ہوئی ہے اس کو ٹھیک کرنے کے لئے کیا کرنا چاہئے۔ آپ اس بیماری کا علاج مرحمت کردیجئے یا کوئی روحانی عمل بتادیجئے۔ جس کے کرنے سے سفید پانی کی شکایت ختم ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے بدلے اجر عظیم عطا کرے، آمین۔

جواب

عمدہ قسم کی چھالیاں لے کر ان کو باریک کوٹ لیں اور ان کو پانی میں بھگودیں اور مندرجہ ذیل نقش بھی اس پانی میں ڈال دیں، صبح نقش نکال کر پانی کو کپڑے میں چھان لیں اور ان چھالیوں کو سکھا [illegible] لیں اور پانی میں انہیں استعمال کریں اگر پان کھانے کی عادت نہ ہو تو ان چھالیوں کو ایسے ہی چبالیں۔ نقش دو عدد بنائیں ایک گلے میں ڈال لیں اور دوسرا نقش پانی میں بھگودیں۔ انشاء اللہ عذر کو مرض سے نجات مل جائے گی پانی پینے کا عمل صرف ۳ دن کا ہے اس بھیگے ہوئے پانی کو ۳ دن تک پینا ہے، چھالیاں ایک ہفتے تک کھانی ہیں اور گلے کا نقش چھ مہینے تک گلے میں رکھنا ہے۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھو الشافی ھو الکافی بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ذاتی معلومات

سوال از محمد خواجہ نجم الدین ———— حیدرآباد

آٹھ سال سے طلسماتی دنیا کا خریدار، ماہانہ برابر پابندی سے۔ روحانی ڈاک کے ذریعہ چند سوالات چاہتا ہوں۔

(۱) محمد خواجہ شمس الدین والدہ مہر النساء بیگم مرحوم عمر ۱۹۵۲-۳-۱۵ دن پیدائش پیر۔

(۲) محمد خواجہ نجم الدین والدہ توحید آراء۔ تاریخ پیدائش ۸۰-۳-۲۹ دن منگل۔

دریافت طلب بات یہ ہے کہ آپ بتائیں کہ ان دونوں کا مفرد عدد، کلی عدد کیا ہے۔ ان کا اسم اعظم کیا ہے اور ان ناموں کا برج اور ستارہ کونسا ہے اور ان کو کونسے پتھر راس آئیں گے اور نجم الدین کے لئے شادی کرنے کے لئے۔ یعنی لڑکی کے نام کا کونسا حرف راس آئے گا جیسا کہ ک، ف، ر، و، ا وغیرہ وغیرہ۔ اور اگر کچھ پڑھائی اسم یا پھر کوئی سورۃ اگر آپ پڑھنے کی اجازت دیں، کامیابی وکامرانی کے لئے تو عین نوازش ہوگی۔ برائے مہربانی ان سوالات کا جلد از جلد طلسماتی دنیا میں جوابات دیں تو عین کرم ہوگا۔

جواب

محمد خواجہ شفیع الدین کے نام کا مفرد عدد ایک ہے۔ ان کا برج حوت ستارہ مشتری ہے۔ مبارک حروف د اور ج ہیں۔ ان کو بطفیل خداوندی پکھراج اور نیلم راس آئیں گے، جمعرات کا دن ان کے لئے اہم ہے۔ ان کی مبارک تاریخیں ایک، ۱۰، ۱۹، اور ۲۸ ہیں۔ ان کی غیر مبارک تاریخیں [illegible] اہم کام مبارک تاریخوں میں انجام دینے

Asim Jafri, Delhi

چاہئیں اور غیر مبارک تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے پرہیز رکھنا چاہئے۔ ۶ اور سات کا عدد ان کے لئے خصوصی طور پر غیر مبارک ثابت ہوگا ان اعداد کے لوگوں سے اور چیزوں سے اگر پرہیز رکھیں گے تو ان شاء اللہ ان کے لئے بہتر ہوگا۔

اور بے نا گہانی نقصانات سے محفوظ رہیں گے، عطارد اور زہرہ ان کے دشمن ستارے ہیں اس لئے اگر یہ اپنے اہم کاموں کو بدھ اور جمعہ کے دن نہ کریں تو ان کے لئے بہتر رہے گا۔ ان کا اسم اعظم "یا مجیب" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۵۵ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔ ان کا کلی عدد ۹ ہے۔

محمد خواجہ نجم الدین کے نام کا مفرد ۴ ہے۔ ان کا برج ثور اور ستارہ زہرہ ہے۔ ان کے لئے مبارک حروف ب اور و ہیں۔ ان کو بفضل خداوندی حقیقی پیار و محبت کا احساس آ گئیں گے۔ جمعہ کا دن ان کے لئے اہمیت کا حامل ہے۔ ان کی مبارک تاریخیں ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ ہیں۔ ان کو اپنے اہم کام ان ہی تاریخوں میں انجام دینے چاہئیں۔ ان کی غیر مبارک تاریخیں ۹، ۲۴، ۲۵ اور ۲۸ ہیں۔ ان تاریخوں میں ان کو اہم کام کرنے سے گریز کرنا چاہئے۔ ان کا کلی عدد ۶ ہے۔ ان کا دشمن عدد ۳ اور ۵ ہیں۔ ان اعداد کے لوگوں سے اور اشیاء سے خود کو دور رکھیں تاکہ خواہ مخواہ کی پریشانیوں سے محفوظ رہ سکیں۔

شمس و قمران کے دشمن ستارے ہیں اس لئے اتوار اور پیر کا دن ان کے لئے غیر مبارک ثابت ہوگا۔ ان کا اسم اعظم "یا عزیز" ہے عشاء کے بعد ۹۴ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔ واضح رہے کہ یہ تمام چیزیں اسباب اور احتیاط کے درجہ میں آتی ہیں۔ ویسے اس دنیا میں ہونی کو کوئی نہیں ٹال سکتا اور انہونی کا ہو جانا ممکن نہیں ہے۔

انٹرویو میں ناکامی

سوال از نفیس احمد ——— بھوپال

بخدمت عالی جناب مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

دیگر احوال یہ ہے کہ میں ملازمت کے لئے انٹرویو دیتا ہوں لیکن بار بار ناکامی ملتی ہے۔ نوکری کے لئے انتخاب نہیں ہوتا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ انٹرویو میں پاس ہونے کے لئے اور نوکری لگنے کے لئے کوئی وظیفہ بتادیں جس سے نوکری لگ جائے انٹرویو میں کامیابی ملے۔

جواب

اس عمل کو عشاء کے [illegible] اول [illegible] مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ عمل چالیس دن کا ہے۔ اگر چالیس دن کے دوران انٹرویو میں کامیابی مل جائے اور ملازمت لگ جائے تب بھی عمل چالیس دن تک جاری رکھیں۔ چالیس دن کے بعد اگر روزانہ اس عمل کو صرف ایک بار پڑھتے رہیں گے تو افسران اور حکام ہمیشہ خوش رہیں گے اور ملازمت میں ترقی ملتی رہے گی۔

عمل یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○ بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا تَبَارَكَ حِيْطَانُنَا يٰسٓ سَقْفُنَا كٓهٰيٰعٓصٓ كِفَايَتُنَا حٰمٓعٓسٓقٓ حِمَايَتُنَا فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

اگر اس عمل کو ایک ہزار مرتبہ نہ کر سکیں تو اس کو تین سو مرتبہ تو ضرور پڑھ لینا چاہئے۔ عجیب و غریب عمل ہے۔ اس عمل کی برکت سے نہ صرف انٹرویو میں کامیابی ملے گی بلکہ بعد میں افسران اور حکام اس درجہ خوش رہیں گے کہ آپ کو بھی حیرت ہوگی۔

آمدنی کے کم ہونے کا دکھ

سوال از (نام مخفی، بھوپال)

بخدمت مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

نام چھپا رہا ہوں، جواب ضرور دیں، میں بہت پریشان ہوں۔ روزی تنگ ہوگئی ہے۔ فٹ پاتھ پر دکان لگاتا ہوں دھندہ نہیں چلتا ادھار لے کر گزارا کر رہا ہوں۔ دو لڑکیاں بھی بالغ ہیں، شادی کا پیغام بھی نہیں آتا ہے۔ مولانا صاحب دعا فرمائیں روزی کے دروازے کھل جائیں لڑکیوں کی شادی ہو جائے۔ پڑھنے کا وظیفہ بتادیں۔

جواب

روزانہ یا مغنی تین سو مرتبہ عشاء کے بعد پڑھا کریں اور مندرجہ ذیل نقش ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ کاروبار میں اضافہ ہوگا، خوب فروختگی ہوگی اور خیر و برکت بھی رہے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۳	۲۷۸	۲۸۱	۲۶۷
۲۸۰	۲۶۸	۲۷۳	۲۷۹
۲۶۹	۲۸۳	۲۷۶	۲۷۲
۲۷۷	۲۷۱	[illegible]	۲۸۲

Asim Jafri, Delhi

لڑکیوں کی شادی کے لئے ہر روز سورۂ یوسف کی تلاوت کریں۔ اگر کوئی پڑھا لکھا نہیں تو بہتر ہے کہ گھر کا کوئی بھی فرد سورۂ یوسف کی تلاوت کر کے لڑکیوں کی شادی کی دعا کرے۔ انشاء اللہ ۳ ماہ کے اندر اندر اچھے پیغامات موصول ہوں گے۔ نماز کی پابندی رکھیں اگر ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی، ۳ مرتبہ سورۂ الم نشرح، ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور ۳ مرتبہ سورۂ قدر پڑھنے کا معمول بنائیں تو رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے اور آہستہ آہستہ آپ کی غربت ختم ہو جائے گی اور آپ مال دار ہو جائیں گے۔ یہ عمل بار ہا کا آزمایا ہوا ہے، اس عمل کی بدولت سے کوئی بھی شخص مالدار بن سکتا ہے، ایمان و یقین کے ساتھ ہر فرض نماز کے بعد اس عمل کی پابندی رکھیں اور اللہ کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔

یا سلام کی زکوٰۃ

سوال از: عبدالرشید نوری ——— بھوپال

بخدمت شریف حضرت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

التجا ہے، حضرت اسم باری تعالیٰ یا سلام کا مکمل وظیفہ کیا ہے۔ یا سلام کا حرفی اور عددی نقش کس طرح لکھا جاتا ہے۔ یہ نقش کس کام کے لئے ہے۔ براہ کرم مکمل عمل مع نقش کے ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں۔ عین نوازش و کرم ہوگا۔

جواب

"یا سلام" کا پہلا چلہ اس طرح کریں کہ روزانہ "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں۔ دوسرا چلے میں "یا سلام" ۵۵۱ مرتبہ پڑھیں۔ تیسرے چلے میں "یا سلام" ۲۶۲۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ "یا سلام" کے ورد سے عافیت اور سلامتی عطا ہوتی ہے اور جسم و روح ہر طرح کے امراض اور اثرات بد سے محفوظ رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ۹۹ صفاتی نام میں ہر اسم الٰہی کا ایک موکل ہے اور "یا سلام" کا موکل تمام اسماء الٰہی کے موکلین کا بادشاہ ہے۔ اکابرین "یا سلام" کے وظیفے کو اپنے معمولات میں شامل رکھتے تھے اور ایک دعا جو احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ ہے وہ بھی "یا سلام" کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے اور یہ دعا ہر فرض نماز کے بعد عموماً طور پر پڑھی جاتی ہے۔

دعا یہ ہے۔ اللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَعُوْدُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ۔

یا سلام کا نقش عددی یہ ہے۔

۹۶ـ

۲۵	۳۹	۳۵	۳۲
۳۶	۳۱	۲۶	۳۸
۲۰	۳۳	۴۱	۳۷
۳۰	۲۸	۲۹	۳۳

نقش حرفی یہ ہے۔

۹۶ـ

س	ل	ا	م
م	ا	ل	س
ل	س	م	ا
ا	م	س	ل

نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۹۶ـ

س	ل	ا	م
۲	۳۹	۹۱	۲۵
۳۸	۰	۳۲	۹۲
۳۱	۴۳	۳۷	۰

علم جفر کیا ہے، کیا ضروری ہے بخور روشن کرنا

سوال از: سید ابوبکر راہی ——— سیتاپور

عرض سوال ہے کہ میں پہلی مرتبہ خط روانہ کر رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ میرا خط قبول کریں گے۔ جناب عامل صاحب میں آپ سے بخور کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اللہ کے لئے میری رہنمائی فرمائے، جس عمل میں بخور روشن کرنے کے لئے بتایا گیا ہے کیا وہی بخور روشن کرنا ضروری ہے یا پھر کوئی اور آپ اس کے متعلق آپ میری رہنمائی فرمائیں۔ عین کرم ہوگا اور مجھ کو علم جفر کے بارے میں بھی معلومات مرحمت فرمادیجئے۔ ہم سب دوستوں کی خواہش یہ ہے کہ آپ ہمارا خط ایک ساتھ طلسماتی دنیا میں شائع کر دیجئے۔ آپ سے امید ہے کہ ... آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے، آمین۔

Asim Jafri, Delhi

جواب

اگر کسی بھی کتاب میں عمل کے دوران کسی خاص بخور کا ذکر کیا گیا ہے تو اسی بخور کو جلانا چاہئے۔ اس میں تبدیلی کرنا ٹھیک نہیں ہے اگر عمل اور ہر ستارے کا بخور الگ ہوتا ہے۔ بخور روشن کرنے سے روحانیت حاضر ہوتی ہے۔ جو لوگ اپنی مرضی سے کوئی سی بھی دھونی لیتے ہیں وہ اپنے عمل کو کمزور کر لیتے ہیں۔ بخور کی تفصیلات فن کی کتابوں میں دیکھیں یا راقم الحروف کی مرتب کردہ تحفۃ العاملین کا مطالعہ کریں۔

علم جفر کیا ہے؟ اور اس سے کیا کیا فائدہ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ سب کچھ جاننے کے لئے ماہنامہ طلسماتی دنیا کا ''علم جفر'' نمبر پڑھئے۔ انشاء اللہ اس کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ کو علم جفر سے متعلق سیکڑوں سوالوں کا جواب مل جائے گا اور آپ علم جفر کی اہمیت اور افادیت کے قائل ہو جائیں گے۔

رزق بڑھانے کا عمل

سوال از: روشن علی ———— دہلی

میرا کاروبار قابل رشک کاروبار تھا اس کاروبار کے ذریعہ میں نے کئی جائیدادیں خریدیں، دو بہنوں کی شادی، خود اپنی شادی میں کافی روپیہ خرچ کیا، کئی رشتے داروں کی مدد کی لیکن پچھلے سال سے میرا کاروبار نہ ہونے کے برابر ہو گیا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ یہ دیکھ کر بتائیں کہ کسی نے کوئی بندش تو نہیں کر دی ہے اور کاروبار کی ترقی کے لئے کوئی عمل بھی تحریر فرما دیں۔ جلد ہی دیوبند آ کر آپ سے ملاقات کروں گا۔

جواب

جس وقت کاروبار شباب پر ہو اس وقت ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ زکوٰۃ کی ادائیگی پورے حساب سے بروقت کرتے رہیں اور اپنے متعلقین کے حقوق ذمہ داری سے ادا کرتے رہیں۔ متعلقین میں ماں باپ بیوی بچے اور دیگر اقارب اور پڑوسی بھی شامل ہیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو کبھی بھی کوئی کرنی کوئی بندش آپ پر اثر انداز نہیں ہوگی۔ عشاء کی نماز کے بعد ''یالطیف'' ۱۲۹ مرتبہ پڑھنے کے بعد ۱۱۹ مرتبہ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ پڑھا کریں۔ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ انشاء اللہ بندشوں اور گردشوں سے نجات ملے گی اور کاروبار پھر چل پڑے گا۔

☆☆☆

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے مدیر اعلیٰ
ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند کے سرپرست اعلیٰ
محسنِ ملت مولانا حسن الہاشمی کا
سفر ممبئی

اکتوبر میں کسی وجہ سے مولانا ممبئی نہیں آ سکے۔ ادارہ معذرت چاہتا ہے۔ انشاء اللہ مولانا حسن الہاشمی ۱۱ر دسمبر ۲۰۱۰ء سے ۲۵ر دسمبر ۲۰۱۰ء تک ممبئی میں مقیم رہیں گے۔ مولانا کا یہ سفر روحانی تحریک کو تقویت پہنچانے کے لئے کیا جا رہا ہے۔
جو لوگ کرنی کرتوت، آسیبی اثرات یا کسی بھی طرح کی آفت یا الجھن کا شکار ہوں وہ ممبئی میں مولانا حسن الہاشمی سے رابطہ قائم کریں۔
روحانی تحریک کے ساتھ ساتھ مولانا حسن الہاشمی کا ہندوستان کے تمام باشندوں کے لئے ذاتی پیغام یہ ہے کہ وہ اپنے ملک سے محبت کریں اور ملک کو مضبوط کرنے کے لئے آپسی نفرت کو ختم کر دیں اور خیر سگالی کے کاموں کو بڑھاوا دیں اور ملک کی سلامتی اور بقا کے لئے ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں۔ ممبئی میں رابطہ قائم کرنے کے لئے اس فون پر بات کریں۔
فون: 24463593 موبائل: 09897648829
جاری کردہ:
فیصل ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند

Asim Jafri, Delhi

آخری قسط

مخزن العجائب

حسن الہاشمی

کشادگی رزق کے لئے

اگر کوئی شخص فقر و فاقہ میں مبتلا ہو اور رزق میں تنگی ہو اور کوشش کرنے کے باوجود بھی اس کا کاروبار نہ چلتا ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز فجر سے پہلے آسمان کے نیچے ننگے سر کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھے وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْن پانچ سو مرتبہ پڑھے اول و آخر پانچ پانچ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد دعا مانگ کر نماز فجر ادا کرے، اللہ تعالیٰ غربت و افلاس سے نجات عطا فرمائے گا اور رزق میں زبردست اضافہ ہوگا۔ اس عمل کو لگاتار ۱۲ راتوں تک جاری رکھے۔

خیر و برکت کے لئے

اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ آمدنی اچھی خاصی ہوتی ہے لیکن خیر و برکت نہ ہونے کی وجہ سے مسائل نمٹنے نہیں پاتے۔ ایسی صورت میں اس نقش کو فریم میں لگا کر گھر کی دیوار پر آویزاں کریں۔ انشاء اللہ خیر و برکت ہوگی اور مسائل حل کرنے کے بعد بھی ہاتھ خالی نہیں رہے گا۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ب س س ال اہ

ال وم س ساح

ل ج ل ال ہ

تنگدستی دور کرنے کا عمل

ظہر کی نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھنے کا معمول رکھیں۔ انشاء اللہ تنگدستی سے نجات ملے گی اور روز بروز رزق میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

رزق میں وسعت کا عمل

کسی خالی مکان میں جس ... اکتالیس ...

روزانہ سورۂ یٰسین پڑھیں، اول اور آخر اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس عمل کو اکتالیس دن تک جاری رکھیں، اس کے بعد اسی مکان میں صرف سات مرتبہ چراغ روشن کرکے عشاء کے بعد سورۂ یٰسین پڑھیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر ہمیشہ اپنی رہائش گاہ پر سورۂ یٰسین صرف ایک مرتبہ روزانہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ دولت موسلا دھار بارش کی طرح برسے گی۔

عمل رزق

ایک تازہ گلاب کا پھول لے کر پہلے تین مرتبہ اس پر درود شریف پڑھ کر دم کریں، پھر اکیس مرتبہ اللّٰہ ناصرُ اکیس مرتبہ اللّٰہ حافظُ اور سو مرتبہ اللّٰہ الصمد کا وظیفہ کریں، پھر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر دم کر دیں اور وقتے وقتے کے ساتھ اس کو سونگھتے رہیں۔ جب پھول مرجھا جائے تو اس کو کھالیں۔ یہ عمل ربیع الاول کے مہینے میں ہر جمعرات کو کرنا ہے۔ انشاء اللہ رزق میں زبردست فراخی پیدا ہوگی۔

۵۸۲

۱۲۷	۱۳۰	۱۳۳	۱۲۰
۱۳۳	۱۲۱	۱۲۶	۱۳۱
۱۲۲	۱۳۶	۱۲۸	۱۲۵
۱۲۹	۱۲۳	۱۲۳	۱۳۵

نقش رزق

ان دونوں نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ غربت و افلاس سے نجات ملے گی اور رزق کے دروازے ہر طرف سے کھلیں گے۔ صاف محسوس ہوگا کہ غیبی امداد ہو رہی ہے۔

نقش ...

Asim Jafri, Delhi

۷۸۶

ل	د	ی	ف
د	ی	ط	ل
ط	ل	ف	ی
ی	ف	ل	ط

۷۸۶

ف	ت	ا	ح
ح	ا	ت	ف
ت	ف	ح	ا
ا	ح	ف	ت

دولت میں اضافے کے لئے

کسی خاص مقررہ وقت پر مکمل تنہائی میں قبلہ رو ہو کر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر پھر پانچ سو ایک مرتبہ یہ دعا پڑھیں یَا ذَالْعِزَّةِ وَالْبَقَاءِ وَ يَا وَاهِبَ الْجُوْدِ وَالْعَطَاءِ وَ يَا وَدُوْدُ ذُوالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ يَا مُتَكَفِّلُ بِحَقِّ يَا صَمَدُ الْغَفَّارُ ذَالْمَنِّ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ يَا صَمَدُ.

دکان میں فروختگی زیادہ ہو

کسی دوکان میں گراہک کم آتے ہوں یہ نقش لکھ کر دیوار پر آویزاں کریں اور ایک نقش لکھ کر پانی میں بھگا کر اس پانی کو فروخت کرنے والی تمام چیزوں پر چھڑک دیں۔ انشاء اللہ فروختگی میں اضافہ ہوگا اور گراہکوں کی کثرت رہے گی۔

۷۸۶

۱۵۰	۱۶۳	۱۶۰	۱۵۷
۱۶۱	۱۵۶	۱۵۱	۱۶۲
۱۵۵	۱۵۸	۱۶۵	۱۵۲
۱۶۴	۱۵۳	[illegible]	۱۵۹

ملازمت کا حصول

عشاء کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد ایک تسبیح اس عمل کی پڑھیں اور اس عمل کو گیارہ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ گیارہ دن میں ملازمت مل جائے گی۔ عمل یہ ہے: يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ يَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ وَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ يَا رَبِّ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِيْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

برائے حصول فتوحات

عروج ماہ میں نوچندی جمعرات سے یہ عمل شروع کرنا ہے۔ شب جمعہ میں رات کو ۱۲ بجے کے بعد دو رکعت نفل ادا کر کے اس کا ثواب اہل بیت کو پہنچا دیں۔ اس کے بعد ۲۱ مرتبہ کٓھٰیٰعٓصٓ كِفَايَتُنَا پڑھ کر ۲۱ مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں۔ آخر میں ۲۱ مرتبہ حٰمٓ عٓسٓقٓ حِمَايَتُنَا پڑھ کر مندرجہ ذیل نقش ۲۱ مرتبہ لکھ کر مٹا دیں، ایک ایک مرتبہ نقش لکھتے رہیں اور مٹاتے رہیں۔ ایسی چیز پر لکھیں کہ مٹانا آسان ہو، نقش کو کاٹیں نہیں مٹائیں، اس عمل کو ۲۱ راتوں تک جاری رکھیں۔ ۲۲ ویں روز ۲۲ نقوش لکھیں، ۲۱ نقش آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیں۔ اور ۲۲ واں نقش اپنے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ فتوحات شروع ہوں گی۔

۷۸۶

۲۸	۲۳	۲۴
۲۱	۲۵	۲۹
۲۶	۲۷	۲۲

ملازمت ملنے کا عمل

اگر کسی کو ملازمت تلاش بسیار کے بعد بھی نہ ملتی ہو تو اس نقش کو کسی عامل سے بنوا کر یا خود بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں اور اگلے دن سے نو نقش روزانہ لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں اور ان نو دنوں میں روزانہ عشاء کی نماز کے بعد نو سو [illegible] پڑھا کریں اول و آخر

Asim Jafri, Delhi

مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ انشاء اللہ ملازمت بھی مل جائے گی۔

۷۸۶

یاوہاب	۱۷۳۲۶	۱۷۳۲۳	۱۷۳۱۹
۱۷۳۲۴	۱۷۳۱۸	۱۷۳۱۳	۱۷۳۲۵
۱۷۳۱۷	۱۷۳۲۱	۱۷۳۲۸	۱۷۳۱۴
۱۷۳۲۷	۱۷۳۱۵	۱۷۳۱۶	۱۷۳۲۲

رزق کی فراوانی کے لئے

نوچندی جمعرات سے اس عمل کو شروع کرکے ۴۰ دن تک جاری رکھنا ہے۔ نماز فجر کے بعد ۲۱ مرتبہ سورۂ نصر پڑھیں اور اول وآخر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ ظہر کی نماز کے بعد سورۂ نصر ۲۲ مرتبہ پڑھیں، اول وآر درود شریف ۲۲ مرتبہ پڑھیں۔ عصر کی نماز کے بعد سورۂ نصر ۲۳ مرتبہ پڑھیں اور اول آخر درود شریف بھی ۲۳ مرتبہ پڑھیں۔ مغرب کی نماز کے بعد سورۂ نصر ۲۴ مرتبہ پڑھیں اول وآخیر درود شریف بھی ۲۴ مرتبہ پڑھیں، عشاء کی نماز کے بعد سورۂ نصر ۲۵ مرتبہ پڑھیں، اول وآخیر درود شریف بھی ۲۵ مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ ان ۴۰ دنوں میں اثر ظاہر ہوگا۔

مالامال کردینے والا عمل

نوچندی جمعرات سے یہ عمل شروع کرنا ہے اور روزانہ ۶۴ نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں، روز کے روز کے ڈالیں ورنہ سارے اکٹھے ایک دن میں ڈال دیں۔ آخری دن ۶۵ نقش لکھیں اور ۶۵واں نقش ہمیشہ پاس رکھیں، انشاء اللہ ۷ دن میں کامیابی ملے گی اور دولت ہر طرف سے برسنی شروع ہوگی۔

۷۸۶

۱	۶۶۴۸	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۶۶۴۷
۶	۹	۶۶۵۰	۳
۶۶۴۹	۴	۵	۱۰

ادائیگی قرض کے لئے

اگر کوئی شخص قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا اور آمدنی محدود ہونے کی وجہ سے قرض کی ادائیگی نہ ہو پا رہی ہو تو نوچندی اتوار سے یہ عمل شروع کرکے ۴۱ دن تک جاری رکھے، اول وآخر روزانہ ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ اس دوران قرض کی ادائیگی کا انتظام غیب سے ہوگا یا اسباب اس طرح بنیں گے کہ عقل حیران ہوگی۔

کشائش رزق کے لئے

رزق میں وسعت اور کشادگی پیدا کرنے کے لئے قرآن حکیم کی یہ آیت ۱۲۰ مرتبہ پڑھیں۔ اللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ اس عمل کو عروج ماہ سے شروع کرکے لگاتار ۱۲۰ دن جاری رکھیں۔ اول وآخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ رزق میں وسعت پیدا ہوگی۔

وسعتِ رزق کے لئے

جمعہ کی نماز کے بعد ستر مرتبہ یہ دعا پڑھیں، اول وآخیر ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ چار جمعہ گزرنے سے پہلے ہی دعا قبول ہوجائے گی اور رزق کے لئے راستے کھل جاتے ہیں۔ دعا یہ ہے: یاغنی یاحمید یامبدئ یامعید یارحیم یاودود اکفنی بحلالک عن حرامک و بطاعتک عن معصیتک و بفضلک عمن سواک برحمتک یا ارحم الراحمین۔

کثرتِ رزق کے لئے

کسی پنج وقتہ نمازی کے کرتے کے دامن پر یہ آیت لکھ کر دکان میں لٹکادیں۔ انشاء اللہ خوب بکری ہوگی اور خوب دولت برسے گی۔ آیت یہ ہے: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

رزق میں کشادگی کے لئے

ان کلمات کو سو مرتبہ پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل نقش بنائیں، پھر اس نقش پر ۱۰۰ مرتبہ یہی کلمات پڑھ کر دم کریں اور نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ رزق

Asim Jafri, Delhi

میں زبردست اضافہ ہوگا۔ کلمات یہ ہیں: یَاکَبِیْرُ اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا یَہْدِی الْعُقُوْلُ لِوَصْفِ عَظْمَتِہٖ۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۵۲	۹۵۵	۹۵۸	۹۴۴
۹۵۷	۹۴۵	۹۵۱	۹۵۶
۹۴۶	۹۶۰	۹۵۳	۹۵۰
۹۵۴	۹۴۹	۹۴۷	۹۵۹

یاکبیر انت الذی لا نہدی العقول عظمتہ

کاروبار میں ترقی کے لئے

مندرجہ ذیل نقش دو عدد تیار کریں۔ ایک نقش اپنے گلے میں ڈال لیں اور دوسرا نقش کاروبار کی جگہ پر لگا دیں۔ دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ اس کے بعد نماز فجر کے بعد "یا باسط" ۲۷ مرتبہ اور عشاء کی کے بعد "یا لطیف" ۱۲۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔ نقش یہ ہے

میکائیل ۷۸۶ جبرائیل

۳۹۴	۳۹۷	۵۰۱	۳۸۷
۵۰۰	۳۸۸	۳۹۳	۳۹۸
۳۸۹	۵۰۳	۳۹۵	۳۹۲
۳۹۶	۳۹۱	۳۹۰	۵۰۲

عزرائیل اسرافیل

وسعت رزق کا ایک حیرت انگیز عمل

کسی بھی نوچندی جمعرات کی ساعت اول میں مشتری کا بخور روشن کر کے مندرجہ ذیل نقش گلاب وزعفران سے لکھیں۔ اگر سیب یا انار کے درخت کی لکڑی سے نقش لکھیں تو افضل ہے۔ روزانہ ۲۷ نقش لکھنے ہیں۔ روزانہ ۲۷ نقش [illegible] الماری میں رکھ [illegible]

آخری نقش کسی بھی طرح کھا لیا کریں۔ آخری دن صرف ۲ نقش لکھیں اور آخری دن نقش کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آخری دن جب دریا میں نقش بہائیں تو ایک نقش خود بخود کنارے کی طرف آجائے گا۔ اس کو اٹھا کر رکھ لیں اور اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ اس طرح اس عمل کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اس کے بعد ۳ نقش روزانہ لکھتے رہیں اور انھیں بھی آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیا کریں۔ اگر نقش بہانے کے بعد واپس آتے ہوئے کوئی شخص ملے اور کچھ مانگے تو ہرگز ہرگز اس کو کچھ نہ دیں۔ روزانہ نقش لکھنے کے بعد تمام نقوش کو سامنے رکھ کر قرآن حکیم کی یہ آیت ۲۷ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کر دیا کریں۔ آیت یہ ہے: یَابَاسِطُ الَّذِیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ اس عمل کو لگاتار ۲۷ دن تک کرنا ہے۔ ۲۷ دن کے بعد عامل کے لئے رزق ایسی ایسی جگہ سے ملے گا جہاں سے گمان بھی نہیں ہوگا اور عامل یہ نقش جس کو بھی لکھ کر دے گا وہ مالدار ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸	۲۸	۲
۱۲	۲۲	۳۲
۲۲	یا باسط یا او مائیل	۳۰

بحق یاباسط الذی یبسط الرزق لمن یشاء بغیر حساب

وسعت رزق کے لئے مبارک نقش

اس نقش کو نوچندی اتوار کو پہلی ساعت میں گلاب وزعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ رزق میں زبردست وسعت پیدا ہوگی۔ افضل یہ ہے کہ روزانہ اس آیت کو چالیس مرتبہ عشاء کے بعد پڑھنے کا معمول رکھیں۔

اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

۷۸۶

۳۹۴	۳۹۷	۵۰۱	۳۸۷
۵۰۰	۳۸۸	۳۹۳	۳۹۸
۳۸۹	۵۰۳	۳۹۵	۳۹۲
۳۹۶	۳۹۱	۳۹۰	۵۰۲

Asim Jafri, Delhi

دولت حاصل کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص روزگار نہ ملنے کی وجہ سے پریشان ہو یا آمدنی نہ ہونے کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہو تو ایسے شخص کو چاہئے اس نقش کو لکھ کر کسی فریم میں جڑوا کر گھر کی دیوار پر آویزاں کردیں اور ہر جمعرات کو اس کے نیچے اگربتی جلا کر دھواں دیں۔ انشاء اللہ روزگار مل جائے گا، یا غیر محدود آمدنی کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ انتہائی مجرب نقش ہے۔ بزرگوں کا عطیہ ہے، اس کی قدر کرنی چاہئے۔

۷۸۶

		۱۳	
۲	۱۰	۴	
		۷	
	۹	۳	۸
	۱		

قرض کی ادائیگی کا عمل

اگر کوئی شخص مقروض ہو اور قرض ادا ہونے کی سبیل پیدا نہ ہو تو اس شخص کو نوچندی جمعرات کو گلاب و زعفران سے لکھ کر درمیان نقش کے اپنا نام مع والدہ لکھ کر اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈالیں اور روزانہ مغرب کی نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ یہ دعا پڑھتے رہیں: اللٰھم اکفنی بحلالک عن حرامک و اغننی بفضلک عمن سواک

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۱۹	۷۲۳	۷۲۶	۷۱۲
۷۲۵	۷۱۳	۷۱۸	۷۲۴
۷۱۴	۷۲۸	۷۲۱	۷۱۷
۷۲۲	۷۱۶	۷۱۵	۷۲۷

اللھم اکفنی بحلالک عن حرامک و اغننی بفضلک

فلاں ابن فلاں

حصول حاجات اور حصول دولت

یہ ایک ختم شریف ہے جو حصول حاجت اور حصول دولت کے لئے کیا جاتا ہے اور اس ختم شریف کی برکت سے تمام حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں اور مال و دولت انسان کے دامن میں سمٹ آتا ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ دو رکعت نماز نفل اس طریقہ ادا کریں کہ ہر دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ یہ آیات پڑھیں: قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. تُوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَ تُوْلِجُ النَّھَارَ فِی اللَّیْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ.

نماز سے فارغ ہونے کے بعد دس بار پڑھیں۔

اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ

پھر دس بار پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

پھر سجدے میں جاکر دس بار یہ پڑھیں:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَھَبْ لَنَا مُلْكًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ اس ختم کو لگاتار دس دن تک کرنا چاہئے، اس کی برکت سے تمام مرادیں پوری ہوتی ہیں اور رزق کے لئے ہر طرف سے دروازے کھل جاتے ہیں۔

ختم برائے وسعتِ رزق

بعض اکابرین کا فرمان ہے کہ رزق میں وسعت اور کشادگی پیدا کرنے کے لئے عشاء کی نماز کے بعد ۲۳۸۵ مرتبہ ان اسماء الٰہی کا ورد کرنا چاہئے۔ یا کافیُ یا غنیُّ یا فتاحُ یا رزاق اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے۔

عمل برائے دفع غربت

یہ عمل برائے دفع غربت بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ عمل یہ ہے روزانہ بعد نماز عشا سورۂ واقعہ ایک مرتبہ، سورۂ مزمل ایک مرتبہ، سورۂ اللیل ایک مرتبہ، سورۂ والم نشرح ایک مرتبہ پڑھنی چاہئے اور آخر میں

Asim Jafri, Delhi

یہ دعا پڑھنی چاہئے یارزاق السائلین یاارحم المساکین یا ولی المومنین یا غیاث المستغیثین یاارحم الراحمین و صل علی محمد و علی آل محمد واکفنی بحلالک عن حرامک و طاعتک عن معصیتک و بفضلک عمن سواک یااللہ العلمین۔

برائے نجات از غربت

غربت و افلاس سے نجات حاصل کرنے کے لئے روزانہ مغرب کی نماز کے بعد ۳۰ مرتبہ یہ کلمات پڑھیں: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔

دولت وعزت حاصل کرنے کے لئے

ایک کاغذ پر "نجوم" لکھ کر دیوار پر چسپاں کریں اور روزانہ اس کی طرف دیکھ کر ۴۱ مرتبہ یہ آیت پڑھیں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر۔ تولج اللیل فی النھار و تولج النھار فی اللیل و تخرج الحی من المیت و تخرج المیت من الحی و ترزق من تشاء بغیر حساب۔ ۴۰ دن تک اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے دولت بھی ملے گی اور عزت ومقبولیت بھی۔

روزی کی فراخی کے لئے

۲۸ دن تک یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ روزی میں زبردست اضافہ ہوگا اور تمام مسائل باذن اللہ حل ہوجائیں گے۔

(۱) سنیچر کے دن ایک ہزار مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(۲) اتوار کے دن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

(۳) پیر کے دن ایک ہزار مرتبہ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

(۴) منگل کے دن ایک ہزار مرتبہ یاقاضی الحاجات

(۵) بدھ کے دن ایک ہزار مرتبہ یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

(۶) جمعرات کے دن [illegible]

(۷) جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ

رزق اور روزگار کی کشادگی کے لئے

یہ عمل اکابرین کا خاص عطیہ ہے۔ اس عمل کی برکت سے رزق میں زبردست اضافہ، وسعت اور کشادگی پیدا ہوتی ہے۔ یہ عمل ۲۸ دن تک جاری رکھنا ہے۔ اس دوران اس بات کی کوشش کریں کہ کوئی نماز قضاء نہ ہو، پانچوں وقت کی نمازیں باجماعت ادا کریں۔ نوچندی اتوار سے اس عمل کی شروعات کریں۔ روزانہ یہ عمل ایک وقت مقرر کرکے ایک ہزار مرتبہ پڑھنا ہے۔ ۲۸ دن کے بعد روزانہ صرف سو مرتبہ پڑھنا ہے۔ یہ عمل سورۂ فاتحہ کا ہے۔ اور ہفتے کے سات دنوں میں حسب ذیل طریقہ سے سورۂ فاتحہ کو پڑھنا ہے۔ انشاء اللہ حیرت انگیز نتائج برآمد ہوں گے اور دولت کا ڈھیر لگ جائے گا۔

اتوار کے دن ایک ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العلمین۔ یاحی یاقیوم اجب یاروفیائیل سامعًا و مطیعًا بحق یاابجد

پیر کے دن ایک ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یاروف یاعطوف اجب یاجبرائیل سامعًا و مطیعًا بحق ھوز۔

منگل کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ پڑھنا ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین یا مقلب القلوب اجب یااسمعائیل سامعاً و مطیعًا بحق یا طیکل

بدھ کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ پڑھیں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایاک نعبد و ایاک نستعین یاسریع یا قریب اجب یا میکائیل سامعاً و مطیعاً بحق یامنسع

جمعرات کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ پڑھیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اھدنا الصراط المستقیم یاقادر یا مقتدر اجب یا قرمائیل سامعاً و مطیعاً بحق فسقر

جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ پڑھیں: صراط الذین انعمت علیھم اجب یا کمکائیل سامعاً و مطیعاً بحق یاثخذ

[illegible] یہ پڑھیں غیر المغضوب

Asim Jafri, Delhi

عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ یا قائم یا عزیز اجب یا عزوالیل سامعا و مطیعا بحق یا دمصطع۔

حالات کی بہتری کے لئے

جو شخص تنگی رزق میں مبتلا ہو اور جس شخص کے حالات رزق کی کمی کی وجہ سے ابتر ہوں اس کو یہ عمل کرنا چاہئے۔ اس عمل کی برکت سے انشاءاللہ حالات سدھر جائیں گے اور رزق میں اور ترقی میں عزت و مقبولیت میں زبردست اضافہ ہوگا۔ عمل یہ ہے کہ مندرجہ ذیل نقش کو چاندی پر جمعرات و مشتری کی ساعت میں لکھیں اور نقش لکھتے وقت عود اور عنبر کی اگربتی روشن کریں۔ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈالیں یا سیدھے بازو پر باندھیں اور روزانہ ۹۲ مرتبہ "یاباسط یا ودود" پڑھا کریں۔ انشاءاللہ حیرت انگیز نتائج برآمد ہوں گے اور رزق و عزت میں زبردست اضافہ ہوگا۔

نقش یہ ہے

ب	[illegible]	س	ط	و	ا	[illegible]	[illegible]
ا	س	ط	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ب
س	ط	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ب	ا
ط	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ب	ا	س
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ب	ا	س	ط
[illegible]	[illegible]	[illegible]	ب	ا	س	ط	[illegible]
[illegible]	[illegible]	ب	ا	س	ط	[illegible]	[illegible]
[illegible]	ب	ا	س	ط	[illegible]	[illegible]	[illegible]

کشائش رزق کا سریع التاثیر عمل

سورۂ انفال میں ایک آیت ہے: اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُرْدِفِیْنَ قرآن حکیم میں دیکھ کر صحیح تلفظ کے ساتھ یاد کرلیں۔ عمل کی تیاری کے لئے اصلی رزق کی سفید چادر خریدیں اور اس کو کفن کی طرح یا احرام کی طرح تیار کرلیں۔ رات کو ایک بجے غسل کرکے چادر باندھیں اور ایک چادر [illegible]

بار عمل تنہائی میں قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو جائیں اور گردن جھکا کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائیں اور تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر ۲۲ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں اور ۲۲ مرتبہ یاباسط پڑھیں۔ اس عمل کو لگاتار ۲۱ دن تک کریں۔ انشاءاللہ رزق کے راستے کھلیں گے، پرہیز کوئی نہیں اس دوران گوشت کا پرہیز رکھیں تو بہتر ہے۔

ملازمت میں ترقی کے لئے ایک مجرب عمل

ملازمت میں ترقی کے لئے یہ عمل حیرت انگیز عمل ہے اور اس عمل کے ذریعہ ملازمت میں زبردست استحکام اور زبردست ترقی ملتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن حکیم کی یہ آیت قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر مندرجہ ذیل نقش تیار کرکے — کپڑے میں پیک کرکے اپنے داہنے بازو پر باندھ لیں۔ انشاءاللہ ملازمت میں استحکام پیدا ہوگا اور ترقی بھی یقیناً ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا اللہ

وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ	قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ	اِنَّکَ
بِیَدِکَ الْخَیْرُ	وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ	وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ
تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ	عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ	مِمَّنْ تَشَآءُ

بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بحالی روزگار

اگر کسی شخص کو کسی ملازمت سے الگ کردیا گیا ہو تو اس ملازمت کی بحالی کے لئے یہ عمل کرے۔ عمل کے لئے جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب جمعرات کو بستر پر لیٹنے سے پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف، کلمہ تمجید سو مرتبہ وَقَالَ الْمَلِکُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ فَلَمَّا کَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّکَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ وَکَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ یَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَیْثُ یَشَآءُ نُصِیْبُ

Asim Jafri, Delhi

برحمتنا من نشاء ولا نضیع اجر المحسنین سو مرتبہ اللہ اکبر، سو مرتبہ سبحان اللہ، سو مرتبہ الحمد للہ سو مرتبہ استغفار، دس مرتبہ چہل کاف اور آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سو جائیں اور اگلے دن ظہر اور عصر کے درمیان اس ورد کو دہرائیں، پھر اس پورے عمل کو سفید کاغذ پر گلاب و زعفران سے لکھ کر موم جامہ کرنے کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے پاس رکھیں۔ ان شاء اللہ ملازمت جلد ہی بحال ہو جائے گی۔

دکان کی خیر و برکت کے لئے

اس نقش کو دکان کے چاروں کونوں میں آویزاں کریں، ان شاء اللہ خوب برکت ہوگی اور فروختگی میں بھی اضافہ ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۶۰	۵۵۵	۵۶۲
۵۶۱	۵۵۹	۵۵۷
۵۵۶	۵۶۳	۵۵۸

دکان کی ترقی کے لئے

دکان کی ترقی کے لئے مندرجہ ذیل نقش دو تیار کئے جائیں، دونوں کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں۔ ایک مالک کے داہنے بازو پر باندھ دیں اور ایک نقش دکان میں لٹکا دیں۔ ان شاء اللہ دکان میں ترقی ہوگی، نقش کو اگر نوچندی جمعرات میں لکھیں تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے

۷۸۶

۱۵۷	۱۶۰	۱۶۳	۱۵۰
۱۶۲	۱۵۱	۱۵۶	۱۶۱
۱۵۲	۱۶۵	۱۵۸	۱۵۵
۱۵۹	۱۵۴	۱۵۳	۱۶۴

دولت مند بننے کے لئے

نوچندی جمعرات کو غسل کرکے ... [illegible]

کرے۔ اس کے بعد تنہائی میں بیٹھ کر ۸۶ مرتبہ چہل کاف مع بسم اللہ پڑھے۔ آخر میں سو مرتبہ "یالطیف یا طائل" پڑھے۔ اس کے بعد ۱۰ مرتبہ یہ کلمات ادا کرے۔ یالطیف الطفنی بلطفک اور دس مرتبہ یہ کلمات زبان سے ادا کرتے وقت اس نقش پر نظر رہے، اس نقش کو باوضو ہو کر اپنے سامنے کھلا رکھ لے۔ اس کے بعد ہمیشہ "یالطیف یا طائل" سو مرتبہ اور "یالطیف الطفنی بلطفک یالطیف" دس مرتبہ پڑھتا رہے اور نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے داہنے بازو پر باندھ لے۔ عمل کے شروع کے آخر میں ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ نقش یہ ہے۔

ف	ی	ط	ل
ل	ط	ی	ف
ی	ف	ل	ط
ط	ل	ف	ی

چہل کاف یہ ہیں: کَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَاكِفَةً كَفْكَافُهَا كَكَمِينٍ كَانَ مِنْ لَكَكٍ تَكَرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِي كَبِدٍ تَحْكِي مُشَكْشَكَةً كَلُكْلُكٍ لَكَكٍ كَفَاكَ مَالِي كَفَاكِ الْكَافِ كَرْبَتَهُ يَا كَوْكَبًا كَانَ يَحْكِي كَوْكَبَ الْفَلَكِ

حفظ و امان اور ترقی کے لئے

اس نقش کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ چالیس نقش روزانہ چالیس دن تک لکھے۔ نقش ہمیشہ باوضو لکھے، چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ ایک مرتبہ یہ نقش لکھتا رہے۔ تمام نقوش آٹے میں گولیاں بنا کر پانی میں ڈال دے۔ اس کے بعد جس کو بھی یہ نقش دے گا وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا اور کاروبار میں زبردست ترقی ہوگی۔ اس نقش کو تا کہ مقصد کے لئے ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے داہنے بازو پر باندھ لے۔

۷۸۶

جبرائیل

عزرائیل				اسرافیل
	۵۶۰	۵۵۵	۵۶۲	
عزرائیل	۵۶۱	۵۵۹	۵۵۷	اسرافیل
	۵۵۶	۵۶۳	۵۵۸	

میکائیل

Asim Jafri, Delhi

اعداد کی دنیا

قسط نمبر: ۵

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

پانچ کا عدد عطارد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ۵ کا عدد سفر، اضطراب، چرب زبانی، بے باکی، بے وفائی اور دولت پرستی کی نمائندگی کرتا ہے۔ ۵ عدد والے لوگ اکثر سفر میں رہتے ہیں اور سفر کے دوران یہ کامیابیوں کی آخری حد کو چھو لیتے ہیں۔ ۵ عدد والے لوگ بے چینی اور اضطراب کا شکار نظر آتے ہیں، انہیں کسی پل قرار نصیب نہیں ہوتا، یہ لوگ چنچل اور گرم جوشی کے قائل ہیں، یہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کو پسند نہیں کرتے، دولت کمانے کے لئے یہ ہر وقت خود کو حرکت میں رکھتے ہیں اور اپنے نشانے پورے کرنے کے لئے یہ ہر وقت اپنی عقل کا بھی استعمال کرتے ہیں۔ ان کی جدوجہد مثالی ہوتی ہے اور ان کی قسمت اکثر و بیشتر قابل رشک۔ پانچ عدد کے لوگ کاروباری معاملات میں بڑا رسک مول لینے کے لئے تیار رہتے ہیں اور ان کا حوصلہ اس بارے میں قابل داد ہوتا ہے، یہ زیادہ منافع کی خاطر بڑے سے بڑا خطرہ مول لے لیتے ہیں۔

پانچ عدد کے لوگ اپنی شخصیت کے اعتبار سے پرکشش ہوتے ہیں اور بہت آسانی سے کسی کو بھی اپنا دوست بنا لیتے ہیں، تبدیلی اور جذباتی چہل پہل ۵ عدد والوں کو مرغوب ہوتی ہے، آرام سے بیٹھنا ۵ عدد والوں کو پسند نہیں ہوتا۔ ۵ عدد کے لوگ اپنی لائن بدلنے میں دیر نہیں لگاتے، اگر انہیں کسی ایک لائن میں نقصان ہو رہا ہو تو یہ دوسرا راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگوں میں کسی قدر بے وفائی کا مادہ بھی ہوتا ہے، اگر کوئی ان کی نظروں سے اتر جائے تو بہت آسانی سے اسے اپنے دل سے نکال دیتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگ بیوی بچوں سے محبت کرتے ہیں، وہ اپنے بیوی بچوں کی خاطر کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ پانچ عدد کے لوگوں کے ذہن میں اگر کوئی منصوبہ آ جائے تو وہ اس کو جب تک عملی جامہ نہ پہنا لیں چین سے نہیں بیٹھ سکتے، ان لوگوں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ لوگ دوستی کے معاملہ میں اپنی سوچ اور اپنی پرکھ کو اہمیت دیتے ہیں، ان لوگوں میں شخصیات کو پرکھنے کی صلاحیت بھی ہوتی ہے، یہ سطحی طور پر سوچنے کے قائل نہیں ہوتے بلکہ یہ جذبات کی گہرائی میں جا کر کوئی فیصلہ کرتے ہیں یہ سوچ فکر کے اعتبار سے خود غرض ہو [illegible] اندھا [illegible] کرتے ہیں اور کبھی کبھی یہ زعم اور یہ عدد سے بڑھی ہوئی خود اعتباری ان سے غلط فیصلے بھی کرا دیتی ہے۔

پانچ عدد کے لوگ اگر کسی معاملے میں کامیاب ہونے کا ارادہ کر لیں تو وہ ضرور کامیاب ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کی صلاحیتیں اور ان کی لگن انہیں کسی بھی معاملے میں محروم نہیں کرتی، ان کی جدوجہد ان کی بھاگ دوڑ انہیں کامرانیوں سے ایک نہ ایک دن ہمکنار کر دیتی ہے۔

پانچ عدد کے لوگ بطور پیشہ اور بطور تجربہ دوسرے لوگوں کے مقابلے میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگ دوسروں کے مقابلے میں اچھے استدلال کی اہلیت رکھتے ہیں، مجموعی اعتبار سے پانچ کا عدد اچھا عدد بھی ہے اور برا بھی، اگر اس عدد والے شخص پر کسی برائی یا کسی سوچ کا غلبہ ہو جائے تو کسی کی بھی پند و نصیحت اس کو راہ راست پر نہیں لا سکتی۔ پانچ کا عدد مقررین، سرکاری افسران، منتظمین، مالی ماہرین، سی اے، جج اور سیلز مین وغیرہ سے بطور خاص نسبت رکھتا ہے۔

اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۱۴ ہے تو آپ کو یقین رکھنا چاہئے کہ آپ کاروبار میں کبھی مار نہیں کھا سکتے، یہ عدد کاروبار میں تیزی سے سودے کرنے کے لئے مفید ہے، ہر طرح کی خرید و فروخت ۱۴ عدد کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے، بشرطیکہ خرید و فروخت پوری عجلت کے ساتھ ہو، زمین یا پراپرٹی تیزی سے خرید کر تیزی کے ساتھ فروخت کر دینے میں آپ کا فائدہ ہے کسی بھی پراپرٹی کو جو آپ نے برائے فروخت خریدی ہو۔ پانچ سال سے زیادہ اپنے پاس رکھنے کی غلطی نہ کریں۔ کیونکہ اس ۱۴ عدد کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ کسی بھی معاملے میں پانچ سال سے زیادہ ایک انداز پر نہیں رہنے دیتا۔ اس لئے کوئی بھی کاروباری معاہدہ پانچ سال سے زیادہ کا آپ نہ کریں اور کسی بھی چیز کو پانچ سال سے زیادہ رکھنے کی غلطی نہ کریں۔

۱۴ کا عدد طوفان، آگ اور دیگر خطرات سے بھی منسوب مانا گیا ہے، اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۱۴ ہے تو آپ کو طوفان، ہوا، آگ اور دیگر خطرات و حادثات سے بطور خاص اپنی حفاظت کرنی چاہئے۔

اگر آپ [illegible] تو آپ بہت خوش نصیب ہیں۔

Asim Jafri, Delhi

علم الاعداد میں ۱۴ کے بعد ۲۳ کا عدد بہت مبارک مانا گیا ہے۔ یہ عدد کامیابی، شہرت اور دولت پر حکمرانی کرتا ہے۔ اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد ۵ ہے تو مذکورہ تمام خصوصیات آپ کے اندر موجود ہوں گی۔ آپ بھی خوش نصیبی سے سرفراز رہیں گے لیکن ۲۳ رتاریخ کے مقابلہ میں ۱۴ تاریخ کو پیدا ہونے والے افراد کم خوش نصیب ہوتے ہیں البتہ ان کی حیثیت ۱۴ رتاریخ کو پیدا ہونے والے افراد سے زیادہ ہوتی ہے۔ اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۵ ہے تو ۵ عدد والے افراد سے دوستی آپ کو راس آئے گی۔ جن لوگوں کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۳ یا ۹ ہوگا وہ بھی آپ کی ہم نشینی کے قابل ہوں گے اور ان لوگوں کی قربت اور دوستی بھی آپ کے لئے سکون بخش اور مفید ثابت ہوگی۔ ایک، ۶، ۷ اور ۸ عدد والے لوگ آپ کے لئے نہ نقصان دہ ہوں گے اور نہ منفعت بخش۔ البتہ ۲ اور ۴ عدد والے افراد آپ کیلئے بہر اعتبار ضرر رساں ثابت ہوں گے۔

جن افراد کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ یا ۴ ہو ان سے دور رہیں اور ان تمام چیزوں سے بھی پرہیز رکھیں جن کا مفرد عدد ۲ یا ۴ بنتا ہو۔ مثلاً فون کا نمبر، گھر اور آفس کا نمبر، کار وغیرہ کا نمبر۔ اگر ۲ یا ۴ ہوگا تو آپ کے لئے یہ چیزیں باعث رکاوٹ بنیں گی۔

پانچ عدد والوں کے لئے مبارک رنگ

سفید، ہرے، چمکنے والے رنگ جیسے گولڈن اور سلور وغیرہ۔ ان رنگوں کو اہمیت دیں، لباس، گھر کے پردے، تکیہ کا غلاف، پلنگ کی چادر وغیرہ میں اگر ان رنگوں کو فوقیت دیں گے تو آپ کے لئے مفید ہوگا، گہرے رنگ ۵ عدد والوں کے لئے ضرر رساں ثابت ہوتے ہیں۔

موافق نگینے

۵ عدد والوں کو اللہ کے فضل و کرم سے ہیرا راس آتا ہے، چاندی اور پلاٹینم بھی ان لوگوں کی خوش حالی کا ذریعہ بنتا ہے۔ فیروزہ بھی ان لوگوں کو اللہ کے فضل سے راس آسکتا ہے

۵ عدد والے افراد کو ان اسماء الٰہی کا ورد راس آتا ہے

یا وہاب ۱۴ مرتبہ، یا بصیر ۳۰۲ مرتبہ، یا مغنی ۱۱۰۰ مرتبہ، یا واحد ۱۴ مرتبہ، یا باقی ۱۱۳ مرتبہ، یا وارث ۷۰۷ مرتبہ، یا سلام ۱۳۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ انشاء اللہ بہت اثر ہوگا۔ اللہ کے فضل سے

شہید کربلا کا دفاع

اور عاشقان یزید کی خانہ تلاشی

مولانا منظور نعمانی کے صاحبزادے

اہل بیت رسول ﷺ کی شان میں گستاخیوں کا مدلل جواب

عتیق الرحمٰن سنبھلی کی

واقعہ کربلا کے پس منظر کا رد

از قلم

مولانا حسن احمد صدیقی

(فاضل دار العلوم دیوبند)

یہ کتاب علماء دیوبند کی خاموشی کا کفارہ ہے

اگر آپ کو فی الحقیقت خاندان رسول ﷺ سے محبت و عقیدت ہے تو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔

اعلیٰ کتابت و طباعت قیمت مجلد۔ سو روپے (علاوہ محصولڈاک)

ناشر

مکتبہ روحانی دنیا دیوبند یوپی 47554

9359210273 موبائل 01336-221455

Asim Jafri, Delhi

قسط نمبر: ۵۵

کرشماتِ جفر

مقدمات میں کامیابی، ترقی رزق، محبت و تسخیر، فتوحات اور مقبولیت عامہ کے لئے ایک نادر تحفہ

رزق میں خیر و برکت، آمدنی میں زبردست اضافے، باہمی تعلقات میں پختگی، لوگوں میں مقبولیت، اور فتوحات کے لئے ایک ایسا طریقہ قارئین کے لئے پیش خدمت کیا جارہا ہے جو روحانی تجربات کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے اور جس کو کرنے کے بعد حیرت انگیز نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

یہ طریقہ پوشیدہ اور مخفی خزانوں کا ایک خاص حصہ ہے۔ جسے افادیت عامہ کے لئے نقل کیا جارہا ہے۔ اس روحانی طریقہ کی ۲۸ قسطیں پیش کی جائیں گی۔ اب تک گیارہ قسطیں پیش کی جاچکی ہیں۔ اس ماہ ۱۲ ویں قسط ہدیۂ ناظرین کی جارہی ہے۔ ان تمام قسطوں سے اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق استفادہ کریں۔ قارئین اس مضمون کی ہر قسط کو پوری گہرائی کے ساتھ پڑھیں تاکہ استفادہ کرتے وقت کوئی بھول چوک نہ ہوجائے۔ طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے طالب اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد برآمد کریں۔ مثلاً طالب کا نام سلیم احمد اور ماں کا نام عارفہ بیگم ہے۔ سلیم احمد کے اعداد ۱۹۳ ہیں اور عارفہ بیگم کے اعداد ۴۲۸ ہیں۔ دونوں کے مجموعی اعداد ۶۲۱ ہیں۔ چونکہ طالب کے نام کا پہلا حرف س ہے، اس لئے قرآن حکیم میں صرف س جتنی بار استعمال ہوا ہے اس تعداد کو ۶ سے ضرب دے کر جو تعداد برآمد ہوگی اس کو شامل کریں گے۔ قرآن حکیم میں صرف س ۵۹۹۱ مرتبہ آیا ہے۔ اس تعداد کو ۶ سے ضرب دے کر کل تعداد ۳۵۹۴۶ بنتی ہے۔ قرآن حکیم میں صرف دو سورتیں ایسی ہیں جن کے نام حرف س سے شروع ہوتے ہیں۔ ایک سورۂ سجدہ اعداد ۱۱۳۳۳۱، دوسری سورۂ سبا اعداد ۲۵۳۴۱۹، دونوں کے اعداد کی مجموعی تعداد ۳۶۶۷۵۰ جو اسماءِ الٰہی صرف س سے شروع ہوتے ہیں وہ ۳ ہیں۔ یا سمیع اعداد ۱۸۰۔ یا سلام اعداد ۱۳۱۔ یا ستار اعداد ۶۶۱۔ تینوں کے مجموعی اعداد ۹۷۲۔ ان سب کے مجموعی اعداد یہ بنتے ہیں۔

طالب اور والدہ کے اعداد　　۶۲۱

حرف س سے شروع ہونے والی سورتوں کے اعداد　　۳۵۹۴۶

جن سورتوں کے نام س سے شروع ہوتے ہیں ان کے اعداد　　۳۶۶۷۵۰

اسماءِ الٰہی کے اعداد　　۹۷۲

ٹوٹل　　۴۰۴۲۸۹

ان میں سے وضع کے　　۶۰۰

باقی کو ۴ سے تقسیم کیا۔

۴)۴۰۳۶۸۹(۱۰۰۹۲۲

۴

۰۰

۳۶

۳۶

×۸

۸

۹

۸

۱

تقسیم کے بعد حاصل تقسیم ۱۰۰۹۲۲ آیا اور ایک باقی رہا۔ نقش کے پہلے خانہ میں ۱۰۰۹۲۲ رکھ کر ہر خانہ میں ۲۰ کا اضافہ کرتے رہیں گے۔ نقش میں چونکہ کسر آرہی ہے اس لئے ۱۳ ویں خانہ میں ۲ کے بجائے ۲۱ رکھیں گے نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۰۰۹۲۲	۱۰۱۱۸۳	۱۰۱۱۲۲	۱۰۱۰۶۲
۱۰۱۱۴۲	۱۰۱۰۴۲	۱۰۰۹۴۲	۱۰۱۱۶۳
۱۰۱۰۲۲	۱۰۱۰۸۲	۱۰۱۲۲۳	۱۰۰۹۶۲
۱۰۱۲۰۳	۱۰۰۹۸۲	۱۰۱۰۰۲	۱۰۱۱۰۲

وکفیٰ باللہ شہیدا محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ نقش دو تیار کیے جائیں گے۔ ایک نقش طالب کے گلے میں ڈالیں اور ایک طالب کے گھر میں لٹکا دیں، دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ ان نقوش کو اگر اتوار کے دن تیار کریں تو بہتر ہے، اگر اتوار کے دن تیار نہ کریں تو کسی بھی دن ساعت شمس میں تیار کریں اور اگر نوچندی اتوار کو تیار کریں تو سونے پر سہاگہ۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆

Asim Jafri, Delhi

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے کسی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے۔ ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاندی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہوتا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

فون برائے رابطہ: [illegible]

Asim Jafri, Delhi

تسخیر مؤکلات

از حکیم غلام سرور شباب ماہر علوم مخفی

خدمت الملک، معروف

ہم نے یہ عمل اپنی کتاب "فیضان القرآن" حصہ اول میں بھی دیا ہے۔ ملک معروف سات زمینوں کے بادشاہوں کا قاضی ہے۔ اس کی خدمت حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب اس عمل کی ریاضت کا ارادہ کیا جائے تو بدن، کپڑے اور جگہ پاک وصاف ہوں۔ اور قسم پڑھی جائے ہر نماز کے بعد اکیس مرتبہ ریاضت کے طور پر اور اس کی ابتداء عروج ماہ میں سوموار سے کرنا چاہئے اور سورۂ اخلاص پڑھی جائے اسماء سے پہلے۔ اس بات کو جمعرات کی رات عشاء کے بعد تک جاری رکھا جائے۔ اب خدمت الملک معروف کی ریاضت شروع ہوگئی۔ پھر خلوت میں داخل ہو جائیں اور کہیں میں نے اعتکاف کی نیت کی۔ جب بیٹھ جائیں تو پھر کہیں بسم اللہ والحمد للہ پھر قبلہ رو کھڑے ہوکر چھ رکعت نماز نفل ادا کریں۔ پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۂ فتح کی پہلی تین آیات یعنی۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ○ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ○ وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا تک اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ اور سلام پھیر دیں، پھر تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ الزمر کی یہ آیت پڑھیں۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ○ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد نو مرتبہ سورۂ اخلاص اور سلام پھیر دے اور پانچویں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ البقرہ کی یہ آیات۔

يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ○ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ ـــ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

یعنی آیت ۲۰۹ تک اور [illegible] سورۂ فاتحہ کے [illegible] اخلاص سات مرتبہ اور سلام پھیر دے اور پھر اس کے بعد یہ پڑھیں۔

صربغا ۹۱ مرتبہ، دلیغا ۷۱ مرتبہ، مطیغا ۸۱ مرتبہ پھر پڑھیں۔ اجب یا معروف مسرغا مطیغا ۸۱ مرتبہ۔ اس کے بعد یہ قسم سات مرتبہ پڑھی جائے گی۔

اَجِبْ يَا مَعْرُوْفُ مُسْرِغَا مُطِيْغَا لِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَاحْضُرْ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَافْعَلْ مَا اٰمُرُكَ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْمَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَخَشِيَهٗ۔

ایسا روزانہ ہی کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ کسی بھی دن ملک معروف حاضر ہو جائے گا۔ پس جب ملک حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر ادا کریں اس کے بعد ٹھہر جائیں ملک معروف کے لئے اور بیٹھ جائیں اپنی خلوت میں تسلی بخش دل کے ساتھ خوش ہوکر پس ملک معروف تمہارے سامنے خوبصورت نورانی چہرہ اور صاف پاکیزہ معطر لباس والے آدمی کی صورت میں آئے گا اور کہے گا السلام علیک یا عبداللہ تو کیا چاہتا ہے۔؟ اس وقت عامل کہے۔ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اَتَانِيْكَ اللّٰهُ الثَّوَابَ الْجَزِيْلَ كَمَا اَجَبْتَ فَلَيْسَ الْجَلَالُ لَنَا وَلٰكِنَّ الْاِجْلَالَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

پس وہ تجھے خطاب کرے گا، کیا ارادہ رکھتا ہے تو مال کا۔؟ تو میں تجھے عطا کروں، یا کسی دشمن کا۔؟ تو میں اسے ہلاک کروں، یا محبت کا؟ اور کیا چاہتا ہے تو کہ میں اسے پورا کروں؟ تو عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ کہے۔ میں نہ تو مال، نہ دشمن اور نہ محبت کا ارادہ رکھتا ہوں بلکہ میں تو تیرا مشاہدہ کرنا چاہتا ہوں اور تجھے دیکھنا چاہتا ہوں اور تیرے اچھے اخلاق، تیری پاکیزہ روح اور تیرے قوی افعال کو۔

پھر عامل اسے کہے تو مجھ سے پوچھ میں تجھے جواب دوں گا اور تو میری اطاعت کر۔ میں تیری اطاعت کروں گا۔ پس تجھے میرے ساتھ کوئی عہد یا پختہ عہد کرنا ہے۔ ملک معروف کا قول اچھا اور پختہ ہوگا اور وہ عامل سے بھی عہد طلب کرے گا۔ پس عامل کے لئے ضروری ہے کہ اس سے [illegible] طلب کرنے کا طریقہ بھی پوچھ لے۔

Asim Jafri, Delhi

اعمال خیر کے تمام کاموں میں ملک معروف عامل کا مددگار ہوگا۔ تمام ریاضت کے دوران عامل کے لئے لازم ہے کہ ترک حیوانات جلالی وجمالی سے خلوت میں لوبان کا بخور روشن کرے۔

تسخیر ریحان خادم سورۂ فاتحہ

یہ عمل ہم نے اپنی کتاب "فیضان القرآن" حصہ اول میں بھی دیا ہے۔ ریحان موکل سورۂ فاتحہ کا خادم ہے۔ اعمال خیر کے تمام کاموں میں عامل کا معاون ومددگار رہتا ہے۔ بدی اور شر کے کاموں میں بالکل مدد نہیں کرتا۔ اگر کوئی عامل ایسے کاموں کے لئے ریحان موکل کو مجبور کرنے کی کوشش کرے گا تو عمل سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اور نقصان عظیم بھی اٹھائے گا۔

تسخیر ریحان کے لئے ضروری ہے کہ عامل خلوت نشین ہو، احرامی لباس زیب تن کرے۔ ترک حیوانات کرے۔ عمل کی ریاضت کے دوران نماز اور روزہ کی پابندی کرے، دوران ریاضت اپنی خلوت گاہ میں جائے اور کنز برہ کا بخور روشن کرے۔ عمل عروج ماہ میں اتوار یا جمعرات کی رات کو بعد از نماز عشاء شروع کیا جائے۔ ریاضت عمل کی مدت اکتالیس یوم ہے۔ ان ایام میں ریحان موکل حاضر ہو کر اطاعت کرے گا۔ روزانہ سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ ایک ہزار مرتبہ پڑھی جائے گی مگر ہر مرتبہ سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ یہ عبارت پڑھی جائے گی۔

تونِشٍ یطھیشٍ مشاشٍ کشارشٍ اطامشٍ فطمورشٍ انھبٍ علوشٍ مغلوشٍ اجب یا ریحانُ وافعل لی (کذا وکذا) بحقِ الفاتحۃ الشریفۃ اُمّ القرآن وبحقِ الملکِ الاحدِ بنا جینلک اجب بارک اللّٰہُ فیک وعلیک بحقِ الفردِ الجبارِ الشکورُ الثابتُ الظّٰہرُ الخبیرُ الزّکیُّ الوحا العجل الساعۃ۔

تسخیر ارواح نورانیہ

اگر کوئی شخص پاکیزہ ارواح نورانیہ کو فرمانبردار کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو عمل کی ریاضت سے ایک ہفتہ قبل ترک حیوانات جلالی اور جمالی اور خلوت کی شرط کے ساتھ روزے رکھے اور اس دوران درود شریف اور کلمہ طیبہ کا بکثرت ورد کرے۔ پھر عروج ماہ میں تو چندی اتوار، جمعرات یا جمعہ کو بعد از عشاء اپنی خلوت میں لباس احرام زیب تن کرکے عمل شروع کرے۔ روزانہ اسم ذات اللہ ایک ہزار مرتبہ پھر اس کے بعد روزانہ کا معمول بنالے۔ پس تھوڑے ہی عرصہ میں ارواح نورانیہ کی ایک جماعت کو اپنے سامنے فرمانبردار دیکھے گا اور وہ ارواح [illegible] معاون [illegible] جو عامل چاہے گا۔ عامل کے لئے لازم ہے کہ ریاضت سے قبل حرص دنیا کو اپنے دل سے نکال دے۔ پنجگانہ نماز کے ساتھ تہجد گزار رہے۔ کبھی جھوٹ نہ بولے۔ لقمہ حرام نہ کھائے اور تاحیات ان شرائط کی پابندی کرے بحکم باری تعالیٰ عجائبات واسراریت کا مشاہدہ کرے گا۔

دعوت الاسم یہ ہے۔

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم ○ ظَھرتِ القُدرۃُ المؤیّدۃُ بناء الصّرورِ وارتعادِ النّورِ العلیّ الرّفیعِ المحیطِ الّذی لا یُطیقُ الیہ نظرُ الکروبیّین من النّورِ الّذی تحترقُ من ھیبتہ جمیعُ الرّوحانیّۃ العظیمِ الّذی تسبّحُ لہٗ جمیعُ الملائکۃُ الصّافّین والمسبّحین العلیمِ الّذی یعلمُ خائنۃَ الاعین وما تخفی الصّدورُ الفردُ الّذی نزّل فی کتابہ العزیز "ولا یشفعون الّا لمن ارتضٰی وھم من خشیتہ مشفقون" اللّٰھمّ انّی اسئلک بالنّظرۃ الّتی نظرتَ بھا الٰی جبل طورِ سیناء فانھدّ خوفًا وتفرّق واستغرق وصاح وجرٰی کما یجری الماءُ خیفۃً منک وتعظیمًا لعظمۃ عظمتک یا ھو انت اللّٰہُ یا من لا یعلمُ ما ھو الّا ھو انت ھو اللّٰہُ لا الٰہ الّا ھو الحیُّ القیّومُ اللّٰہُ لا الٰہ الّا ھو لیجمعنّکم الٰی یوم القیٰمۃ انت اللّٰہُ الّذی اشرق وابرق ولمع ضیاءُ بھائک وجمالک ونورِ ذاتک علٰی طورِ سیناء فاخترق الفَ الفٍ وثلاثَ مائۃٍ وستّین حجابًا فاخترقت الحجبُ واھتزّ العرشُ ونادیتَ بلسانِ القدرۃِ انا اللّٰہُ العظیمُ لا عظیمَ غیری انا اللّٰہُ الم انا اللّٰہُ انا اللّٰہُ انا اللّٰہُ یاہ یاہ یاہ انا اللّٰہ اھیا اشراھیا ادونائی اصباؤث ال شدای انا اللّٰہ الاحدُ انا اللّٰہ الصّمدُ انا اللّٰہ مھدوشا لیم قال العزّۃُ ردائی والعظمۃُ دثاری شبالم فقال ازاری ومن یخالفنی اخرقتہ بناری وانا علیہ جبّارٌ یوم القیٰمۃ انا اللّٰہ نفسی شھدتُ واشھدتُ علٰی نفسی قضیتُ اربعۃ عشر ارضًا وسماءً کیف تخالفون امری ام کیف تنکرون ولا الٰہ غیری اھبطوا ایّتھا الارواحُ اینما کنتم فی ملکوت اللّٰہ تعالٰی علویًا وسفلیًا ترابیًا مائیًا ورِیاحیًا سحابیًا وغمامیًا برّیًا وبحریًا اجیبوا بحقّ ما اقسمتُ بہ علیکم من قبل ان تنزل علیکم ملائکۃُ الحجبِ المطیعۃ لقسمی ھذا فیھتکون الاسرار ویخربون الدّیار وینشر کلّ السّور نشرًا وعجّلون من قبل ان یغضب اللّٰہ علیکم ویسلّط علیکم الزّعازع والقواذف والرّعود القواصف [illegible] والرّواجف والرّیاح العواصف

Asim Jafri, Delhi

والعیم المنسکتف والعذاب الواصب فلمرادف والمراط المحارق ولا خلاص لکم ولا مفر لکم من قبودی فانی قسمت علیکم بالحروف النورانیة والاقسام السربانیة والاسماء العبرانیة منهتوف بشهتوف یا ملجاش تلونیة بسوکوش مشدش افوه ذنا عوم محبه فلونوش وحه یعوش برموش یا بهلنود تشوت یا عملون طلطونورش مهقر کوش مرتویل وعزیوش شهه شهر نوه بهه فور توخ یا لوخ الله الله کلبعه ده وشاه اشاه الولاه تولاه بالوه مقلد نوسل سهلا برلان ازوکه ارفکه مردوه اشوه عز وجل وسل وعز وهل بهلن مهلو سوه دبده اشیه اخوص یا مصطلوت سال ذاک ذاک اوکه زوسیشوص عمنلیل جملیل ملوکوه دملوکوص اسه یا هذه یا هره یا حلوش اجیبوا یا اهل الحجب السبعة سرابیلهم من قطران وتغشی وجوههم النار لیجزی الله کل نفس ما کسبت ان الله سریع الحساب۔

حصول روحانیت

پی قسمت سے روحانیت اور بدن انسانی میں تاثیر روحانیات پیدا کرنے، سیف زبان اور سیف قلم جیسی خوبیوں کا حامل اسم اللہ کا یہ عمل اپنی مثال آپ ہے۔ اس عمل کے عامل کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ کائنات کے خالق، مالک اور اس کی لاتعداد نعمتوں کو یاد رکھے ان نعمتوں کے بخشنے والے اللہ جل جلالہ کی پوری زندگی کے لئے شکر گزار ہو اور اس کے شکریہ کا حق ادا کرے۔ ایسا کرے گا تو بے شک وہ اسم اللہ کے فیض و برکات سے مستفید و مستفیض ہوسکے گا۔ اللہ کے راز اس سے وہی شخص آگاہ ہوتا ہے جو دنیا کا دیوانہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے آمین۔

روزانہ اس عمل کی ریاضت کا معمول بنالیں۔ چند ہفتوں میں ہی روحانی امور سے واقفیت ہونا شروع ہوجائے گی۔ اس سے زیادہ ظاہر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ پہلے تین مرتبہ یہ پڑھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ الحمد للہ رب العلمین ○ وصلی اللہ علی سیدنا محمد ن النبی الامی وعلی اصحابہ وصحبہ وسلم یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم اسئلک ان تصلی وتسلم علی سیدنا محمد عبدک ونبیک ورسولک النبی الامی وعلی الہ وصحبہ وان تفیض علی مشاهدة سر شریف نور جلال جمال کمال افعال لا هو تیلک وتنسب علی ابواب حجاب سحاب غرائب و ... [illegible] الز...

انک علی کل شیء قدیر وصلی اللہ علی سیدنا محمد ن النبی الامی وعلی الہ وصحبہ وسلم۔ پھر ایک سو مرتبہ یہ پڑھیں۔

اللّٰھم صل علی نبی خلق من النور وھو نور۔ پھر اسم ذات چار ہزار تین سو چھپن مرتبہ پڑھیں۔ پھر تین مرتبہ یہ پڑھیں۔

اللّٰھم یامن لم خوده العلی باعتبار العام والخاص وحقیقیة الوجودیة وسره القابل هما فی الاکوان جوهر فردمن حاد جواهر احاد العالم العلوی والسفلی الا ومقالیدہ احکامه تعلق باسم من اسمائک فاجتماعها برقابها بهذه اسمک الذی استاثرت به عن جمیع خلقک فلا یظهر لهم الا ما ناسب الافعال فاسمائک الهی لا تحصی ومعلوماتک لا نهایة لها اسئلک غمسة فی بحر هذا النور حتی اعوذ الی الکمال الاول فاتصرف فی الملکوت باسمک الکامل تصرفا ینفی النقص بالوقوف علی غبودیة النقص انک انت المعز المذل اللطیف الخبیر العدل وصلی اللہ علی سیدنا محمدن النبی الامی وعلی الہ وصحبہ وسلم۔

ریاضت اسم ذات

اگر اسم ذات کی ریاضت کا ارادہ ہو تو آبادی سے دور خلوت میں عملیات کی جملہ شرائط کے ساتھ چودہ یوم کا چلہ کریں۔ اس طریقہ کے مطابق کہ ہر نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ اللہ اور پچاس مرتبہ سورۃ النور کی یہ آیت پڑھیں۔ اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض ط مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح ط المصباح فی زجاجة ط الزجاجة کانھا کوکب دری یوقد من شجرة مبرکة زیتونة لا شرقیة ولا غربیة لا یکاد زیتھا یضیء ولو لم تمسسه نار ط نور علی نور ط یھدی اللّٰہ لنورہ من یشاء ط ویضرب اللّٰہ الامثال للناس ط واللّٰہ بکل شیء علیم ○ (سورۃ النور آیت ۳۵)

اور بخور فقط لوبان کا روشن کریں اور روزانہ نماز عشاء کے بعد اسم ذات اللہ دس ہزار مرتبہ پڑھیں۔ چودھویں رات معلوم ہوگا کہ تمام مکان نور سے معمور ہے۔ اور خود کو یہ معلوم ہوگا کہ نور کے مکان میں ڈوب رہا ہوں۔ دل کو مضبوط رکھیں اور نور کی یہ حالت چند لمحوں سے زیادہ نہ ہوگی۔ اس کے بعد ایک موکل آئے گا اس سے ہرگز خوف نہ کھائیں کیونکہ یہ موکل بڑا مبارک ہے۔ وہ سلام بلائے گا۔ اس کا جواب دے کر ذکر اللہ میں مصروف رہیں۔ یہ موکل آپ کو ایک خادم دے کر رخصت ہوجائے گا اور خادم ہر جائز امور میں معاون و مددگار رہے گا۔

Asim Jafri, Delhi

ممبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

طہورا سوئیٹس

اسپیشل مٹھائیاں

افلاطون ٭ نان خطائیاں ٭ ڈرائی فروٹ برفی
ملائی مینگو برفی ٭ قلاقند ٭ بادامی حلوہ ٭ گلاب جامن
دودھی حلوہ ٭ گاجر حلوہ ٭ کاجو کتلی ٭ ملائی زعفرانی پیڑہ

مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔

و دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طہورا سوئیٹس ®

بلاسس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی-۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۴۷۷۳

GRAPHTECH

آلات سحر

احمد غزالی شہیدی

سحر یا جادو کی طاقت کو بیدار کرنے کے بعد اسے کوئی نہ کوئی مادی نقل ریلی ضروری ہوتی ہے تاکہ اسے carrier بنا کر اس طاقت کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچایا جا سکے۔ ایسے تمام زندہ اور مادی ذرائع جو قدرتی طور پر carrier بننے کے لئے سازگار ہوں یا جنہیں تجربات کی روشنی میں ساحروں نے آلۂ سحر کے طور پر استعمال کئے جانے کے لئے مقرر کیا ہو یا ایسے تمام نباتات وجمادات یا حیوانات جو سحر یا ساحرانہ کارروائیوں میں کسی نہ کسی طریقے سے تقویت پہنچاتے ہوں، یہ سب آلات سحر کے زمرہ میں شمار کئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے ان سب carriers کو آلات سحر کی درجہ بندی کے تحت بیان کیا گیا ہے۔ اس درجہ بندی کا یہ فائدہ ہوگا کہ ساحر جس چالاکی سے آس پاس کی چیزوں کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کرتا ہے، اسے پہچاننا اور جاننا آسان ہو جائے گا۔ دوسرا ان سے واقفیت رکھنے والا فرد خود بھی آزادانہ طور پر معلوم کر سکے گا کہ ان آلات سحر کے پیچھے افسوں گری کے کون کون سے محرکات کارفرما ہیں۔

ساحرین ادویہ اور جڑی بوٹیوں کے عجیب وغریب خواص سے خفیہ طور پر فائدہ اٹھا کر اپنی مہارت فن کی دکان چمکاتے ہیں اور لوگوں کو خبر نہیں ہونے دیتے کہ ان کی ایسی کارروائیوں میں ساحروں کا کوئی کمال نہیں ہوتا بلکہ ان جڑی بوٹیوں کی تاثیر کا دخل ہوتا ہے۔ جب لوگوں کی اس پہلو سے بے خبری ختم ہوگی تو ساحروں کے بلا جواز رعب کی ہوا بھی اکھڑ جائے گی۔

کچھ ادویہ اور مادوں میں یہ خاصیت پائی جاتی ہے کہ وہ delusional اور Hallucinatory Mental Stats پیدا کرتی ہیں۔ جیسا کہ L.S.D یا Marijuana ایسی ادویات Hallucinatory episodes کا سبب بنتی ہیں نیز Katanine ایک دوا ہے کہ کسی مریض کو دی جائے تو اسے ایسا محسوس ہوگا کہ وہ اپنے جسم سے جدا ہو کر دوسری دنیا میں جا رہا ہے اور اس کا اپنا جسم اب کچھ گھڑی کے لئے اس کا نہیں رہا۔ ایک مریض کو nitrous دی گئی تو اس نے محسوس کیا کہ وہ اپنے جسم سے نکل کر فضا میں کسی بلندی پر پہنچ گیا اور وہاں ڈاکٹروں کی گفتگو سن رہا ہے۔ اسے اوپر سے نیچے کی طرف عجیب قسم کے ہیولے بھی حرکت کرتے ہوئے محسوس ہو [illegible] پڑتی محسوس ہوتی۔

Life After Life Raynonda Moody-)
(J.M.D.P-157

بعض حیوانات کے اجزائے جسمانی یا ان کا وجود فضا میں خاص قسم کے اثرات پیدا کرتے ہیں، کیونکہ ان میں منفی اثرات بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً سیہ کے کانٹے اپنے اندر یہ تاثیر رکھتے ہیں کہ جس گھر میں رکھ دیئے جائیں وہاں کی فضا میں تلخی اور لڑائی جھگڑے کی کیفیت پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ منفی اثر کس طرح پیدا ہوتا ہے کیا ان میں cosmic waves پر کوئی خاص چھاپ مرتب کرنے کی صلاحیت ہے، جو نتیجتاً ایسی لہروں میں بدل جاتے ہیں۔ جس سے انسانوں کی طبائع تلخی اور جھگڑے کی طرف مائل ہو جائیں، مگر اسے ثابت کرنا آسان نہیں ہے۔ کسی گھر میں یا کسی فرد کے تکیے کے نیچے ان کو رکھ دینے سے اس فرد کی ذہنی حالت لڑائی جھگڑے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ اس بات کو تجربات نے ظاہر کیا ہے اس لئے ساحرین سیہ کے کانٹوں کو بھی بوقت ضرورت اپنے مقاصد کے حصول کا ذریعہ بناتے ہیں۔ اس حوالے سے سیہ کے کانٹے اور حیوانات کی جسمانی اجزاء سے منسوب ایسی تاثیریں ہیں، جو ان کو مقبول آلات سحر بناتی ہیں۔

ان آلات سحر میں ایک قسم ایسی ہے جو ایک خاص وقت کے لئے نہیں ہوتی بلکہ مختلف مواقع پر کئی دوسری اشیاء میں اثرات سحر پیدا کرنے کے لئے بار بار کام میں لائی جاتی ہے، جیسے "جادوئی خنجر" "دجرا" اور جادو کی چھڑی۔ (۲۔ صفحہ ۴۳۱ اور ۴۳۲ پر خاکے دیکھیں)

اس کو تیار کرنے میں ساحرین محنت کرتے ہیں مگر یہ ایک وقت کی محنت بار آور ہو کر پھر کئی مواقع پر استعمال میں لائی جا سکتی ہے۔ دوسرے آلات سحر کی طرح سحر کا اثر فوری طور پر ایک جگہ سے نمودار ہو کر دوسرے مقام پر داخل ہو کر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ بجلی کے کرنٹ سیشن کی طرح چھڑی میں مقید ہوتا ہے اور اس سے پھوٹتا اور نمودار ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے صدیوں سے یہ ایک موثر آلۂ سحر سمجھا جاتا ہے۔ دائرہ یا تعویذ کے معاملہ میں پیدا کردہ سفلی طاقت کو لکیروں میں trascribe کر دیا جاتا ہے، خواہ یہ لکیریں زمین پر ڈالی گئی ہوں یا کاغذ پر۔

Asim Jafri, Delhi

کُنی (مٹی کی ہنڈیا)

جس کو سحر کا نشانہ بنایا گیا ہو اور اس کو تباہ کرنا مقصود ہو تو مٹی کی ہنڈیا (کُنی) کو طاقت پرواز دے کر اڑایا جاتا ہے۔ ساحر جب اپنا عمل مکمل کر لیتا ہے تو عامل کے پاس رکھی ہوئی یہ "کُنی" فضا میں بلند ہو جاتی ہے پھر "کُنی" کا فضا سے "ہدف" (جس پر سحر کیا گیا ہو) کی طرف پرواز کا سفر شروع ہوتا ہے۔ جب یہ اس سفر پر رواں ہوتی ہے تو اثنائے سفر اس کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے مگر مشہور ہے۔ "کُنی" کے پرواز کی رفتار اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ ماہرین سحر کے علاوہ دوسرے عام لوگ اسے نہیں دیکھ سکتے۔ ساحرین کے لئے اس کی شناخت بہت آسان ہوتی ہے، جو اسے دیکھ بھی لیتے ہیں اور جان جاتے ہیں کہ ان کے کسی ماہر رفیق نے معاوضہ لے کر "کُنی" کو برباد کرنے کے لئے اسے چھوڑا ہے۔ اگر درمیان میں نشاندہی کرنے والے اس ساحر کی سفلی طاقت اصل عمل کرنے والے ساحر سے زیادہ ہو تو وہ اس "کُنی" کو فضا میں انگلی کے اشارے سے روک کر اس کا رخ "ہدف" کی بجائے اسے بھیجنے والے ساحر کی طرف پھیر کر اسے برباد کرنے کے لئے اس پر گرا سکتے ہیں۔

"کُنی" کی خطرناکی کا اندازہ اس پہلو سے ہوتا ہے کہ جب یہ "ہدف" پر گرتی ہے تو نہ صرف اسے ہلاک کرتی ہے بلکہ آس پاس کی ہر چیز کی اینٹ سے اینٹ بج جاتی ہے۔ اس وقت بھی پنجاب کی ساحروں میں یہ آخری اور انتہائی خطرناک حملے کے طور پر رائج ہے۔ سحر کے دیگر حملوں کی طرح یہ حملہ بھی عام آدمی کی مادی نظروں کو دکھائی نہیں دیتا۔ حملے افسوں گری کے دوسرے واروں کی طرح یہ حملہ بھی پردۂ خفا میں رہتا ہے، تاوقتیکہ اس کی ہلاکتیں ظاہر نہ ہو جائیں۔ افسوں گری کا یہ حملہ فوری اور جانی تباہی لانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ پنجاب کے عام لوگوں میں "کُنی" کی دہشت کے ساتھ ساتھ تجسس بھی انتہا کو پہنچا ہوا ہے اس لئے اگر وہ کسی ساحر سے "کُنی" مائل بہ ہدف پرواز ہونے کا سن لیں تو اس کی خوف و دہشت کی شدت کے باوجود اس کے بتائے ہوئے پتے پر "کُنی" کی ہلاکتوں کا مشاہدہ کرنے کے لئے اس کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔ کُنی کی رفتار پرواز کی حد مقرر نہیں ہے۔ یہ افسوں گر کی سفلی استعداد پر منحصر ہے۔ ساحر جتنا زیادہ ماہر اور جتنی زیادہ سفلی قوت کا مالک ہوتا ہے وہ اتنی تیز رفتاری سے اور اتنا ہی زیادہ دور "کُنی" کو پھینک سکتا ہے۔ تباہی کا تناسب اس کی نوعیت اور وسعت بھی ساحر کی مہارت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ "کُنی" (مٹی کی ہنڈیا) کا سائز تو عام طور پر ایک جیسا ہوتا ہے

"کُنی" (ہنڈیا) کس طرح پرواز کرتی ہے اس کے بارے میں مختلف نظریات پائے جاتے ہیں۔ ساحرین کا ایک طبقہ کہتا ہے کہ ساحر شیطانی مدد سے تیز رفتار جنات کی خدمات حاصل کرتا ہے۔ جن کے ذریعہ "کُنی" کو اڑا کر ہدف تک پہنچایا جاتا ہے۔ دوسرا خیال ہے کہ "کُنی" کو جنات نہیں بلکہ موکلات لے کر اڑتے ہیں اور اسے نشانہ پر گراتے ہیں۔

گو کہ مقبول نظریہ یہی ہے کہ "کُنی" حالت پرواز میں صرف ساحر ہی دیکھ پاتے ہیں مگر کئی ایسے "غیر ساحرین" سے ملاقات ہوئی جنہوں نے اڑتی ہوئی "کُنی" کو دیکھنے کا دعویٰ کیا بلکہ یہاں تک کہ اس کی پرواز سے اس کے رخ کا اندازہ کر کے یہ لوگ اس کے گرنے کی جگہ بھی تلاش کرتے رہے۔

"کُنی" کو اس طرح تیار کیا جاتا ہے۔ اس میں زخمی کرنے کے لئے لوہے کے نوکدار ٹکڑے، چیر پھاڑ کرنے والے اوزار، چھوٹے چھوٹے چاقو، چھریاں، تعویذات اور ناپاک اشیاء کے اجزا ڈال کر اس کے منہ کو مضبوطی کے ساتھ "سیل" کر دیا جاتا ہے اس طرح "کُنی" کے اندر بھرا ہوا مواد دکھائی نہیں دیتا مگر جب نشانہ پر پہنچ کر "ہدف" سے ٹکراتا ہے تو بندوق کے چھروں کی طرح کاٹتا اور زخمی کرتا ہے۔

دوسرا خیال یہ ہے کہ بند "کُنی" میں تعویذات ہوتے ہیں، جن میں مختلف موکلوں کے ناموں کی سوئیاں پیوست ہوتی ہیں یہی وہ موکلین ہیں جو بند "کُنی" کو اٹھا کر لے جاتے ہیں اور جیسے ہی یہ "ہدف" کے سر پر گرتی ہے تو یہ موکلین اس گھر میں کہرام مچا دیتے ہیں پھر جو تباہی اس فرد پر وارد ہوتی ہے یا اس گھر میں پھیلتی ہے وہ "کُنی" کے اندر کے اجزا کی ہلاکتوں تک محدود نہیں ہوتی بلکہ ان موکلین کی بے پناہ طاقت در پردہ اس تباہی میں کارفرما رہتی ہے۔

انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس کے باب "انڈین میجک" میں اس موضوع پر یوں درج ہے:

a typicalrite in silpa (black magic)...when performed with the object of destroying an enemy,it is known as chel or ghat in unity province. a vessel is filled with iron nails,knives etc and sent by certain incantations through air untill it descends on the victims head and kill him.but. if a river intervenes. a secrifice to the spirit called ghat bai(lit. [illegible]) which is supposed to the guard the river, must be

Asim Jafri, Delhi

made to induce him to let the vessel cross. thus black magic has to reckon with the spirit, however it works and whatever its origin."

ترجمہ "سفلہ" (سحر) کی ایک مخصوص رسم، جس کے تحت دشمن کو تباہ کیا جاتا ہے، یوپی میں "چیل" یا "گھاٹ" کہلاتی ہے۔ برتن میں لوہے کی کیلیں اور چھریاں بھر کے اسے منتروں کے بل بوتے پر فضا کے ذریعہ روانہ کیا جاتا ہے تاکہ وہ "ہدف" کے سر پر گرے اور اسے ہلاک کر ڈالے لیکن اگر درمیان میں دریا واقع ہو تو "گھاٹ بائی" کے چرنوں میں قربانی پیش کی جاتی ہے جسے دریاؤں کی دیوی سمجھا جاتا ہے۔ قربانی دے کر اسے راضی کیا جاتا ہے کہ وہ برتن کو دریا کے اوپر سے گزرنے دے پس سحر اور ارواح میں یہ ایک مشابہت ہے، خواہ سحر کسی طرح بھی اثرات پیدا کرتا ہو اور خواہ سحر کا کوئی بھی ماخذ ہو۔

خارپشت (سیہ)

خارپشت یا سیہ Procupine کے کانٹے کے متعلق مشہور ہے کہ اگر اسے گھر میں چھپا کر رکھ دیا جائے تو اس گھر کے افراد آپس میں چپقلش اور فتنہ فساد کا شکار ہو جائیں گے۔ اس گھر میں جھگڑے ڈیرے ڈال لیں گے۔ یہ جانور اپنے کانٹوں سے اپنا دفاع کرتا ہے۔ جنگلی کتے بھی خارپشت کی دفاعی پوزیشن دیکھ کر خوف کھا کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں، جو انسان اس پر حملہ کرے دوڑ کر یہ اس کی ٹانگوں میں گھس جاتا ہے اور اس انسان کے پیروں اور ٹانگوں کو لہولہان کر دیتا ہے۔ یہ بڑا بسیار خور جانور ہے، بعض پودوں اور درختوں کی جڑیں اور چھال خارپشت کی مستقل خوراک ہیں۔ کھانے پر آئیں تو خارپشت کے ٹولے کھڑی فصلوں کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ (خارپشت کا کانٹا۔ امیر نواز نیزی، افسر جنگلات)

بلی

بلی سے لوگوں نے عجیب عجیب خدمات لی ہیں۔ رکن الدولہ کی ایک بلی تھی۔ جب کوئی دربان نہ ہوتا تو حاجت مند پرچہ پر اپنی حاجت لکھ کر اس بلی کی گردن میں ڈال دیتے، وہ لے کر رکن الدولہ کے پاس پہنچ جاتی۔ وہ پرچہ پڑھ لیتے اور جواب لکھ کر بلی کی گردن میں ڈال دیتے۔ بلی وہ پرچہ لے کر باہر کھڑے ہوئے حاجت مندوں کو پہنچا دیتی۔

بلی کا اپنے لعاب سے اپنا چہرہ صاف کرتے رہنا اس کی لطافت شمار کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ا... نہیں...

چوہے کا شکار یقینی بنانے کے لئے وہ اپنے پیشاب کو مٹی کر دفن کر دیتی ہے تاکہ چوہے کو اس کی موجودگی کی خبر نہ ہو۔ قدیم ہند میں مشہور تھا کہ ہاتھی بلی سے خوف کھاتا ہے۔ روایت ہے کہ ایک لشکر جس میں ہاتھی شامل تھے بلیوں کی بدولت شکست کھا گیا۔ شیر سے مشابہت کی وجہ سے زمانہ قدیم میں یہ روایت مشہور ہو گئی کہ بلی کی تخلیق شیر کی چھینک سے ہوئی ہے۔ بلی کی تین اقسام ہیں۔

(۱) اہلی (۲) وحشی (۳) سنور الزباد۔ بلی کا چھینکنا، انگڑائی لینا اور ہاتھ بڑھا کر چیز لینا، انسانوں سے مشابہ عادات ہیں۔ چیزوں کو اچکنے میں بلی کی تیزی ضرب المثل بن چکی ہے۔ بلی کا گوشت حرام ہے۔ بعض لوگ بلی کا گوشت کھا کر سمجھتے ہیں کہ ان پر جادو اثر نہ کرے گا۔ بلی کی تلی عورت کی کمر سے باندھ دی جائے تو استحاضہ کا خون رک جاتا ہے۔ سفلی عمل کے دوران طلب پوری کرنے کے خواہش مند افراد اس کی دونوں خشک آنکھوں کو دھونی کر کے وہ چیز طلب کرتے ہیں۔ بلی کا پھاڑنے والا دانت جس کے پاس ہو وہ رات کے وقت ڈرنے سے محفوظ رہے گا۔ رات کے اندھیروں میں چیزوں کو دیکھنے کے لئے بلی کا خشک پتہ آنکھوں سے لگایا جاتا ہے۔ بلی کے پتے کو خشک زیرہ اور کرمانی سے ملا کر پرانے زخموں پر ملا جائے تو زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔ بیوی کو محبت میں فریفتہ کرنے کے لئے بلی کے خون کو ذکر پر مل کر جماع کیا جاتا ہے۔ بلی کے خشک کردہ کی دھونی حاملہ عورت کو دیں تو جنین ساقط ہو جاتے ہیں۔

(حیات الحیوان ص ۲۷۲۔۲۷۱)

علامہ قزوینی لکھتے ہیں کہ جن لوگوں کو شوق ہو کہ جنات کو اپنی مادی آنکھوں سے دیکھیں وہ سیاہ بلی اور سیاہ مرغ کے پتے لے کر سکھا لیں پھر ان کو پیس کر سرمے میں ملا لیں۔ جن دکھائی دینے لگے گا۔ سیاہ بلی کا پتہ برابر نصف درہم روغن زیتون میں حل کر کے لقوہ کے مریض کی ناک میں ٹپکایا جائے تو تکلیف دور ہو، گردہ کے درد اور عسر البول کی شکایت لاحق ہو تو جنگلی بلی کی ہڈی کا گودا چنے کے پانی میں بھگو کر آگ میں پکانے کے بعد نہار منہ حمام کے اندر ایک خاص ترکیب سے لیا جائے تو افاقہ ہوتا ہے۔ عورت کے رحم سے منی کو خارج کرنا ہو تو بلی کے دماغ کی دھونی دی جاتی ہے۔ بلی خواب میں نظر آئے تو یہ اشارہ ہے کہ خواب دیکھنے والا شخص جادو سیکھے گا۔

افسوس کہ کالی بلی کو عمل سحر کا ایک معتبر رفیق سمجھتے ہیں۔ بلی سحر کی دنیا میں کیسے آئی اس کی داستان بڑی طویل ہے۔ چار ہزار سال مصر میں بلی کو

Asim Jafri, Delhi

مقدس سمجھ کر اس کی پرستش کی جاتی تھی۔ Bubatis نے شہر میں بلی کے سر والی دیوی کی باقاعدہ پوجا ہوتی تھی۔ اس دوران موسیقی اور رقص کی بزم آراستہ کی جاتی، جنسی رسوم ادا ہوتیں۔ بلی کے تقدس کا تصور اس طرح فروغ پایا کہ غلے کے گوداموں میں کیڑوں، چوہوں اور پسوؤں کو دور کرنے والی طاقت سمجھا جاتا تھا۔ مصری اس جانور کے ساتھ خاص قسم کا قرب محسوس کرتے تھے۔ اس کو مارنے والے شخص پر سزائے موت کا مقدمہ دائر کیا جاتا۔ یہی نہیں روم کی دیوی Diana نے بلی کا قالب اختیار کیا۔ شمالی یورپ کے مقبول عقیدے کے مطابق محبت اور حسن کی دیوی Preya کا رتھ بلیاں کھینچتی تھیں، چونکہ یہ مقدس بلی کو مظاہر پرستوں کے عہد سابقہ میں ملی تھی، اس لئے عیسائیوں کے مذہبی رہنماؤں نے بعد ازاں بلی کے خلاف بھی پرچار شروع کر دیا اور اسے چھوٹے بھوت پریت یا دیوی کا درجہ دے دیا۔ مصر میں بلیوں کے بھی مقابر ہیں جہاں بلیوں کی حنوط شدہ لاشیں پڑی ہیں۔ ان حنوط شدہ لاشوں کے ساتھ مردہ چوہوں کو بھی اسی عمل سے گزار کر رکھا گیا ہے تاکہ موت کے بعد کی زندگی میں وہ بلیوں کی خوراک کا کام دیں۔ حنوط کرتے وقت بلی کا چہرہ سیدھا اور نمایاں رکھا جاتا جو رسم کے مطابق مصریوں کے ہاں اس جانور سے کئے جانے والے احترام کا ثبوت تھا۔ کچھ مردہ بلیوں کو لکڑی یا Bronzel کے خولوں میں محفوظ کیا جاتا۔

tsattan نامی بلی ۱۵۵۶ء کے ایک مقدمہ کا مرکزی کردار بنی رہی، جو بنیادی طور پر ساحرہ "الزبتھ فرانس" کے خلاف دائر کیا گیا۔ یہ بلی ساحرہ کی چراگاہ کو جادوئی عمل کے ذریعہ بھیڑوں سے بھر دیتی۔ اس کے محبوب کو ورغلا کر لے آتی، ایک بار جب الزبتھ کی اپنے محبوب سے ناچاقی ہوگئی تو یہی بلی اس ناراض محبوب کے قتل کا سبب بنی۔ ہر بار جب ساحرہ اس بلی کے ذریعہ کسی کو قتل کرواتی تو مقتول کے خون کا ایک قطرہ انعام کے طور پر اس بلی کے حلق میں ڈالا جاتا۔ مارگریٹ اور "ملیا ملاور" پر چلائے جانے والے ۱۶۱۸ء کے مقدمہ میں بلی بار بار ایک آلۂ سحر کے طور پر وارد ہوتی ہے۔ مارگریٹ نے اس مقدمہ میں اعتراف کیا تھا کہ وہ اپنے "ہدف" کے دستانے بلی کے پیٹ سے مس کیا کرتی تھی تاکہ مطلوبہ اثرات پیدا ہوں، گو اس بلی کا انجام معلوم نہیں ہو سکا مگر دستور کے مطابق افسوں گری میں استعمال ہونے والی بلیوں کو بھی زندہ جلا دیا جاتا۔

اُلو

اگر کسی عمارت میں الو آجاتا تو روایتی عقیدے کے مطابق عمارت میں نحوست اور بدطالعی کے اثرات ... تہذیب نے الو سے مختلف اقسام تصورات وابستہ کر رکھے تھے۔ الو کا چپٹا چہرہ، بڑی بڑی آنکھیں اور اس کی آواز کی انسانی آواز سے مشابہت نے اسے بعض معاملات میں قدیم انسان کے قریب کر دیا تھا۔ الو چونکہ رات کی تاریکیوں میں اڑان کرتا ہے، اس لئے بآسانی اس کا تعلق بدروحوں سے جوڑ دیا گیا، جو ایسے ہی تاریک اوقات میں آوارہ و سرگرداں پھرتی دیکھی گئی ہیں۔

افسوں گری کا الو سے تعلق جو یورپ کے ازمنۂ وسطیٰ اور ملکہ الزبتھ کے عہد میں بھی ایک مقبول تصور تھا۔ شیکسپیئر اپنے ڈرامے Macbeth میں اس پراسرار پرندے سے متعلق رائج الوقت تصور کی خواص پر ان الفاظ میں روشنی ڈالتا ہے۔

"shakespear witches add an owl to their bubbling brow and after a cry rends the darkness as duncan is murdered,lady macbeth declares. it was the owl that shrecked , the fatal bell/which gives the sterst night."

مینڈک

قدیم روایات کی رو سے مینڈک کی کچھ اقسام جفتی سے اور کچھ بغیر جفتی کے پیدا ہوتی ہیں۔ برسات کے موسم میں ان کی کثرت دیکھ کر مشاہدہ کرنے والے کو گمان ہونے لگتا ہے کہ مینڈک شاید آسمان سے برس رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پرانے وقتوں میں یہ سمجھا جاتا تھا کہ مینڈکوں کی پیدائش مٹی سے ہوتی ہے اور ان کا وجود نر و مادہ کی جفتی کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ مینڈک اپنا نچلا جبڑا پانی میں ڈال کر بولنا شروع کرتا ہے اور جب اس کے منہ میں پانی بھر جاتا ہے تو بولنا بند کر دیتا ہے۔ مینڈک کی آواز اس کے لئے مہلک ثابت ہوتی ہے، کیونکہ سانپ مینڈک کی آواز سے اس کی موجودگی کا اندازہ کر کے حملہ کرتا ہے اور اسے ہڑپ کر لیتا ہے۔ آگ کو دیکھ کر مینڈک حیرت زدہ ہو جاتا ہے اور اسے مسلسل دیکھنا شروع ہو جاتا ہے۔

مینڈکوں کی تعداد معمول سے زیادہ بڑھ جانے کو بعض اہل مینا کسی وبائی امراض کی آمد کا پیش خیمہ سمجھتے ہیں۔

علامہ زمخشری نے ایک روایت کے حوالے سے لکھا ہے کہ شیطان مینڈک کی شکل میں انسان کے اندر گھس کر بیٹھا رہتا ہے اور مچھر کی طرح ... شانے سے اندر داخل کر گئی

Asim Jafri, Delhi

ہوتی ہے۔ مینڈک کی ہڈی پانی پر رکھی ہو تو آگ کی تپش کے باوجود اس میں جوش نہیں آئے گا۔ اس کی چربی مسوڑھوں پر رکھ کر دانت اکھیڑے جائیں تو درد محسوس نہیں ہوتا۔ جلد کو بالوں سے ہمیشہ کے لئے صاف دیکھنا ہو تو اس جگہ کو چونے اور ہڑتال سے صاف کر کے سوکھے ہوئے مینڈک اور مکھی کو کوٹ کر ایک ساتھ پکایا جائے اور اس آمیزے کا ملغوبہ جگہ پر لگایا جائے تو بال ہمیشہ کے لئے صاف ہو جائیں گے۔

مینڈک کو شراب میں ڈال دیں تو یہ مردنی کا شکار نظر آئے اور اگر نکال کر پانی میں ڈال دیں تو دوبارہ زندہ ہو جائے۔ مینڈک کی ٹانگ نقرس کے مریض کے بدن پر لٹکا دی جائے تو درد جاتا رہتا ہے۔ مینڈک کا منہ کھول کر اگر کوئی عورت تین بار اس میں تھوک دے اور پھر اسے پانی میں چھوڑ دے تو اسے حمل نہ ٹھہرے گا۔ زہریلے کیڑے کاٹ لیں تو اس جگہ کچلے ہوئے مینڈک کو لگائیں تو آرام محسوس ہوگا۔ عورت کے جذبات شہوت کو ترغیب دینی ہو تو اس کے سامنے مینڈک کو سر سے نیچے تک پھاڑے جانے کا منظر دکھایا جائے۔

خوابیدہ عورت کے جسم پر مینڈک کی زبان رکھ دی جائے تو وہ جو معلومات رکھتی ہو سوتے میں اگل دے گی۔ چوروں سے اقبال جرم کروانے کے لئے اس کی زبان کو روٹی میں ملا کر کھلایا جاتا ہے۔ مینڈک کا خون جلد پر لگانے سے بال دوبارہ نہیں اُگتے۔ دوسروں کو اپنی طرف ملتفت کرنے اور ان کی محبت حاصل کرنے کے لئے بعض لوگ مینڈک کا خون چہرے پر مل لیتے ہیں، جہاں پانی پر مینڈک ٹرٹراتے ہوں وہاں طشت اوندھا کر کے چھوڑ دینے سے یا طشت کو پانی پر چھوڑ کر اس میں چراغ جلا دینے سے مینڈک خاموش ہو جاتے ہیں۔

خواب میں مینڈک کا گوشت کھانا مصیبت میں گرفتار ہونے کی دلیل ہے، اگر دیکھا جائے کہ کسی شہر سے مینڈک رخصت ہو رہے ہیں تو یہ علامت ہے کہ اس شہر سے عذاب الٰہی کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ ابو سعید کا قول ہے کہ خواب میں مینڈکوں کا دیکھنا دھوکہ بازوں اور ساحروں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ (۱۔ حیات الحیوان۔ ص ۳۷۲)

نو ہزار سال قبل ماتا دیوی کو مینڈک کے خد و خال میں دکھایا جاتا سب سے پہلے یونانیوں نے خبر دی کہ مینڈک موسموں کی پیشین گوئی کرنے اور ان پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ رومی فطرت پرست Apleny اور "ایلڈر" کسانوں کو مشورہ دیا کرتے کہ مینڈک کو مٹی کے برتن میں بند کر کے کھیت میں [illegible]

خیال تھا کہ مینڈک زہریلے جانور ہیں۔ Aelian دو صدیاں بعد یہ کہتا ہوا پایا گیا کہ مینڈک کے خون کو اگر شراب میں شامل کر دیا جائے تو مہلک زہر بن جاتا ہے، جو ایک مبالغہ تھا۔ بات صرف اس قدر ہے کہ جب مینڈک غصے میں آتا ہے تو ایک زہریلا لعاب خارج کرتا ہے جو کتوں کے منہ میں جھاگ پیدا کرتا ہے اور وہ حرارت سے کانپنے لگتے ہیں البتہ انتہائی خاص حالات میں یہ لعاب مہلک بن سکتا ہے۔ ازمنہ وسطیٰ میں مینڈک ذہنوں کا مقبول ترین سحر بن چکا تھا۔ اسے افسوں گری کے مختلف نسخوں میں بطور ایک جزو استعمال کیا جانے لگا۔ مینڈک کی رال spittle اس نسخے کا اہم جزو تھی، جو نظروں سے اوجھل ہونے کے لئے ساحرین تیار کرتے۔ ساحرین جب اپنے پالتو مینڈکوں کو سالانہ اجتماع sabbat میں لے جاتے ہیں تو ان کو مختلف طریقوں سے سجاتے ہیں۔ بعض دفعہ بچوں کی طرح ان کو بھڑکیلے کپڑے پہنائے جاتے ہیں۔ شیطان کے نام پر قرمزی پوشاک، سبز مخملیں ٹوپیوں اور گردن میں پڑی گھنٹیوں سے سجا کر ساحرین ان مینڈکوں کو ساتھ لاتے ہیں۔

1-Ency clopedia of Religion and (Ethics p-372

چمگادڑ

ساحرین سفلی تعویذوں کی تاثیر بڑھانے کے لئے تعویذوں کو چمگادڑ کے خون سے لکھتے ہیں۔ چمگادڑ کے ویرانوں کو مسکن بنانے اور راتوں کو مصروف رہنے کی عادت نے اسے ساحروں کا پسندیدہ جانور بنا دیا ہے۔ یہ ایسا جانور ہے جو طاقت پرواز رکھتا ہے۔ چوپایوں سے یوں مشابہ ہے کہ انہی کی طرح پیشاب کرتا اور انہیں کے طرز پر بچے دیتا ہے، مادہ چمگادڑ کو حیض کا خون بھی جاری ہوتا ہے، چونکہ دوسری مخلوق سے مختلف ہے اس لئے پرندے اس کو دیکھ کر اس پر جھپٹ پڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ چمگادڑ اکثر گوشت خور پرندوں کا لقمہ بن جاتا ہے، جب کہ دوسرے پرندے اس کو دیکھ لیں تو پھر اسے ختم کر کے ہی دم لیتے ہیں۔

چمگادڑ میں اتنی قوت پرواز ہے کہ اڑتے ہوئے مختلف سمتوں میں مڑ جاتی ہے۔ بیر، امرود، گولر جیسے پھل اور مچھر، مکھیاں وغیرہ چمگادڑ کی غذا ہیں۔ چمگادڑ نے گدھ اور گورخر جتنی عمر پائی ہے۔ چمگادڑ فضا میں پرواز کرتے ہوئے جفتی کرتی ہے، مادہ چمگادڑ سال میں تین یا سات بچے پیدا کرتی ہے۔ پروں کے نیچے یا منہ میں بچوں کو دبا کر اٹھائے پھرتی ہے۔ [illegible] اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہے۔

Asim Jafri, Delhi

عجیب بات ہے کہ اگر چنار کا پتہ چمگادڑ سے چھو جائے تو اس کا جسم سن ہو جاتا ہے اور وہ زمین پر گر جاتا ہے۔ ایک منتر ہے کہ اگر "اطرق کرا" زبان سے ادا کیا جائے تو چمگادڑ فوراً طاقت پرواز کھو دیتی ہے۔

کسی کو بے خواب کرنا ہو تو ساحرین چمگادڑ کے سر کو اس شخص کے تکیے کے نیچے رکھوا دیتے ہیں۔ نقرس، فالج یا رعشہ جیسے امراض کی شکایت ہو تو چمگادڑ کا سر اور چنبیلی کے تیل کو تانبے یا لوہے کے برتن میں پکا کر کوئلہ کرنے کے بعد اس تیل کی مالش کی جاتی ہے۔ سانپ اور بچھوؤں کو گھروں سے بھگانا ہو تو چمگادڑ کو جلا کر گھر میں اس کی دھونی دیتے ہیں۔ قوت باہ میں اضافہ کرنا ہو تو چمگادڑ کا دل بدن پر لٹکا دیا جاتا ہے۔ جو شخص چمگادڑ کی گردن کو باندھ لے بچھو اس کے قریب نہیں آتے۔ عسرت الولادت کی تکلیف میں چمگادڑ کا پتہ عورت کی اندام نہانی سے مل دینا مفید سمجھا جاتا ہے۔ اس کی چربی رفع دم میں استعمال ہو تو خون کو بند کر دیتی ہے۔ قطرہ قطرہ پیشاب آنے کی شکایت ہو تو سوختہ چمگادڑ کر پی ملتے ہیں۔ چمگادڑ کا پتلا شوربا کر کے اس میں فالج کے مریض کو بٹھایا جاتا ہے۔ داد دور کرنے کی خاطر اس کی بیٹ کو داد پر ملا جاتا ہے۔ بالوں کی پرورش ختم کرنی ہو تو چمگادڑ کا خون دودھ اور بغل کے خاکستر بال باہم ملا کر اس جگہ مل دیتے ہیں، جس جگہ چمگادڑ کا خون مل دیا جائے وہاں بال نہیں اگتے۔ چمگادڑ کو خواب میں دیکھنا بد شگونی ہے، اگر کوئی دیکھے کہ چمگادڑ اس کے گھر میں داخل ہو رہی ہے تو یہ علامت ہے کہ وہاں ویرانیوں نے ڈیرے ڈال لئے ہیں۔ چمگادڑ دیکھنے کا مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی ساحرہ ہلاکتوں کا جال پھیلانے میں مصروف کار ہے، جس سے محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔

جھاڑو

مغرب میں جھاڑو اور ڈائن لازم و ملزوم سمجھے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے پندرہویں صدی میں بنائی گئی ایک ساحرہ کی تصویر میں جھاڑو سے افسوں گری اور عورت کی شخصی قوت کا پرانا گٹھ جوڑ دکھایا گیا ہے۔ زمانہ قدیم میں جھاڑو عورت کی ایسی ضرورت نظر آتا ہے، جیسے مردوں کے ہاتھ میں عصا۔ روم میں زچہ بچہ ولادت کے عمل کے بعد اپنے ہاتھوں سے صحن میں جھاڑو دینا ایک مقدس رسم سمجھتی تھی۔ جھاڑو زچہ و بچہ کو بد روحوں سے محفوظ و مامون رکھنے کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ اس دور میں جھاڑو ایک ارضی تحفہ اور ایک پر شوکت شئے تصور کیا جاتا۔ ماضی قریب تک انگلستان میں رسم تھی کہ اگر عورتیں جھاڑو کو گھر سے باہر چھوڑ جائیں تو یہ آنے والوں کے لئے اس پیام کی علامت ہوتا کہ صاحب خانہ گھر پر نہیں ہے۔ جھاڑو کو پیچھے چھوڑنے کا مطلب دیکھنے وا[illegible] آ جاتا [illegible] سنوارنے اور سجانے والی قوت گھر سے جا چکی ہے۔ خانہ بدوشوں کی رسم ہے کہ نو بیاہتا جوڑے کو نئے گھر میں جھاڑو کے اوپر سے پھلاندنے کو کہتے ہیں۔ عہد جدید میں Waccana ایک رسم کے طور پر جھاڑو کے اوپر سے جست لگانے کی اسی پرانی روایت کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ جب ساحروں کے خلاف فضا پیدا ہوئی تو ساحروں کے دیگر آلات سحر کی طرح اس آلۂ سحر کے خلاف بھی لوگوں کے دلوں میں نفرت کا جذبہ بیدار کر دیا گیا، مگر عقوبت خانوں میں اعترافات کرنے ساحرین کی بہت کم تعداد نے جھاڑو کے سحری خواص پر روشنی ڈالنی پسند کی۔ اس بات کو پردہ اخفا میں رکھنے والے مقید ساحرین میں ایک استثنیٰ "گلنڈون بوبیان" نامی ایک لڑکی تھی۔ جس نے ۱۵۹۸ء میں اعتراف کیا کہ وہ اور اس کی ماں twigs سے بنے ہوئے جھاڑو پر سوار ہو کر مکان کی چمنی سے گزر کر ساحروں کے سالانہ اجتماع sabbat میں شرکت کے لئے جاتے تھے۔

ڈائن کا جھاڑو پر بیٹھ کر مائل بہ پرواز ہونے کا تصور قدیم اعترافات سے پیدا نہیں ہوا بلکہ اس کا ماخذ Grotesque کی بنائی ہوئی تصویریں ہیں، جن سے پہلے پہل اس طرف انسانوں کا دھیان مبذول ہوا۔ اس جھاڑو کو ترجیحی طور پر Hazel سے تیار کیا جاتا ہے، بسا اوقات ڈائنوں نے تسلیم کیا کہ انہوں نے پرواز کے لئے جھاڑو پر سوار ہو کر اپنے آپ کو Annuint کیا۔ چھڑی تھام کر کچھ دور تک لمبے لمبے ڈگ بھرے، پھر منتر پڑھے، جس کے بعد ان کا وجود فضا میں اڑنے لگا۔

ClaudinBobaiy مذکورہ Franche Comte کی اور اس کی والدہ نے اسی طریقۂ کار پر عمل کر کے قوت پرواز حاصل کی تھی۔ یہ ان چند افراد میں شمار ہوتی ہے۔ جنہوں نے "چھڑی" کے ذریعہ پرواز کرنے کے بارے میں لب کشائی کی ہے۔

جادو کی چھڑی

ساحرین کے حلقوں میں چھڑی ہر زمانہ میں مقبول رہی ہے۔ عورت کی بچہ دانی (uterus) سے اس کا بنیادی خیال حاصل کیا گیا ہے۔ بچہ دانی حیات بخش ہے، اس کے پردے وا ہوتے ہیں، تو انسانی زندگی بچے کی صورت میں مادی دنیا میں داخل ہوتی ہے۔

یہ بالکل اسی طرح جیسے مرد کے اعضاء جنسیہ بعد ازاں مقاصد سحر کے لئے شخصیت کے اظہار میں اہمیت حاصل کر گئے اور آنکھ کا نمونہ بھی اہم ہو گیا۔ جس پر زندگی کا مدار ہے۔ اسی طرح ہاتھ اور ٹانگ کی علامت بھی تعویذوں کی اشکال وضع کرنے میں محرک ثابت ہوئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Asim Jafri, Delhi

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۳۲

عملیات حروف صوامت

برائے حصول مرتبہ و برائے محبت

حروف صوامت کے کچھ حیرت انگیز عملیات قارئین کے لئے نقل کئے جا رہے ہیں ان عملیات میں ان اسماء الٰہی کے ذریعہ روحانی امداد حاصل کی جائے گی جو حروف صوامت پر مشتمل ہوں۔

طریقہ کار یہ ہے کہ طالب کے نام اور اس کی والدہ کے نام سے نقطے والے حروف حذف کر کے جو حروف باقی رہیں گے ان کے اعداد میں اسم الٰہی کے اعداد شامل کریں گے اور نقش خاکی البطن تیار کریں گے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کریں گے اور حاصل تقسیم کو نقش کے پہلے خانہ میں رکھ کر ہر خانہ میں اسی اعداد کا اضافہ کرتے رہیں گے۔ اگر تقسیم کے بعد کچھ باقی رہے تو اس کو خانہ ۷ میں بڑھا دیں گے۔ اس کے بعد حسب قاعدہ ہر خانہ میں پہلے والے خانہ کے اعداد کا اضافہ کرتے رہیں گے نقش صحیح بن جائے گا اور ہر سطر کی میزان برابر آئے گی۔ نقش کے پیٹ میں طالب کا نام مع والدہ اور مع مقصد لکھ دیں گے۔ دو نقش بنیں گے ایک نقش طالب کے گھر میں لٹکے گا، ایک نقش طالب کے دائیں بازو پر بندھے گا۔ نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کریں گے۔ مثلاً محمد شریف ابن نرگس کے لئے برائے عزت، رفعت اور برائے حصول مرتبہ نقش تیار کرنا ہے تو کارروائی اس طرح کریں گے۔

محمد شریف کے نام میں ۳ حروف نقطے والے ہیں ان کو حذف کر کے باقی حروف مع اعداد یہ ہیں۔ م ح م د ر = ۲۹۲ نرگس کے نام میں نقطہ والا ایک حرف ہے اس کو حذف کر کے باقی حروف مع اعداد یہ ہیں۔ ر ک س = ۲۸۰۔

دونوں کے مجموعی اعداد یہ ہیں۔	۲۷۲	۱۲)۳۸۳(۳۱
اسم الٰہی یا عالی کے اعداد	۱۱۱	۳۶
		۲۳
میزان	۳۸۳	۱۲
		۱۱

حاصل تقسیم ۳۱ ہے۔ تقسیم کے بعد ۱۱ باقی رہے۔ ۳۱ کو خانہ اول میں رکھ کر ہر خانہ میں ۳۱ کا اضافہ کریں گے۔ نقش میں چونکہ کسر ہے اس لئے پچھلے خانہ میں ۳۱ کے بجائے ۳۲ کا اضافہ کریں گے۔

نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۳	۹	۱
۷		۵
۲	۳	۳

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۹۳	۲۵۹	۳۱
۲۲۹		۱۵۵
۹۲	۱۴۳	۱۹۷

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۳۸۳ آرہی ہے۔

دوسری مثال برائے تسخیر محبت اسم الٰہی یا حامد، نام طالب جواد حسین ابن اکبری بیگم۔

جواد حسین =	۷۹	۱۲)۳۵۳(۲۹
اکبری	۲۲۱	۲۴
		۱۱۳
اسم الٰہی یا حامد	۵۳	۱۰۸
میزان	۳۵۳	۵

نقش اس طرح بنے گا۔ ۷۸۶

۸۷	۲۳۷	۲۹
۲۰۹	الٰہی جواد حسین ابن اکبری بیگم کو تسخیر محبت کی دولت سے نواز دے	۱۳۵
۵۸	۱۴۳	۱۹۷

Asim Jafri, Delhi

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد نکلی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھایئے ——— پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟

ہدیہ -/500 روپے

خواہش مند حضرات اپنا نام، والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/300 روپے

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں

Asim Jafri, Delhi

اعلان کنندہ : ... 01336-224748

حضرت ایوب علیہ السّلام

براہ راست دلوں پر اثر انداز ہونے والے واقعات میں سے ایک

ایک بے مثال صابر و شاکر بندے انہیں غیر معمولی عقل بھی عطا ہوئی تھی۔ عقل جو بھیس بدلنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ حالات اور وقت کے مطابق روپ دھار لیتی ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے سامنے بے بس ہو گئی۔

ایک ایسا نام جس سے ساڑھے تین ہزار سالوں سے انسان واقف ہے مگر اس کے حالات سے واقف نہیں۔ قرآن پاک میں اس کا اجمالاً ذکر ہے۔ اس کا منظوم احوال۔ سفرنامۂ ایوب شعر و ادب کا قدیم ترین عربی شاہکار ہے۔ یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ گوئٹے کے فاؤسٹ کا بنیادی تخیل اسی سفرنامہ سے اخذ کیا گیا ہے۔

ایک خاص انسان، خواص و عوام کی آگہی کے لئے ہم سب کے سامنے سوال و جواب کے شہ پارے، ایمانی استقامت کے شاندار مناظرے، دلچسپ واقعات کے پراثر کچوکے۔

صبر ایوب مثالی حیثیت رکھتا ہے اور دنیا نے متفقہ طور پر یہ مان لیا ہے کہ صبر کی حدیں حضرت ایوب علیہ السلام پر ختم ہو جاتی ہیں، جہاں حضرت ایوب علیہ السلام کا نام لیا گیا وہیں ذہن فوراً صبر و شکر کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ لیکن پھر وہی بات کہ حضرت ایوب علیہ السلام کا تعلق کہاں سے تھا، کون تھے؟ انہیں آزمائش میں کیوں ڈالا گیا؟ یہ انتہائی مصیبتوں میں بھی کس طرح اللہ کے انتہائی صابر و شاکر بندے رہے اور انہیں کس کس طرح ورغلانے یا بہکانے کی کوششیں کی گئی مگر یہ پھر بھی کس طرح اللہ کی مشیت کے قائل رہے اور کسی حال میں بھی اللہ کی شکایت نہیں کی یعنی نہ تو اللہ کی شکایت کسی انسان سے کی اور نہ اپنے دکھوں کی شکایت اللہ سے کی۔ حضرت ایوبؑ کے حالات بھی ایسے ہیں کہ ان کی آج کی انتہائی مادی زندگی میں تشہیر کی جائے۔

عرب میں ایک جگہ تھی عوض۔ یہ علاقہ عرب میں اس طرح واقع تھا کہ اس کی شمالی سرحد بابل سے مل جاتی تھی اور جنوبی سرحد سبا تک چلی جاتی تھی۔ آج کل خلیج عمان کے ساحل پر جو عرب علاقہ ہے، یہیں کہیں عوض واقع تھا۔

کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کے ایک فرزند کا نام ارم تھا۔ ارم کے چار بیٹے تھے اور ان چاروں میں سے ایک کا نام عوض تھا۔ یہ مذکورہ عوض اسی بیٹے [illegible] آباد تھا۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل نے ادھر ادھر آباد ہونا شروع کیا تو حضرت ایوب علیہ السلام بھی عوض چلے آئے کیونکہ ان کا تعلق بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے تھا۔ بعض محققین کہتے ہیں کہ یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام اشکار تھا اور یہ اشکار حضرت یوسف علیہ السلام کی ماں کی طرف سے سوتیلے بھائی تھے۔ ان اشکار کے چار بیٹے تھے۔ تولع، فودہ، ایوب اور شمرون۔ گویا اس طرح یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے سوتیلے بھتیجے تھے۔ عوض میں آباد ہو جانے کے بعد حضرت ایوب علیہ السلام نے بڑی ترقی کی عہد نامۂ قدیم کے مطابق حضرت ایوبؑ اپنے زمانہ کے نہایت دولت مند انسان تھے۔

سات ہزار بھیڑیں، تین ہزار اونٹ، ایک ہزار بیل اور پانچ سو بار برداری کے گدھے ان کی ملکیت تھے۔ اولاد میں تین بیٹیاں اور سات بیٹے خدا نے انہیں دے رکھے تھے۔ نوکر چاکر بھی بہت زیادہ تھے۔

اللہ نے انہیں جن نعمتوں سے نوازا تھا ان میں سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ وہ نہایت راست باز انسان تھے۔ دین داری کا یہ عالم تھا کہ وہ جانوروں کی قربانیاں دیتے رہا کرتے تھے کہ شاید ان کے کسی بیٹے سے کوئی ایسی خطا سرزد ہو گئی ہو جس میں تکفیر کا پہلو موجود ہو۔ عہد نامہ قدیم کے مطابق شیطان حضرت ایوب علیہ السلام سے بے حد حسد کرتا تھا مگر

Asim Jafri, Delhi

انہیں دوغذا نے میں ہمیشہ اکام رہتا تھا۔ چنانچہ ایک دن جب شیطان خدا کے روبرو حاضر ہوا تو خدا نے اس سے پوچھا "تو کہاں سے آیا ہے۔؟"

شیطان نے خداوند کو جواب دیا۔ "زمین پر ادھر ادھر گھوم پھر رہا تھا اور خاصی سیر کرنے کے بعد یہاں آیا ہوں۔"

خداوند نے شیطان سے پوچھا۔ "کیا تو نے میرے بندے ایوب علیہ السلام کو بھی دیکھا اس کے حال پر بھی کچھ غور کیا۔؟"

شیطان نے جواب دیا۔ "ہاں میں نے اسے دیکھا بھی اور اس پر غور بھی کیا مگر میں اس کے بارے میں قطعی کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

خداوند نے کہا۔ "آج روئے زمین پر اس جیسا کامل اور راست باز کوئی دوسرا انسان نہیں، وہ مجھ سے ڈرتا ہے اور بدی سے دور رہتا ہے۔"

شیطان نے کہا۔ "خداوند تو نے اسے نوازا بھی تو بہت زیادہ ہے اور اس کے گھر کے چاروں طرف برکتوں کی باڑھ کھڑی کر رکھی ہے۔ تو نے اس کے ہاتھ میں وہ برکت بخشی ہے کہ وہ جو خواہش کرتا ہے، پوری ہو جاتی ہے۔ اس کے گلے بڑھ گئے ہیں۔ اب اگر اس سے یہ نعمتیں چھین لی جائیں تب پھر دنیا دیکھے گی کہ وہ کتنا راست باز اور صابر و شاکر بندہ ہے۔ اس کی پرہیزگاری اور خدا ترسی بے غرض نہیں۔"

خدا نے شیطان کو اختیار دیا اور کہا۔ "جو کچھ میرے بندے ایوب کے پاس ہے، اسے میں نے تیرے اختیار میں دیدیا مگر اس کی ذات پر تجھے کوئی اختیار نہیں دیا گیا۔"

شیطان حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائش کیلئے ان کے گھر میں پہنچ گیا۔

حضرت ایوب علیہ السلام کے سات بیٹوں کا یہ دستور تھا کہ ہر ایک بیٹا ایک دن سب کی دعوت کرتا تھا اور چھ بھائی اس کے ساتھ مل کر کھاتے پیتے تھے۔ ان سات دنوں کی ضیافتوں میں ان کی تینوں بہنیں بھی شریک ہو جاتی تھیں۔

ایسی ہی ایک ضیافت میں یہ سب یکجا ہوئے اور کھانے پینے میں مشغول ہو گئے۔ نوکر چاکر اپنے کاموں میں مشغول تھے، کوئی ہل چلا رہا تھا کوئی بار برداری میں مشغول تھا کہ اچانک کھیتوں میں ان پر حملہ ہو گیا۔ نوکر چاکر مارے گئے اور جانور حملہ آور چھین کر لے گئے۔ ایک نوکر زندہ بچ گیا، اس نے حملہ آوروں کے لباس اور چہرے مہرے سے انہیں پہچان لیا کہ یہ جنوب میں واقع سبا سے آئے تھے۔ حملہ آوروں نے اتنی چالاکی اور ہوشیاری سے اونٹ مارا اور قتل و غارت گری کی تھی [illegible] میں سے ایک کے سوا کوئی بھی زندہ نہیں بچا اور سارے جانوروں کو وہ اپنے ساتھ لے گئے۔ زندہ بچ جانے والا نوکر ہانپتا کانپتا اور بے حد خوفزدہ حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس پہنچا اور سامنے کھڑے ہو کر رونے لگا۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے پوچھا۔ "کیا ہوا! تو کیوں رو رہا ہے۔؟"

نوکر نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا۔ "مالک! کچھ بھی نہیں بچا، وہ سب کچھ اپنے ساتھ لے گئے اور میرے ساتھی قتل کر دیئے گئے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام کے دل پر اس بری خبر کا اثر ہوا، پوچھا "وہ کون تھے اور انہوں نے ایسا کیوں کیا۔؟"

نوکر نے جواب دیا۔ "میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ لٹیرے ملک سبا سے آئے تھے جو میرے ساتھیوں کو قتل کر کے سارے مویشی اپنے ساتھ لے گئے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا۔ "خدایا! یہ سب کچھ تیرا دیا ہوا تھا، میں تو اپنی ماں کے پیٹ سے برہنہ آیا تھا اور برہنہ ہی چلا جاؤں تو مجھے تجھ سے کوئی شکایت نہ ہوگی۔"

بقیہ نوکر چاکر کہیں دوسری جگہ بھیڑوں پر متعین تھے۔ انہوں نے آسمان سے آگ اترتے دیکھی، سب ہی نے بھاگ نکلنے کی کوشش کی مگر ایک کے سوا سارے نوکر چاکر اور بھیڑیں آگ کی زد میں آگئیں اور چشم زدن میں سب کچھ جل گیا۔ نہ نوکر بچے اور نہ سات ہزار بھیڑیں۔

زندہ بچ جانے والے اس دوسرے نوکر نے بھی رو رو کر اپنی روداد سنائی اور کہا۔ "آگ کا یہ عذاب آسمان سے نازل ہوا تھا اس لئے آپ اللہ سے کہیں کہ آپ تو ایک راست باز انسان ہیں پھر یہ آپ کی املاک پر آسمان سے آگ کا عذاب کیوں نازل کیا گیا۔؟"

حضرت ایوب علیہ السلام نے اس زندہ بچ جانے والے نوکر کو منع کیا۔ "شکوہ نہ کر، جب اللہ نے مجھے سات ہزار بھیڑیں دی تھیں تو اس وقت کسی نے مجھ سے یہ نہیں کہا تھا کہ میں اللہ سے پوچھوں کہ وہ مجھ پر اتنا مہربان کیوں ہے۔ اسی نے ازراہ کرم اور مہربانی سات ہزار بھیڑیں دی تھیں، اسی نے واپس لے لیں پھر گلہ شکوہ کس بات کا۔"

ابھی ان دو بری خبروں نے حضرت ایوب علیہ السلام کو بظاہر پریشان کیا تھا کہ تین ہزار اونٹوں کے گلے پر بابلیوں نے حملہ کر دیا۔ یہ تین الگ الگ بابلیوں کے غول تھے۔ یہاں بھی سارے نوکر چاکر قتل کر دیئے گئے اور یہاں بھی تین ہزار اونٹ تینوں بابلی غول لے گئے۔ نوکر چاکر مارے گئے۔ ایک نوکر یہ بری خبر سنانے کے لئے زندہ بچ گیا اور بدحواس

Asim Jafri, Delhi

گھبرایا ہوا حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس پہنچا اور کہا۔ "اے میرے آقا! ہم کہیں کے بھی نہ رہے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے پوچھا۔ "تیرے ساتھ کیا سانحہ پیش آیا، تو بے خوف بیان کر دے۔؟ خدا نے چاہا تو میں شکر کرنے والا ہی رہوں گا اور صبر کا دامن میرے ہاتھ سے نہیں چھوٹے گا۔"

نوکر نے ساری روداد غم بیان کر دی اور کہا۔ "ان ظالموں نے اپنی دانست میں ہم سب کو قتل کر دیا تھا مگر میری زندگی تھی کہ میں بچ گیا۔ سارے اونٹ بابلی لٹیرے اپنے ساتھ لے گئے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے پھر کلمہ صبر و شکر ادا کیا اور نوکر سے کہا۔ "میں برہنہ دنیا میں آیا تھا اور برہنہ ہی اس دنیا سے اٹھ جاؤں تو اس میں عجیب بات کیا ہوگی اور میں کس زبان سے خدا سے شکوہ کروں گا۔"

یہاں گھر سے دور یہ ساری مصیبتیں ٹوٹ رہی تھیں اور حضرت ایوب علیہ السلام کی اولاد ضیافت کے مزے اڑا رہی تھی۔ کھانے پینے میں وہ سب اتنے مشغول تھے کہ وہ اس اٹھنے والی آندھی کو نہ دیکھ سکے جو بیابان سے ان کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھی۔

ہواؤں کے طوفانی جھکڑوں کی آوازیں اس وقت ان کے کانوں میں پڑیں جب یہ طوفانی تھپیڑے ان کے مکان کی دیواریں اور چھتیں ہلانے لگے۔

ایک چالاک نوکر بھاگ نکلا اور اس کے نکل جانے کے فوراً بعد ہی دیواریں گرنا شروع ہوگئیں اور چھتیں بیٹھ گئیں۔ چھت کے نیچے جو بھی تھا ہلاک ہوگیا۔

یہ زندہ بچ جانے والا نوکر حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس پہنچا اور جو کچھ اس نے دیکھا تھا جو کچھ اس کی سمجھ میں آیا تھا، اس سے اس نے اپنے آقا حضرت ایوب علیہ السلام کو خبردار کر دیا۔ "میرے آقا! خدا ایسا غم کسی کو بھی نہ دے، آپ کی جملہ اولاد آپ سے چھین لی گئیں اس لئے ان سب کے غم میں آپ جتنے بھی آنسو بہائیں کم ہیں۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے اس بار بھی خدا کا شکر ادا کیا اور کہا۔ "یہ اولاد بھی اسی کی دی ہوئی تھی، دی تو سالوں میں تھی اور واپس پلک جھپکتے میں لے لی۔ جس طرح وہ اولاد دینے میں صاحب اختیار تھا اسی طرح واپس لینے میں بھی وہ صاحب اختیار ہے پھر میں اپنے مصائب کی شکایت کیوں اور کس سے کروں۔؟"

نوکر نے عرض کیا [illegible]

ہوئی۔ اپنے خدا سے کہیں کہ وہ آپ کو مزید آزمائش میں نہ ڈالے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنے ملازم کو منع کیا۔ "دیکھ آئندہ تو خدا کے بارے میں کوئی ایسی ویسی بات نہیں کرے گا کیونکہ خدائی کارخانہ میں کسی کو دم مارنے کا حق نہیں دیا گیا، جا اپنا کام کر۔"

اس کے بعد حضرت ایوب علیہ السلام نے اٹھ کر اپنا پیراہن چاک کیا اور سر کے بال کٹوا لیے پھر زمین پر گر کے سجدہ کیا اور کہا۔ خداوند! آپ جانتے ہیں کہ میں اپنی ماں کے پیٹ سے ننگا نکلا تھا اور ننگا ہی واپس جاؤں گا تو نے جو کچھ مجھے دیا تھا وہ واپس لے لیا، تیرا نام مبارک ہے۔"

بیوی کو یہ ساری خبریں بہت بعد میں ملیں۔ انہوں نے حضرت ایوب علیہ السلام سے کہا۔ "تم تو بڑے پاک اور راست باز تھے مگر تمہارے خداوند نے تم سے یہ کیسا سلوک کیا۔ کیا تم اب بھی خداوند کے شکر گزار رہو گے۔"؟

حضرت ایوب علیہ السلام نے بیوی کو منع کیا کہ وہ خداوند کی شان میں تحقیر نہ کرے۔

بیوی نے روتے ہوئے جھگڑنے کے انداز میں کہا۔ "تم تو اپنے رب کے بڑے شکر گزار بندے تھے۔ اس نے تمہاری شکر گزاری کا یہ صلہ دیا کہ مویشیوں، نوکروں اور اولاد سے محروم کر دیا۔ اب تمہارے پاس خداوند کی شکر گزاری کے لئے کچھ بھی نہیں رہا۔ تم سے اچھے تو وہ لوگ ہیں جو تمہارے خداوند کے بجائے دیوی دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے دل شکستہ لہجے میں کہا۔ "بیوی! تو اپنی ذات پر ظلم کر رہی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس تحقیر کا تجھ پر عذاب نازل ہو، ویسے میری طرف دیکھ کہ میں اب بھی صحت مند ہوں اور اس صحت مندی پر شکر گزار رہوں۔"

شیطان حضرت ایوب علیہ السلام کی راست بازی اور شکر گزاری پر بہت مغموم تھا۔ وہ اب بھی یہ ماننے کو تیار نہ تھا کہ حضرت ایوب علیہ السلام روئے زمین کے سب سے زیادہ راست باز اور اللہ کے شکر گزار بندے ہیں۔ بیوی سے جو باتیں ہوئیں وہ بھی شیطان نے سنیں مگر وہ اب بھی یہ ماننے کو تیار نہ تھا کہ حضرت ایوب علیہ السلام ہر حال میں اللہ کے صابر و شاکر بندے رہیں گے۔

شیطان دنیا بھر کی سیر کرنے کے بعد خدا کے روبرو پہنچا تو خداوند نے اس سے پوچھا۔ "تو کہاں سے آ رہا ہے۔؟"

شیطان نے جواب دیا۔ "خداوند! میں زمین پر ادھر ادھر گھومتا پھرتا

Asim Jafri, Delhi

رہا، سیر کرتا رہا، اب یہاں آ گیا ہوں۔"

خداوند نے شیطان سے پھر وہی سوال کیا۔ "تو نے میرے بندے ایوب کے حال پر بھی کچھ غور کیا کیونکہ زمین پر اس جیسا کامل اور راست باز دوسرا کوئی آدمی نہیں۔ وہ مجھ سے ڈرتا ہے اور بدی سے دور رہتا ہے حالانکہ اس کا مال و اسباب ضائع کر دیا گیا، اولاد بھی ہلاک کر دی گئی۔ اس کے نوکر چاکر بھی یا تو قتل ہوئے یا کسی اور طرح ہلاک ہوئے، مویشی چھن گئے، میں دیکھتا ہوں کہ وہ اس حال میں بھی میرا شکر گزار ہے اور اپنی راستی پر قائم ہے۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ اس کی بیوی ہمت ہار گئی اور صبر و شکر کا دامن اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا مگر وہ ایوب کو جادۂ استقامت سے نہ ہٹا سکی۔ وہ اب بھی میرا شکر گزار ہے۔"

شیطان نے کہا۔ "اے خداوند! اس کے صبر و شکر کے مراحل اس وقت تک طے نہ ہوں گے جب تک وہ صحت مند ہے۔ اگر اس کی کھال اور گوشت، ہڈی کو چھوڑے تب میں دیکھوں گا کہ وہ کس طرح تیرا شکر ادا کرتا ہے۔ آدمی اپنا سارا مال اپنی جان پر قربان کر دیتا ہے۔"

خداوند نے کہا۔ "میں نے پہلے ایوب کے مال و اولاد پر تجھے اختیار دیا تھا اب تو ایوب کی صحت برباد کرنا چاہتا ہے۔ جا میں نے تجھے اختیار دیا۔ ایوب کی صحت کو برباد کر دے مگر یہ خیال رہے کہ میں نے ایوب کی صحت تیرے اختیار میں دے دی مگر اس کی جان تیرے اختیار میں نہیں دی ہے۔"

شیطان وہاں سے چلا آیا اور حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس آ گیا۔ ان کو ایک ایسی بیماری میں مبتلا کر دیا کہ ان کے سارے جسم پر آبلے نمودار ہو گئے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس اس بیماری کا کوئی علاج نہ تھا۔ تلوے سے لے کر سر تک پھوڑے نمودار ہو گئے تھے۔

بیوی نے جو یہ حال دیکھا تو پوچھا۔ "تم کس خدا کے شکر گزار ہو، وہی نا جس نے تم کو اس مہلک مرض میں مبتلا کر دیا۔ کیا تم اب بھی اپنے رب کا شکر ادا کرتے رہو گے۔؟"

حضرت ایوب علیہ السلام نے جواب دیا۔ "بیوی! تو بیماری کی بات کرتی ہے۔ جب میں صحت مند تھا تو وہ خدا کی عطا کی ہوئی تندرستی تھی اب مجھے بیماری کا دکھ دیا گیا ہے تو جب تک جان ہے، میں اپنے رب کا شکر گزار رہوں گا۔

بیوی کو غصہ آ گیا، انہوں نے کہا۔ "کمال ہے کہ اب بھی تمہارا خدا پر ایمان اور بھروسہ ہے، میں کہتی ہوں اس مصیبت کے ساتھ جینے سے تو خدا کی ناشکری کر کے مر جانا بہتر ہے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے بے حد دکھ سے کہا۔ "تو کیسی بے وقوف عورت ہے جو مجھے گمراہ کرنا چاہتی ہے۔ جب خدا کی طرف سے ہم پر نعمتیں اور برکتیں آئیں تو ان کو ہم نے خوشی خوشی لے لیا اب اگر ہم پر مصیبت ڈالی گئی ہے تو ہم اسے صبر و شکر سے کیوں نہ جھیلیں۔"

بیماری نے اتنی خوفناک شکل اختیار کر لی کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنے آگے راکھ کا ڈھیر لگا لیا۔ وہ اس پر بیٹھ گئے اور ایک ٹھیکرے سے جسم کو کھجانا شروع کر دیا۔

صحت اتنی برباد ہوئی کہ روز کا دیکھنے والا بھی انہیں دیکھتا تو نہ پہچان پاتا۔

جو لوگ حضرت ایوب علیہ السلام سے واقف تھے وہ انہیں دیکھ دیکھ کر آپس میں کہتے تھے کہ یہ تو اللہ کا بڑا راست باز بندہ تھا پھر اس پر یہ مصیبت کیوں نازل ہوئی۔ انہیں دیکھ دیکھ کر اور حیرت ہوتی تھی کہ اس حال میں بھی حضرت ایوب علیہ السلام کی زبان سے حمد و شکر کے سوا کوئی کلمہ ادا نہ ہوتا تھا۔ عزیز رشتے دار اور ملنے جلنے والے کنارہ کشی اختیار کر چکے تھے مگر بیوی اس حال میں بھی حضرت ایوب علیہ السلام کی رفیق تھیں۔ حالانکہ انہوں نے بیوی کو جھڑک دیا تھا۔ بالآخر بیوی کو بھی لوگوں نے ورغلایا اور انہوں نے بھی حضرت ایوب علیہ السلام سے دوری اختیار کر لی۔

کہیں دور حضرت ایوب علیہ السلام کے تین دوست رہتے تھے، ان تینوں کے نام تھے، الی فز تیمانی، بلدد سوخی اور ضوفر نعماتی۔ انہیں کسی نے بتایا کہ ان کے دوست حضرت ایوب علیہ السلام پر ایسی مصیبت آئی ہے کہ انہیں جو دیکھتا ہے اسے افسوس ہوتا ہے، اولاد، نوکر چاکر، مویشی ہلاک ہو گئے، املاک برباد ہو گئی اور ایک خطرناک بیماری نے ان کی صحت برباد کر دی۔ لوگ کہتے ہیں کہ عزیزوں اور رشتے داروں کے ساتھ ہی ان کی بیوی نے بھی کنارہ کشی اختیار کر لی ہے، وہ تینوں اپنے دوست کے پاس جائیں اور اس کی خبر لیں۔

تینوں دوست حضرت ایوب علیہ السلام کی غمگساری، عیادت اور تعزیت کے لئے اپنے شہروں سے چل پڑے۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے شہر میں داخل ہوئے اور لوگوں سے ان کے بارے میں پوچھا۔ "ہمارا دوست ایوب کہاں ہے۔؟ سنا ہے وہ مصیبت میں ہے۔"

لوگوں نے تینوں کو حضرت ایوب علیہ السلام کے سامنے کر دور سے جانے کے علیحدگی اختیار کی اور ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "وہ جو

Asim Jafri, Delhi

راکھ کے ڈھیر پر بیٹھا ٹھیکرے سے جسم کو کھجا رہا ہے، وہی ایوب ہے۔''

تینوں دوستوں نے دور ہی سے حضرت ایوب علیہ السلام کو دیکھا اور انہیں پہچان نہ سکے۔ تینوں کو بڑا دکھ پہنچا۔ وہ چیخ چیخ کر رونے لگے۔ ہر ایک نے اپنا اپنا پیراہن چاک کر ڈالا اور سر کے اوپر دھول ڈالی۔ اس کے بعد تینوں حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس گئے اور خاموشی سے بیٹھ گئے۔ ایسا لگتا تھا جیسے تینوں گونگے ہیں۔

اسی حال میں سات دن اور سات راتیں گزر گئیں۔ آخر حضرت ایوب علیہ السلام نے سکوت توڑا اور کہا۔ ''دوستو! نابود ہو وہ دن جس دن میں پیدا ہوا تھا، وہ رات بھی جس میں کہا گیا تھا کہ دیکھو بیٹا پیدا ہوا۔'' وہ دن تاریک ہو جائے اور خدا اس کا لحاظ نہ کرے اور نہ اس پر روشنی پڑے۔ اس پر بدلی چھاؤں رہے، اندھیرے اور موت کا سایہ اس پر قابض ہو جائے۔

''وہ رات بانجھ ہو جائے۔ اس میں خوشی کی کوئی صدا نہ آئے اس کی شام کے تارے تاریک ہو جائیں۔''

''میں نے پیٹ سے نکلتے ہی جان کیوں نہ دیدی۔ دکھیارے کو روشنی اور تلخ جان کو زندگی کیوں ملتی ہے۔؟ آخر موت کی راہ دیکھتے ہیں پر وہ نہیں آتی۔ حالانکہ چھپے خزانوں سے زیادہ نیند کے جویا ہوتے ہیں۔ وہ نہایت شادماں اور خوش اس وقت ہوتے ہیں جب قبر کو پالیتے ہیں، مجھے دیکھو میرے کھانے کی جگہ میری آہیں ہیں۔ میرا کراہنا آبلوں کے پانی کی طرح جاری ہے۔ دوستو! جس بات سے میں ڈرتا ہوں وہی مجھ پر آتی ہے جس بات کا مجھے خوف ہوتا ہے وہی مجھ پر گزرتی ہے کیونکہ مجھے نہ چین ہے نہ آرام، نہ مجھے کل پڑتی ہے بلکہ مصیبت ہی آتی ہے۔''

حضرت ایوب علیہ السلام کے تینوں دوست یہ سب سنتے رہے۔ آخر تیمانی سے نہ رہا گیا اور اس نے کہا۔ ''ایوب! اگر کوئی تجھ سے بات چیت کرنے کی کوشش کرے تو کیا تو رنجیدہ ہوگا؟ میں بغیر بولے نہیں رہ سکتا۔ ایوب! دیکھ تو نے بہتوں کو سکھایا، کمزور ہاتھوں کو مضبوط کیا۔ تیری باتوں نے گرتے ہوئے لوگوں کو سنبھالا اور تو نے لڑکھڑاتے گھٹنوں کو پائیدار کیا۔ پر اب تو تجھی پر آپڑی ہے اور تو بے دل ہوا جاتا ہے۔

''اس نے تجھے چھوا اور تو گھبرا اٹھا، کیا تیری خداترسی ہی تیرا اعتماد نہیں ہے۔؟ کیا تیری راہوں کی راستی تیری امید نہیں ہے۔ ذرا یاد کر کہیں کبھی کوئی معصوم تیرے ہاتھوں ہلاک تو نہیں ہوا۔ ایسا تو کبھی نہیں ہوتا کہ راست باز بھی کاٹ ڈالے گئے ہوں۔ میں نے تو یہ دیکھا ہے کہ جو گناہ کو جوتتے ہیں اور دکھ کو بوتے ہیں وہی اس کو کاٹتے بھی ہیں، جو شیر کی گرج اور اس کی دہاڑ جو خونخوار ہوتا ہے تو اس کے اپنے دانت اور بچوں کے دانت یہ سب توڑے جاتے ہیں۔

''دوست! ایک بات چپکے سے میرے پاس پہنچائی گئی اور پھر میں نے ایک آواز سنی، کسی نے مجھ سے پوچھا، کیا فانی انسان خدا سے زیادہ عادل ہوگا، کیا آدمی اپنے خالق سے زیادہ پاک ٹھہرے گا؟ سوچ ان کی حقیقت ہی کیا جو مٹی کے مکانوں میں رہتے ہیں، میں نے بے وقوف کو جڑ پکڑتے دیکھا ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے ایسا محسوس کیا کہ ان کا دوست ان سے کہہ رہا ہے کہ جب انہوں نے کوئی بدی نہیں کی تو ان پر یہ عذاب کیوں نازل ہوا۔ دنیا میں تو یہی دیکھنے میں آیا ہے کہ جو بویا جاتا ہے اسی کی فصل تیار ہو جاتی ہے، انہیں یاد آئے یا نہ آئے مگر اسے یہی لگتا ہے کہ انہیں کسی گناہ کی پاداش میں یہ سزا دی گئی ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کو اس کا دکھ تھا کہ ان کا دوست ان پر اعتبار نہیں کر رہا ہے، کہنے لگے۔ ''دوست! یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ میں نے اپنے علم اور یادداشت میں ایسا کوئی کام نہیں کیا جس کی پاداش میں مجھے یہ سزا دی گئی ہو۔ یہ سب وقت کی باتیں ہیں، میں ہر حال میں خوش ہوں۔ جب خدا مجھ پر مہربان تھا تو میں اندھیرے میں اس کے نور کے ذریعے چلتا تھا، جب خدا کی خوشنودی میرے ڈیرے پر تھی تو میرے پاؤں مکھن سے دھلتے تھے اور چٹان میرے لئے تیل کی ندیاں بہاتی تھی۔ جب میں شہر کے پھاٹک پر جاتا یا اپنے لئے چوک میں بیٹھک تیار کرتا تھا تو جوان مجھے دیکھتے ہی چھپ جاتے تھے، عمر رسیدہ لوگ میرے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ امرا بولنا بند کر دیتے تھے ان دنوں جو کان میری کوئی بات سن لیتا تھا تو مجھے مبارک باد دیتا تھا کیونکہ بیشتر لوگ جانتے ہیں کہ میں غریب کو جب وہ فریاد کرتا تھا، چھڑاتا تھا، جس یتیم کا کوئی نہ ہوتا تھا اس کا میں مددگار بن جاتا تھا، یہاں تک کہ ہلاک ہونے والا مجھے دعائیں دیتا تھا، میں بیوہ کو اتنا خوش کر دیتا کہ وہ ہنسنے لگتی اور کبھی گانے بھی لگتی۔ میں نے ہمیشہ صداقت کو پہنا ہے اور کون نہیں جانتا کہ میرا انصاف گویا جبہ اور عمامہ تھا۔

''کون ہے جو نہیں جانتا کہ میں اندھوں کی آنکھیں تھا اور کسے نہیں معلوم کہ میں لنگڑوں کے لئے پاؤں تھا۔ میں محتاج کا باپ تھا اور میں اجنبی کے معاملے میں بھی تحقیق کرتا تھا، اگر اجنبی کسی طاقت یا ظالم کا شکار ہوتا تو

Asim Jafri, Delhi

تو میں ظالم کے جبڑے توڑ ڈالتا تھا اور اس کے دانتوں سے شکار چھڑا لیتا تھا۔"

مگر حضرت ایوب علیہ السلام کے دوست اپنی عقل کے گمان میں یہی الزام لگاتے رہے کہ ان پر جو کچھ بیتی ہے یا بیت رہی ہے وہ کسی گناہ کا خمیازہ ہے۔ چنانچہ ان کے دوست بلددسوخی نے حضرت ایوب علیہ السلام سے کہا۔ "کیا خدا بے انصافی کرتا ہے، کیا قادر مطلق عدل کا خون کرتا ہے؟

"پتہ نہیں تو میرے ان سوالوں کا کیا جواب دے مگر تو اگر پاک دل اور راست باز ہوتا تو اللہ تیرے لئے ضرور بیدار ہو جاتا اور تیری راست بازی کے مسکن کو تر و تازہ کر دیتا۔

"ایوب تو تو بہت سمجھدار انسان ہے، کسی گناہ کے بغیر تیری یہ حالت کیوں کر ہو گئی۔؟ کیا نا گرموتھا بغیر کیچڑ کے اُگ سکتا ہے۔؟ کیا سرکنڈا پانی کے بغیر بڑھ سکتا ہے؟ مگر وہ کیچڑ اور پانی سے محروم ہو جائیں اور سرسبز و شاداب بھی رہیں، ایسا تو کبھی نہیں ہوا۔ انہیں کاٹا بھی نہ جائے تو بھی وہ اور پودوں سے پہلے سوکھ جاتے ہیں۔

"اے ایوب! ایسا ہی حال ان کا ہوتا ہے جو خدا کو بھول جاتے ہیں اور جب آدمی کے دل میں خدا نہ ہو تو اس کی امید ٹوٹ جاتی ہے۔ دل سے اعتماد رخصت ہو جاتا ہے، اگر دل میں کچھ ایمان ہو بھی تو وہ مکڑی کے جالے کی طرح کمزور ہوتا ہے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے یہ ساری باتیں بہت دکھ سے سنیں اور افسردہ لہجے میں کہا۔ "دوست! تو نے جو کچھ کہا، وہ سب درست ہے، مگر مجھے یہ تو بتا کہ انسان خدا کے نزدیک کس طرح راست باز ٹھہرتا ہے، اگر انسان عقل سے کام لے اور اللہ اسے بحث کرنے کی اجازت بھی دیدے تو یہ انسان ضعیف البیان اللہ کی ہزار باتوں میں سے کسی ایک کا جواب نہ دے سکے گا۔ پھر میری کیا حقیقت ہے کہ میں اللہ سے اپنے مصائب کا سبب معلوم کروں اور جب اس کی طرف سے مجھے کوئی سبب بتایا جائے تو اس کو رد کرنے کے لئے چھانٹ چھانٹ کر دلیلیں نکالوں۔

"دوست، میں خود کو حق پر سمجھنے کے باوجود اللہ سے شکوہ نہیں کر سکتا، اپنے بارے میں، میں جانتا ہوں کہ کامل ہوں، پر میں اپنے کو کامل نہیں سمجھتا، زندگی بہت حقیر شئے ہے اور اس کا مجھے یقین ہے مگر تو دنیا پر غور کر کہ مجھ پر جو بیتی وہ تکلیف دہ ہے مگر دوسرے جو ناقص ہیں، بہت زیادہ خوش ہیں تو میرا رب کامل اور شریر دونوں کو ہلاک کر دیتا ہے۔"

تینوں دوست ان سے بحث کر رہے تھے، حضرت ایوب علیہ السلام کے جوابات نہایت معقول اور مدلل تھے، تینوں کو ان کا قائل ہو جانا چاہئے تھا مگر وہ بحث کرتے رہے۔ تیسرے دوست ضوفر نعماتی نے کہا۔ "ایوب تو کہتا ہے کہ تیری تعلیم پاک ہے، اور تو بے گناہ ہے مگر میں کس طرح مان لوں کہ تو بے گناہ ہے، کاش خدا خود بولے اور تیرے خلاف اپنے لبوں کو کھولے۔ تجھے اپنی حکمت کے اسرار دکھادے۔ جان لے کہ تیری بدکاری جس لائق ہے، خدا نے اس سے کم ہی تجھ پر عذاب ڈالا ہے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنے دوست کو سمجھایا۔ "ناقص العقل انسان مشیت الٰہی کے اسرار و حکم نہیں سمجھ سکتا کیونکہ انسان کو جو کچھ ملا ہے وہ انتہائی قلیل اور محدود ہے جب کہ مشیت الٰہی کے اسرار و حکم لامحدود ہیں، انسانی فہم اور ادراک سے بالاتر۔

"خدا میں سمجھ اور قوت ہے، اس کے پاس مصلحت اور دانائی ہے، اگر وہ ڈھا دیتا ہے تو پھر وہ بنتا نہیں، اگر وہ انسان کے دل و دماغ پر قفل لگا دیتا ہے تو پھر وہ کھلتا نہیں، جب وہ مینہ کو روک دیتا ہے تو پانی سوکھ جاتا ہے لیکن جب وہ بادو باراں کا لشکر بھیجتا ہے تو زمین کو الٹ دیتا ہے۔ اللہ میں جو قوت ہے اسی قوت نے طوفان بادو باراں کو طاقت اور تاثیر بخش دی ہے۔ "دوست! فریب کھانے والا اور فریب دینے والا دونوں اس کے ہیں، وہ ایمان دار مشیروں کو لٹوا کر اسیری میں لے جاتا ہے اور عدالت کرنے والوں کو بے وقوف بنا دیتا ہے، وہ شاہی اختیارات سلب کر لیتا ہے اور شاہی بندھنوں کو کھول ڈالتا ہے اور یہ اللہ ہی ہے جو بادشاہوں کی کمر پر پٹکا باندھتا ہے۔ وہی کاہنوں کو تباہ کر کے قید خانہ میں لے جاتا ہے اور بڑے بڑے زبردستوں کو پچھاڑ دیتا ہے۔ جنہیں اپنی قوت گویائی پر بھروسہ ہوتا ہے وہ اس وقت قوت گویائی سے اسے محروم کر دیتا ہے۔ وہ صاحب اختیار امراء پر حقارتوں کی بارش کر دیتا ہے اور زور آوروں سے ان کے اختیارات لے لئے جاتے ہیں۔ وہ نامعلوم اتھاہ اندھیروں سے راز کی باتیں آشکار کر دیتا ہے، وہ قوموں کو بہت زیادہ ترقی دے کر ہلاک کر دیتا ہے۔ یہ اللہ ہی ہے جو قوموں کو پہلے تو پھیلاتا ہے پھر انہیں سمیٹ لیتا ہے۔ بہت سی قوموں کے سرداروں سے ان کی عقلیں چھین لی جاتی ہیں۔ انہیں اندھیرے بیابان میں بھٹکنے کے لئے پہنچا دیا جاتا ہے۔ وہاں انہیں راستہ نہیں ملتا اور وہ روشنی کے بغیر تاریکی میں ٹٹولتے پھرتے ہیں اور پھر رفتہ رفتہ ان کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ وہ شرابیوں کی طرح نشے کے بغیر ہی لڑکھڑاتے ہوئے چلتے ہیں۔

"اے میرے دوستو! میری آنکھ نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور

Asim Jafri, Delhi

میرے کانوں نے یہ سنا اور میری عقل نے سمجھ بھی لیا ہے۔"

نعمانی نے یہ ساری باتیں سنیں اور حیرت سے کہا۔ "بہت خوب ایسا لگتا ہے کہ تو نے خدا کی پوشیدہ مصلحتوں کو جان لیا ہے اور تجھے عقل مندی کے ٹھیکیدار ہونے کا یقین ہے۔ تو کن انسانوں کی بات کر رہا ہے، انسان ہے ہی کیا کہ وہ پاک ہو، وہ جو عورت سے پیدا ہوا اس کا کیا اعتبار کہ صادق ہو، یہ تو فرشتوں پر بھی اعتبار نہیں کرتا بلکہ آسمان بھی اس کی نظر میں پاک نہیں ہے۔ عام انسانوں سے قطع نظر اس کی بات کر جو گھناؤنا اور بہت برا ہے۔ یہ آدمی تو بدی کو پانی کی طرح پی جاتا ہے۔ شریر آدمی اپنے شر کی وجہ سے ساری عمر درد سے کراہتا رہتا مگر اپنی شرارتیں نہیں چھوڑتا۔ اس کے مظالم کے ماہ و سال جو اسے دیئے گئے ہیں ان کے دل میں ڈراؤنے خدشات بن کر گونجتے رہتے ہیں، ان کے کانوں میں ضمیر کی ملامت داخلے کی راہ نہیں پاتی اور اور انہیں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ ان کی اقبال مندی پر غارت گر وقت اس طرح آن پڑے گا کہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں بچے گا۔ دولت مند اور مفلس ہو جائے گا اور ایسے ظالموں کی پیداوار زمین کی طرف بالکل رجوع نہ ہوگی اور اگر ایسے دانے زمین کی تہہ میں پہنچ بھی گئے تو وہ ہمیشہ اندھیروں میں رہیں گے۔ اگر پودے نمودار ہو جائیں گے تو شعلے اس کی شاخوں کو جلا دیں گے کیونکہ وہ خدا کی عنایات اور لطف و کرم سے محروم کر دیا گیا ہے۔"

دوستوں کی باتیں حضرت ایوب علیہ السلام کو مسلسل دکھ پہنچا رہی تھیں۔ ایک تو مال و دولت اور مویشیوں کی بربادی، اولاد کی ہلاکت، نوکروں چاکروں کا قتل عام یہ دکھ کچھ کم تھے کہ صحت بھی چھین لی گئی۔ ایک دل و دماغ ابھی محفوظ تھے تو انہیں بھی دوستوں کی باتوں نے چھلنی کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا۔ "دوستو! اگر تم پر یہ مصیبتیں ٹوٹتیں اور تم اس مہلک مرض میں مبتلا ہوتے تو میں اپنی زبان سے تم میں حوصلہ پیدا کرتا، تمہیں تقویت دیتا، اور میرے لبوں سے نکلنے والے الفاظ تمہاری غمگساری کرتے اور تسلی دیتے۔

"مجھے دیکھو میں نے اپنی کھال پر ٹاٹ کو سی لیا ہے اور اپنا سر خاک پر رکھ دیا ہے، میرا منہ روتے روتے سوج گیا ہے۔ میری پلکوں پر موت کا سایہ ہے، اگرچہ میرے ہاتھوں میں ظلم اور میری دعا بے ریا ہے۔ اب بھی دیکھو کہ میرا گواہ آسمان پر ہے اور میرا ضامن عالم بالا پر ہے۔ جب میرے دوست میری حقارت کرتے ہیں تو میری آنکھیں خدا کے حضور آنسو بہاتی ہیں۔ اس نے مجھے لوگوں کے لئے ضرب المثل بنا دیا ہے میں ایسا ہو گیا ہوں کہ لوگ میرے منہ پر تھوکیں۔"

تینوں دوست حضرت ایوب علیہ السلام کی کوئی بات کوئی دلیل ماننے کے لئے تیار نہ تھے کہ اچانک کسی طرف سے ایک نوجوان آیا اور ان کے درمیان بیٹھ گیا۔

وہ لوگ چپ ہو گئے۔

ایک نے پوچھا۔ "تو کون ہے اور یہاں کیوں آیا ہے۔؟"

نوجوان نے جواب دیا۔ "میں براکیل بوزی کا بیٹا الیہو ہوں، تم لوگوں کی عاقلانہ باتیں سن کر چلا آیا۔ میں ایوب کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔"

بلدد سوخی نے کہا۔ "اگر تو ایوب سے واقف ہے اور تو نے ہماری باتیں بھی سنی ہیں تو اب تو ہم بزرگوں کو باتیں کرنے دے اور خود خاموشی سے بیٹھا سنتا رہ۔"

اب بلدد سوخی نے حضرت ایوب علیہ السلام سے کہا۔ "تو آسمان کو اپنا گواہ بنا رہا ہے اور کہتا ہے کہ عالم بالا پر تیرا ضامن بیٹھا ہے، اتنی بڑی بڑی باتیں نہ کر، تیرے وجود اور عدم سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر تو نہ رہا تو کیا زمین اجڑ جائے گی یا چٹان اپنی جگہ سے ہٹ جائے گی مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ خدا عادل ہے وہ شریر کا چراغ گل کر دے گا اور شریر کی آگ کا شعلہ بے نور ہو جائے گا۔ اس بدبخت کے ڈیرے میں روشنی تاریکی میں بدل جائے گی۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا۔ "تو میرے مقابلے میں اپنی بڑائی کرتا ہے، میرے ننگ کا مذاق اڑاتا ہے اور نہیں جانتا کہ مجھے خدا نے پست کیا ہے۔ اس نے میرے بھائیوں کو مجھ سے دور کر دیا۔ میرے شناسا مجھ سے بیگانہ ہو گئے ہیں، میرے رشتے دار مجھے چھوڑ کر چلے گئے، میرے دوست مجھے بھول گئے۔ اب میں سب کی نظر میں ایک پردیسی ہوں، چھوٹے بچے بھی مجھے حقیر جانتے ہیں، جب میں کھڑا ہوتا ہوں تو مجھ پر آوازیں کستے ہیں، میرا سانس میری بیوی کے لئے مکروہ ہے۔ ان سب کے باوجود میں یہ جانتا ہوں کہ میرا مخلصی دینے والا زندہ ہے اور آخر کار وہ زمین پر کھڑا ہوگا۔ یہ کھال جو برباد ہو چکی ہے تو میں اس کے ہوتے ہوئے اپنے جسم کے ساتھ خدا کو دیکھوں گا اور جسے میں دیکھوں گا کوئی بیگانہ آنکھ اسے دیکھ نہیں سکے گی۔"

الی فرتیانی نے اس طرح نصیحت کی جیسے وہ خود تو بہت بڑا خدا پرست ہے اور حضرت ایوب علیہ السلام کو خدا پرست نہیں سمجھتا، کہنے

Asim Jafri, Delhi

لگا۔ "اے ایوب! اس سے ملا رہ تو سلامت رہے گا اور اس سے تیرا بھلا ہوگا، میں تجھ سے خوشامدانہ کہتا ہوں کہ شریعت کو اسی کی زبانی قبول کر اور اس کی باتوں کو اپنے دل میں رکھ لے۔ اگر تو قادر مطلق کی طرف پھر جائے گا تو بحال کیا جائے گا۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا۔ "عجیب بات ہے کہ میری کوئی بات تم تینوں کی سمجھ میں نہیں آتی۔ وہ جو دلوں کا حال جانتا ہے، اسے معلوم ہے کہ میں نے کونسا راستہ اختیار کر رکھا ہے۔ میرے پاؤں اس کے قدموں سے لگے ہوئے ہیں، میں بھٹی میں ڈالا گیا ہوں، جب وہ چاہے گا تو میں سونے کے مانند نکل آؤں گا۔

"میں نے اسی کا راستہ اختیار کر رکھا ہے اور کبھی برگشتہ نہیں ہوا اس نے جو حکم دیا میں نے اس کی تعمیل کی۔ ایک مضبوط خیال کی طرح وہ میرے دل میں موجود ہے اور اسے میں کسی حال میں دل سے نہیں نکال سکتا۔ وہ جو جی چاہے کرے، میں دم نہیں مار سکتا کیونکہ میں یہ جانتا ہوں کہ اس نے جو کچھ میرے لئے مقرر کر دیا ہے وہ ضرور پورا ہوگا۔ ساری باتیں اسی کے اختیار میں ہیں اسی لئے میں اس کو اپنے سامنے موجود محسوس کر کے گھبرا جاتا ہوں اور میری فکر و سوچ میں بھی اس کا ڈر سما جاتا ہے۔"

آخر بلدد سوخی نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔ "ایوب یہی میں بھی کہتا ہوں کہ کوئی انسان کس طرح خدا کے سامنے سچا ٹھہرے گا یا وہ جو عورت سے پیدا ہوا ہے، کیوں کر پاک ہو سکتا ہے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام کو اب بے حد دکھ تھا کہ ان کے دوست ان کی باتوں پر یقین نہیں کرتے، کہنے لگے۔ "دوستو! میں نے جو کچھ کہا اس پر اپنے دستخط کرنے کو تیار ہوں، اب قادر مطلق ہی جواب دے سکتا ہے کہ اس میں کتنا سچ ہے اور کتنا جھوٹ ہے۔ اے کاش، جو میری مخالفت کرتے ہیں، ان کی کوئی تحریر ہوتی تو میں اسے اپنے کندھے پر لئے پھرتا۔ اس تحریر کو اپنے عمامہ کی طرح باندھتا۔ لوگو! اگر زمین میرے خلاف دہائی دیتی ہو کہ یہ برا آدمی ہے جو مجھ پر چلتا ہے تو مجھے برا کہو کیونکہ زمین جانتی ہے کہ میں نے جو پھل کھائے اس کی قیمت ادا کی۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو خدایا گیہوں کے بدلے اونٹ کٹارے اور جو کے بدلے کڑوے دانے اگیں۔"

تینوں دوست خاموش ہو گئے کیونکہ انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ انہیں قائل کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ حضرت ایوب علیہ السلام خود انہیں قائل کرنا چاہتے تھے۔

اچانک نوجوان الیہو نے چاروں کو مخاطب کیا۔ "حضرات! میں جوان ہوں، اور تم سب عمر رسیدہ اسی لئے میں خاموش رہا اور اپنی رائے دینے کی جرأت نہ کر سکا۔ میں یہی سوچتا رہا کہ عمر رسیدہ لوگ بولتے رہیں اور ان سے میں حکمت سیکھتا رہوں لیکن صاحبان، ہر انسان میں روح ہے، یہ غلط ہے کہ بڑے آدمی ہی عقل مند ہوتے ہیں اور عمر رسیدہ لوگ ہی انصاف کو سمجھتے ہیں۔ میں جوان ہوں، خدا نے مجھے بھی عقل دی ہے اور میں بھی انصاف کو سمجھتا ہوں، چنانچہ میں بھی کچھ کہوں گا، میری سنو۔ میں بھی اپنی رائے دوں گا اس پر غور کرو۔

"یہ ممکن ہی نہیں کہ خدا بغیر مصلحت کوئی کام کرے۔ یہ سوچنا بھی گناہ ہے کہ قادر مطلق بے انصافی کرے گا۔ وہ انسان کو اس کے اعمال کے مطابق جزا دے گا۔ جو جس راہ پر چلے گا اسے اسی کے مطابق بدلہ ملے گا۔ بزرگو! خدا برائی نہیں کرے گا اور قادر مطلق سے بے انصافی نہیں ہوگی۔"

اس کے بعد یہ نوجوان حضرت ایوب علیہ السلام سے مخاطب ہوا۔

"ایوب! خبردار، تیرا قہر تجھ سے تکفیر نہ کروائے یعنی تو خدا کو برا کہنا نہ شروع کر دے۔ تیرے پاس فدیے کی فراوانی تجھے گمراہ نہ کر دے، تیرا رونا یا تیری قوت اور توانائی اس بات کی ضامن ہو سکتی ہیں کہ تو ان کی موجودگی میں دکھ سے بچا رہے گا۔ اس رات کی خواہش نہ کر جس میں قومیں اپنے مسکنوں سے اٹھالی جاتی ہیں۔"

اب اس نوجوان نے خدا کی عظمت اور جلال کا ذکر شروع کر دیا۔

"وہ جو گھٹا پر پانی کو لادتا ہے اور اپنے بجلی والے بادلوں کو دور تک پھیلاتا ہے۔ اسی کی ہدایت سے وہ ادھر ادھر دوڑے پھرتے ہیں تا کہ انہیں جو حکم دیا جائے اسی کو وہ دنیا کے آباد حصے پر انجام دیں۔ اگر تنبیہ کا حکم دیا گیا تو وہ بربادی لاتے ہیں ورنہ زمینوں کو سیراب کرتے ہیں۔ یہ اس کی رحمت ہوتی ہے جسے وہ اپنی مخلوق کے لئے بھیجتا ہے۔

"اے ایوب! تو میری باتیں غور سے سنتا رہ۔ چپ چاپ رہ اور خدا کے حیرت انگیز کاموں پر غور کرتا رہ۔ ہم قادر مطلق کو نہیں پا سکتے، وہ قدرت اور عدل میں شاندار ہے۔ وہ انصاف کی فراوانی میں ظلم نہیں کرے گا، وہ داناؤں کی پرواہ نہیں کرتا اسی لئے دانا اس سے ڈرتے ہیں۔"

تینوں دوست حضرت ایوب علیہ السلام کو چھوڑ کر چلے گئے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی کئی بیویاں تھیں۔ ان میں سے ایک کا نام رحیمہ تھا یہ وہی بیوی تھیں جنہوں نے کہا تھا کہ وہ کس خدا کی بات کرتے ہیں اس خدا کی جس نے انہیں برباد کر دیا، اولادیں چھین لیں، نوکر چاکر ہلاک ہوئے، جانور دوسروں کے قبضے میں چلے گئے اب بھی وقت ہے کہ

Asim Jafri, Delhi

وہ خدا کا پیچھا چھوڑ دیں۔ اور حضرت ایوب علیہ السلام نے بیوی کو منع کیا تھا کہ وہ کفر کی باتیں نہ کرے اور یہ بھی قسم کھائی تھی کہ ٹھیک ہونے پر انہیں سو لکڑیاں ماریں گے۔

جب سب نے ساتھ چھوڑ دیا تو کچھ دنوں کے لئے بیوی نے بھی کنارہ کشی اختیار کر لی تھی مگر پھر نیک شوہر کی محبت رحیمہ کو واپس لے آئی۔

حضرت ایوب علیہ السلام کے پھوڑوں سے ہر وقت پانی رستا رہتا تھا اور بدبو کا یہ عالم تھا کہ پڑوسی ان سے عاجز آ گئے تھے۔ آخر یہ پڑوسی ان کے پاس آئے اور کہا۔ "اے ایوب تمہارے زخموں کی بدبو نے ہم سب کو پریشان کر رکھا ہے۔ ہمیں ڈر لگتا ہے کہ خدانخواستہ تمہاری بیماری ہم سب کو نہ لگ جائے اس لئے اب تم یہاں سے کہیں اور چلے جاؤ۔"

ان سب نے حضرت ایوب علیہ السلام کو اپنے قریئے سے نکال دیا۔

بیوی نے حضرت ایوب علیہ السلام کو ٹاٹ میں لپیٹا اور دوسرے گاؤں میں چلی گئیں۔

پھر اس گاؤں کے لوگوں نے بھی انہیں نکال دیا اور یہ تیسرے گاؤں میں چند دن رہے پھر وہاں سے بھی نکالے گئے۔ اس کے بعد یہ طے پایا کہ اب کسی آبادی میں رہنا فضول ہے۔ بیوی سے کہا۔ "تم مجھے آبادی سے دور کسی درخت کے سائے تلے لے جاؤ۔"

گاؤں کے دو نوجوان ابھی تک حضرت ایوب علیہ السلام کا ساتھ دے رہے تھے مگر میدان میں ایک درخت کے نیچے چھوڑ کے دونوں نوجوان بھی غائب ہو گئے۔ اب ان دونوں کا کوئی پرسان حال نہ تھا۔ زندہ رہنے کے لئے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑتا ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام اس لائق نہ تھے کہ کچھ کرتے۔ بیوی نے ہمت کی اور اہل ثروت گھرانوں میں محنت مشقت شروع کر دی۔ اس کے صلے میں انہیں جو کچھ ملتا اس سے شوہر کا پیٹ بھرتیں اور خود کھاتیں مدتوں یہ سلسلہ جاری رہا۔

شیطان حیران تھا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو دکھ جھیلتے سات سال گزر گئے مگر ان کے ایمان میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اللہ نے حضرت ایوب علیہ السلام کا سب کچھ شیطان کے اختیار میں دے دیا تھا مگر جان اپنے اختیار میں رکھی تھی۔ وہ اللہ سے یہی کہتا رہا کہ وہ حضرت ایوب علیہ السلام کو بہت جلد ورغلا لے گا لیکن اسے اللہ کی طرف سے یہی جواب ملتا۔ "ایوب میرا صابر و شاکر بندہ ہے وہ تیرے قابو میں نہیں آئے گا۔"

سات سال بہت ہوتے ہیں۔ شیطان اب بھی ہمت نہیں ہارا تھا اسے امید تھی کہ اللہ کے جس نیک بندے پر سات سال میں اس کا بس نہیں چلا وہ کسی بھی لمحے پھسل سکتا ہے۔ آخر ایک دن اس نے حضرت ایوب علیہ السلام پر دو اطراف سے حملہ کیا۔

ایک روز صبح سے شام تک تگ و دو کرنے کے بعد رحیمہ کو کوئی کام ملا۔ انہیں یہ فکر کھائے جا رہی تھی کہ رات کو حضرت ایوب علیہ السلام کو کھانا نہیں ملے گا تو ان کا برا حال ہو جائے گا۔ وہ یہ سوچ رہی تھیں اور ان گھرانوں کا جائزہ لے رہی تھیں جہاں سے انہیں کھانا مل سکتا تھا لیکن یہ سارے گھر ایسے تھے جو خدا کے منکر تھے۔

بدرجہ مجبوری ایک منکر خدا مالدار عورت کے پاس تشریف لے گئیں۔

وہ عورت رحیمہ سے واقف تھی کیونکہ حضرت ایوب علیہ السلام کا دور دور تک بڑا چرچا رہ چکا تھا۔ اب جو انہیں اس حال میں دیکھا تو وہ طنزاً لوگوں سے کہا کرتی تھی کہ اگر حضرت ایوب علیہ السلام کا خدا سچا تھا تو اس نے اپنے صابر و شاکر بندے کا یہ کیا حال کیوں کر دیا۔"

رحیمہ اسی سے سوال کرنے پہنچ گئیں۔ پہلے تو اپنا تعارف کروایا اس کے بعد کہا۔ "میں ہر روز مشقت کر کے شام کو اپنے شوہر کے لئے کھانا لے جاتی تھی مگر آج محروم ہوں۔ براہ کرم اگر آج کا انتظام تیری طرف سے ہو جائے تو میں کل صبح تیرے گھر میں آ کے کام کر جاؤں گی۔"

عورت نے جواب دیا۔ "بی بی! اصل بات تو یہ ہے کہ مجھے اپنے گھر کا کام تو کروانا ہی نہیں ہے۔ ایک دوسری عورت آ کے کر جاتی ہے اس لئے مجبوری ہے۔"

رحیمہ بہت آبدیدہ ہو گئیں اور اٹھتے ہوئے کہا۔ "بی بی! میں بہت غرض مند تھی۔ اگر تو معذرت کر رہی ہے تو ٹھیک ہے، میں کوئی اور در دیکھتی ہوں۔"

عورت نے جواب دیا۔ "کوئی اور در دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں، میرے پاس ایک تجویز ہے۔ اگر تو مان گئی تو تجھے ابھی کھانا مل جائے گا۔" مال دار عورت نے حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی سے کہا۔ "مجھے تمہارے بال بہت پسند ہیں۔ اگر تم انہیں کاٹ کے مجھے دے دو تو تمہارے لئے کھانا حاضر ہے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی نے منت سماجت کی۔ "اس شرط کو دل سے نکال دے۔ ایوب کو میرے بال بہت پسند ہیں، اسے بہت تکلیف پہنچے گی۔"

مال دار عورت نے بے رخی اختیار کی اور منہ پھیرتے ہوئے کہا۔ "تو

Asim Jafri, Delhi

پھر مجبوری سے تم جا سکتی ہو۔"

رحیمہ کچھ دیر سوچتی رہیں، اس کے بعد اپنے بال پیش کر دیے۔

"ٹھیک ہے، میرے بال لے لے اور ان کے بدلے مجھے کھانا دیدے۔"

ادھر یہ معاملہ طے پایا، دوسری طرف شیطان نے ایک عمر رسیدہ بزرگ کی شکل اختیار کی اور حضرت ایوب علیہ السلام کو بری خبر سنائی، "ایوب علیہ السلام کچھ خبر ہے کہ آج تیری بیوی کے ساتھ کیا سانحہ پیش آیا؟"

حضرت ایوب علیہ السلام نے لاعلمی ظاہر کی۔ "سات سال سے زیادہ کا عرصہ گزرا کہ میں اس مہلک بیماری میں مبتلا ہوں۔ چلنا پھرنا تو دور رہا، اٹھنا بیٹھنا بھی محال ہے۔ مجھے کچھ پتہ نہیں کہ باہر کیا ہو رہا ہے۔"

شیطان نے کہا۔ "ابھی کچھ دیر بعد تمہاری بیوی آنے والی ہے۔ اس نے ایک گھر میں چوری کی اور گھر کی مالکہ نے چوری پکڑ لی۔ اس نے سر کے بال کاٹ کر تمہاری بیوی کو چھوڑ دیا۔ وہ آ رہی ہے، تم خود دیکھ لینا۔"

ادھر سے فارغ ہونے کے بعد شیطان نے راستے میں رحیمہ سے ملاقات کی۔ ان کے کٹے ہوئے بال دیکھ کر پوچھا۔ "یہ کیا ہوا؟"

رحیمہ نے جواب دیا۔ "بڑے میاں! اگر تم یہیں کہیں کے رہنے والے ہو تو تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میں ایوب علیہ السلام کی بیوی ہوں۔ سات سال پہلے میرے شوہر سے زیادہ کوئی مال دار نہیں تھا۔ ہزاروں جانور تھے، اولاد تھی، زیر کاشت زمینیں تھیں۔ شوہر صحت مند اور شریف تھا پھر پتہ نہیں خدا ہم سے کیوں روٹھ گیا۔ مویشی مر گئے یا انہیں لٹیرے لوٹ کر لے گئے۔ نوکر چاکر قتل ہوئے، اولاد پر گھر کی چھت گر گئی اور وہ سب مر گئے۔ ایوب علیہ السلام کی صحت بھی جاتی رہی اور اب وہ آبلوں کے مرض میں مبتلا ہے۔ ان سے بدبودار پانی خارج ہوتا رہتا ہے، عزیزوں اور رشتے داروں نے ملنا جلنا چھوڑ دیا، پڑوسیوں نے شور کیا اور آبادی سے نکال دیا پھر جس جگہ ہم دونوں رہے وہاں سے بھی نکالے گئے اب تیسری جگہ چلے گئے اور وہاں سے بھی نکال دیئے گئے، بدرجہ مجبوری ہم دونوں نے آبادی سے باہر ایک درخت کے نیچے سکونت اختیار کی ہے۔ اب ہم دونوں وہیں رہتے ہیں، میں دن بھر محنت مشقت کرتی ہوں اور شام کو محنت کے صلے میں جو کھانا ملتا ہے اس سے ہم دونوں پیٹ بھرتے ہیں۔"

شیطان نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن تمہارا شوہر تو کامل اور راست باز تھا، دوسروں کے کام آتا تھا اور خدا کے نام پر قربانیاں دیا کرتا تھا اور شاید اسی لئے خدا نے تمہارے شوہر کو اولاد، مال و دولت، مویشی، زمینیں اور نوکر چاکر دے رکھے تھے پھر اس سے کونسا گناہ سرزد ہوا کہ اس سے سب کچھ چھین لیا گیا۔"

بیوی نے کہا۔ "میرا شوہر تو اس حال میں بھی اللہ کا سب سے زیادہ شاکر و صابر بندہ ہے، میں نے ایک بار اس سے کہا تھا کہ جس خدا نے تمہارے صبر و شکر کا خیال نہیں کیا تم بھی اسے چھوڑ دو تو وہ ناراض ہو گیا اور قسم کھائی کہ صحت یاب ہونے کے بعد مجھے سو لکڑیاں مارے گا۔"

شیطان سے رحیمہ کا رونا جیسے دیکھا نہ گیا، کہنے لگا۔ "دنیا جانتی ہے کہ ہر مرض کا علاج خدا نے پیدا کیا ہے مگر انسان کو ابھی تک اتنا علم نہیں ملا کہ وہ اپنے ہر مرض کا علاج کر لے۔ اگر تم پسند کرو تو میں ایک ایسا نسخہ بتاؤں کہ تمہارا شوہر ایوب فوراً صحت یاب ہو جائے۔"

رحیمہ نے مایوسی سے کہا۔ "ابھی تک تو کوئی ایسا نسخہ ملا نہیں جسے استعمال کرتی اور ایوب علیہ السلام کو صحت مل جاتی۔ اگر تمہارے پاس ایسا کوئی نسخہ ہے تو ضرور بتاؤ۔"

شیطان نے کہا۔ "تمہارا شوہر انکار کرے گا مگر تم کوشش کر کے اپنے شوہر کو میری بتائی ہوئی دوا کھلا پلا دو تو وہ بہت جلد صحت یاب ہو جائیگا۔"

رحیمہ نے کہا۔ "تم مجھے نسخہ تو بتاؤ۔ صورت شکل سے تم بہت نیک، پارسا اور تجربہ کار معلوم ہوتے ہو۔ ضرور وہ نسخہ کارآمد ہوگا اور میں اسے ضرور آزماؤں گی۔"

شیطان نے رحیمہ کو راضی دیکھا تو اسے یقین ہو گیا کہ اپنا کام بن گیا اور اس بار حضرت ایوب علیہ السلام اس کے جنگل میں ضرور پھنسیں گے۔

رحیمہ نے شیطان کو خاموش دیکھا تو شبہ گزرا کہ کہیں بوڑھے کی نیت تو نہیں بدل گئی کہ نسخہ بتائے بغیر ہی چلا جائے۔

انہوں نے بے اختیار کہا۔ "تم مجھے وہ نسخہ دیدو تا کہ میں اسے اپنے شوہر پر آزماؤں۔"

شیطان نے کہا۔ "ان بدبودار آبلوں کا علاج سور کا گوشت اور شراب ہے۔ پہلے ایوب کو سور کا گوشت کھلاؤ، اس کے بعد شراب پلاؤ۔ سات دن یہ عمل جاری رکھو، وہ ان دونوں کے استعمال اور اثرات سے بالکل صحت یاب ہو جائے گا۔"

رحیمہ خوش خوش اپنے ٹھکانے پر پہنچیں، حضرت ایوب علیہ السلام کی پہلی نظر بالوں پر گئی، پوچھا۔ "یہ بالوں کو کیا ہوا؟"

رحیمہ نے شوہر کو کھانا کھلانا چاہا تو حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا۔ "پہلے یہ بتاؤ تمہارے بال کیا ہوئے۔؟"

مجبور ہو کر رحیمہ نے ساری بات سچ سچ بتا دی، رحیمہ کا دل لرز رہا تھا

Asim Jafri, Delhi

اور ہونٹ کپکپا رہے تھے، سب کچھ سچ سچ بتا کے وہ شوہر کو رحم طلب نظروں سے دیکھنے لگیں۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے رحیمہ سے کہا۔ "تم جھوٹ بول رہی ہو۔ تم نے کسی کے گھر میں چوری کی تھی اور اس چوری کے جرم میں تمہارے بال کاٹ دیئے گئے۔"

رحیمہ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو نہایت حسرت بھری نظروں سے دیکھا۔ "میں تمہاری بیوی ہوں پھر کیا میں چوری کر سکتی ہوں۔ اللہ گواہ ہے کہ میں جھوٹ نہیں بول رہی ہوں، ایوب! تم تو اللہ کے بہت نیک بندے ہو۔ اپنے اللہ سے معلوم کرو کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں یا سچی ہوں۔"

حضرت ایوب علیہ السلام پھوٹ پھوٹ کر رو دیئے۔ اس سے پہلے وہ کبھی اتنا نہیں روئے تھے، کہنے لگے۔ "مجھے یہ بری خبر ایک بزرگ نے سنائی تھی جو اپنی صورت شکل اور وضع قطع سے بہت پارسا لگتا تھا۔"

رحیمہ کو اسی وقت ان کی بیماری کا نسخہ یاد آ گیا، بولیں۔ "تم کھانا کھاؤ مجھے تمہاری بیماری کا ایک تیر بہدف نسخہ مل گیا ہے، اسے سات دن استعمال کرو گے تو صحت یاب ہو جاؤ گے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے نسخہ پوچھا تو بیوی نے کہا "وہ ایسا نسخہ ہے کہ تم انکار کرو گے لیکن میرے خیال میں تم کو انکار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ تم اس نسخے کے دونوں اجزا علاج کے لئے استعمال کرو گے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا۔ "مجھے نسخے کے دونوں اجزا بتا تو سہی۔"

رحیمہ نے رک رک کر کہا۔ "ایک ہفتے مسلسل سور کا گوشت کھائیں اور پھر شراب پی لیں۔ یہ مرض ان دونوں کے استعمال سے دور ہو جائے گا۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا۔ "رحیمہ۔ ایہ آج تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ میں صحت یابی کے لئے سور کا گوشت کھاؤں اور شراب پیوں! یہ کس طرح ممکن ہے۔ پہلے تو تمہارے کٹے ہوئے بالوں نے مجھے دکھ پہنچایا تھا اور اس خبر سے صدمہ پہنچا تھا کہ یہ بال چوری کرنے کے جرم میں کاٹے گئے ہیں۔ اب تم سور کا گوشت کھلانے اور شراب پلانے پر مصر ہو۔ یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔؟ میں نے قسم کھائی تھی کہ جب میں صحت یاب ہو جاؤں گا تو تم کو سزا کے طور پر سو لکڑیاں ماروں گا۔ آج میں اپنی اس قسم کی تجدید کرتا ہوں کہ صحت یاب ہو جانے کے بعد تم کو سو لکڑیاں ضرور ماروں گا۔"

رحیمہ نے کہا۔ "جس بزرگ نے مجھے تمہاری بیماری کا یہ نسخہ بتایا ہے وہ اپنی وضع قطع اور صورت شکل سے انتہائی پارسا معلوم ہوتا تھا۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے اس بزرگ کا حلیہ پوچھا تو یہ حلیہ اسی بزرگ کا نکلا۔ جس نے حضرت ایوب علیہ السلام کو یہ خبر دی تھی کہ ان کی بیوی نے چوری کی اور اس جرم میں ان کے بال کاٹ دیئے گئے۔ انہوں نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔ "حیف صد حیف کہ ابھی تک شیطان نے ہمارا پیچھا نہیں چھوڑا۔ وہ ہم دونوں کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے شیطان لعین کے مقابلے میں پناہ کا طلب گار ہوں۔ میں نے بہت مشکل حالات میں اپنے ایمان کو بچائے رکھا ہے مگر شیطان بدستور میرا پیچھا کر رہا ہے۔ جب تک تیری مدد شامل حال نہ ہوگی میں کس طرح محفوظ رہوں گا۔"

شیطان کا یہ وار بھی خالی گیا مگر وہ ہمت نہ ہارا اور اللہ سے یہی کہتا رہا۔ "تیرے بندے ایوب کو گمراہ کر کے رہوں گا۔ وہ ایک نہ ایک دن اپنے کسی عمل سے یا اپنی زبان سے تیری تکفیر ضرور کرے گا۔"

اللہ کی طرف سے شیطان کو بہ تقدر اجازت دی گئی۔ "تجھے اختیار ہے، وہی اختیار جو تجھے سات سال پہلے دیا گیا تھا مگر ایوب کی جان پر تجھے کوئی اختیار نہیں دیا گیا۔ اپنی کوششیں کرتا رہ۔"

آبلوں سے پانی رستا رہا پھر ان آبلوں میں کیڑے بھی پڑ گئے اور ان کی اذیتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا۔ یہ کیڑے ان کو کاٹتے رہے جس سے ان کی نیند بھی جاتی رہی، کہا جاتا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام یہ دکھ اٹھارہ سال تک جھیلتے رہے۔

ان کے پاس کوئی اور دل بہلانے کا مشغلہ تو تھا نہیں۔ یہ اپنے زخموں کے کیڑے دیکھتے رہتے تھے۔ انہیں یہ احساس ہوا کہ ان کیڑوں کی غذا ان کے زخموں میں ہے۔

اس رحم دل انسان کو کچھ سکون ملا کہ ان کے وجود سے کچھ جاندار فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ان کے زخموں کے گوشت پر زندہ ہیں۔ اس صبر و شکر کی سوچ کے دوران حضرت ایوب علیہ السلام نے دیکھا کہ زخم کا ایک کیڑا اچھل کے زمین پر گر گیا ہے، انہیں بہت دکھ پہنچا۔ اسے اٹھا کے دوبارہ زخم پر رکھ لیا اور کہا۔ "جب تیری غذا یہاں موجود ہے تو اسے چھوڑ کے تو کہیں اور کیوں جاتا ہے۔ جب تک یہ زخم ہے، یہیں رہ اور اپنی خوراک حاصل کرتا رہ۔"

اب اس کیڑے نے زیادہ شدت سے کاٹنا شروع کر دیا۔ جس سے اتنی تکلیف بڑھ گئی کہ ان کیلئے تقریباً ناقابل برداشت ہوئی۔ یہ بے چین تلملاتے رہے اور اللہ سے اپنا حال بیان کیا۔ "اے اللہ! مجھے بے حد

Asim Jafri, Delhi

تکلیف پہنچ رہی ہے، مجھ پر رحم فرما کہ تو سب سے بڑا رحم کرنے والا اور مہربان ہے۔"

کچھ دیر بعد حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھا۔ "ایوب! آج تم بہت زیادہ پریشان نظر آرہے ہو، کیا بات ہے۔۔؟"

حضرت ایوب علیہ السلام نے جواب دیا۔ "اس وقت میں بہت تکلیف میں ہوں، ایک کیڑا اتنی شدت سے کاٹ رہا ہے کہ درد میرے لئے ناقابل برداشت ہو گیا ہے۔"

اس شخص نے کہا۔ "ایوب! میں روح الامین یعنی جبرائیل علیہ السلام ہی فرشتہ ہوں، خدا نے مجھ کو تمہارے پاس یہ بتانے کے لئے بھیجا ہے کہ یہ تکلیف جو تمہارے لئے ناقابل برداشت ہو رہی ہے، وہ اس کی طرف سے نہیں ہے۔ اس نے تو اس تکلیف پہنچانے والے کیڑے کو تمہارے زخم سے نکال دیا تھا مگر تم نے اپنی رحم دلی اور خدا ترسی کی وجہ سے اس کیڑے کو اٹھا کر دوبارہ اپنے زخم پر رکھ لیا اور اب وہ کیڑا تمہیں کاٹ رہا ہے، بہت تکلیف پہنچا رہا ہے۔ یہ تو تمہارا اپنا پیدا کردہ درد ہے۔ اسی لئے ناقابل برداشت ہے۔ جو تم نے کیا، اس کا دکھ پہنچا، اللہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔"

حضرت جبرائیل یہ کہہ کر غائب ہو گئے اور حضرت ایوب علیہ السلام کیڑے کے کاٹنے کی اذیتوں میں مبتلا رہے۔

اسی دوران تاجروں کا ایک بڑا قافلہ حضرت ایوب علیہ السلام کے درخت کے قریب ہی خیمہ زن ہوا۔ تاجروں کے سردار نے ایک بیمار کو درخت کے نیچے تنہا پڑے دیکھا تو اسے ان کے حال کی جستجو ہوئی مگر یہاں آس پاس کوئی بھی ایسا شخص نہ تھا، جس سے اس بیمار کے سلسلے میں معلوم کیا جاتا۔

اتفاق کی بات کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی بستی کے کچھ لوگ یہ معلوم کرنے آئے کہ ان کا کیا حال ہے۔

یہ لوگ دور سے حضرت ایوب علیہ السلام کو دیکھ رہے تھے۔

تاجروں کے سردار قافلہ نے ان لوگوں سے پوچھا۔ "تم لوگ کون ہو اور یہاں اس شخص کو کیوں دیکھ رہے ہو۔؟"

لوگوں نے جواب دیا۔ "ہم اپنی بستی کے اس بیمار کو کبھی کبھی دور سے دیکھ جاتے ہیں کیونکہ اس کے جسم سے اتنی بدبو آتی ہے کہ وہ ہمارے لئے ناقابل برداشت ہوتی ہے۔"

سردار قافلہ نے پوچھا۔ "مگر یہ شخص ہے کون، جس کی عیادت کے لئے تم لوگ آتے تو ہو مگر اس کے پاس نہیں جاتے۔؟"

بستی کے ایک آدمی نے کہا۔ "تم تاجر لوگ اکثر ان راستوں سے گزرتے رہتے ہو تو اس بیمار سے ضرور واقف ہو گے۔ یہ اس علاقے کا سب سے زیادہ متمول شخص تھا، اس کا نام ایوب ہے۔ اٹھارہ سال پہلے اس کے پاس ہزاروں مویشی تھے اور سینکڑوں نوکر چاکر، زمینیں بھی بہت تھیں۔ اس کے سات بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں پھر ایوب پر معلوم نہیں کیوں عذاب نازل ہوا۔ زمینوں پر آگ برسی۔ اس سے فصلیں بھی تباہ ہو گئیں۔ نوکر اور مویشی بھی ہلاک ہو گئے۔ جو ہزاروں مویشی کہیں اور تھے، انہیں لٹیرے لوٹ کر لے گئے اور ان پر تعینات نوکر چاکر قتل کر دیئے گئے۔ بیٹوں اور بیٹیوں پر مکان کی چھت گر گئی اور ایوب کو اس خطرناک بیماری نے کہیں کا نہ رکھا۔ اس کے جسم پر آبلے پڑ گئے اور آبلوں سے رسنے والا پانی اتنا بدبودار ہے کہ اسے آبادی سے نکال دیا گیا۔ اب یہ سالوں سے اس درخت کے نیچے پڑا عذاب جھیل رہا ہے۔"

تاجروں کا یہ سردار حضرت ایوب علیہ السلام سے واقف تھا۔ اس نے کہا۔ "نہیں ایوب تو اللہ کا کامل، راست باز اور نیک بندہ تھا پھر اس پر اتنی بہت ساری مصیبتیں کیوں نازل ہو گئیں۔؟"

لوگوں نے کہا۔ "اگر ہمت ہے اور بدبو کی اذیت برداشت کر سکو تو ایوب کے پاس جاؤ اور یہ سوالات اس سے کرو، دیکھو وہ کیا جواب دیتا ہے۔"

تاجروں کے سردار نے کہا۔ "میں ایوب سے ضرور ملوں گا اور اس سے پوچھوں گا کہ اس نے ایسا کونسا گناہ کیا تھا جس کا یہ بھیانک عذاب جھیل رہا ہے۔"

لوگ مشورہ دے کر چلے گئے تو تاجروں کا یہ سردار منہ پر کپڑا رکھ کے حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس پہنچا، سامنے کھڑا ہوا اور پوچھا۔

"ایوب! تمہارا کیا حال ہے۔؟"

ایک اجنبی سے اپنا نام سن کے حضرت ایوب علیہ السلام کو خوشی ہوئی کہ کوئی ان کا جاننے والا نام لے کر مزاج پرسی تو کر رہا ہے۔ انہوں نے پوچھا "تم مجھے کس طرح جانتے ہو۔؟ کیا تم کسی کے بھیجے ہوئے یہاں آئے ہو جو مجھ سے میری خیریت پوچھ کے اس کو پہنچاؤ گے۔؟"

تاجروں کے سردار نے کہا۔ "ایوب! تمہیں کون نہیں جانتا تم اس علاقے کے سب سے زیادہ مال دار اور خوش حال انسان تھے، آج میں تمہیں اس حال میں دیکھ رہا ہوں تو مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ میں حیران

Asim Jafri, Delhi

ہوں کہ تم پر یہ عذاب کیوں نازل ہوا۔؟"

حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا۔ "یہ اللہ کا عذاب نہیں ہے، یہ اذیت اور دکھ مجھے شیطان نے دیا ہے۔"

تاجروں کے سردار نے کہا۔ "ایوب! اگر تم اللہ کے نیک بندے تھے تو تم پر یہ مصیبتیں کیوں نازل ہوئیں۔ تم اقرار کرو یا نہ کرو لیکن تم یقیناً خدا کے گناہگار بندے رہے ہو گے۔ یہ جو تم اپنے گناہوں کا اقرار نہیں کرتے اور اب بھی خود کو نیک اور راست باز سمجھ رہے ہو تو یہ بھی ایک قسم کا گناہ ہے۔ اللہ سے توبہ استغفار کرو، وہ تمہیں معاف کر دے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام زار و قطار رونے لگے اور تاجروں کے سردار سے کہا۔ "تم سچ کہتے ہو مگر مجھ کو نہیں معلوم کہ میں نے کونسا گناہ کیا ہے۔"

تاجروں کا سردار تو چلا گیا اور حضرت ایوب علیہ السلام دیر تک روتے رہے۔

اسی عالم میں انہیں ایک آواز سنائی دی۔ "ایوب! مت اندیشہ کرو۔ جس مصیبت اور بلا میں تم گرفتار ہو اس سے مت گھبراؤ، تمہیں نہیں معلوم کہ ان مصیبتوں میں تمہارے لئے اللہ کی کتنی رحمت مضمر ہے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام پہلے سے زیادہ ہی خوف زدہ ہو گئے۔ یہ سمجھے کہ یہ آواز حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ہے اور شاید کوئی بہت بڑا عذاب مزید نازل ہونے والا ہے۔ انہوں نے گھبرا کے آواز دی۔ "اے جبرائیل! تم کہاں ہو؟"

دوسری طرف سے جواب ملا۔ "میں روح الامین نہیں، میں وہ ہوں جس نے تمہیں اذیتیں پہنچائیں۔ اب میں تمہیں یہ خوش خبری سنانے آیا ہوں کہ اللہ نے تم پر رحم کیا۔ اٹھو اور تم سے جو کہا جائے، وہ کرو۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا۔ "میں کیوں کر اٹھوں، مجھ سے تو بیٹھا بھی نہیں جاتا۔"

اسی وقت روح الامین آئے اور حضرت ایوب علیہ السلام سے کہا۔ "اللہ نے حکم دیا ہے کہ آپ اس جگہ زمین پر پاؤں ماریں جہاں اس وقت لیٹے ہوئے ہیں۔ یہاں سے پانی نکلے گا۔ چشمہ اُبلے گا۔ آپ اس پانی سے نہائیں اور اسی پانی کو پئیں۔ اللہ نے چاہا تو آرام پائیں گے اور صحت یاب ہو جائیں گے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے بمشکل زمین پر پاؤں مارا تو وہاں سے ایک چشمہ جاری ہو گیا وہ اس میں نہائے اور اس کا پانی پیا۔

حضرت ایوب علیہ السلام اپنے جسم میں حیرت انگیز تبدیلیاں محسوس کرتے رہے۔ زخموں کے کیڑے غائب ہو چکے تھے اور زخم اس طرح مندمل ہوئے جس طرح دھوپ میں پانی کا پیالہ سوکھتا چلا جاتا ہے۔ جسم میں توانائی بھی پیدا ہوتی چلی گئی۔ کھال میں تازہ پن پیدا ہوتا چلا گیا۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ کبھی بیمار ہی نہیں ہوئے۔

پانی میں اپنا عکس دیکھا تو وہ بہت حیران ہوئے۔ ان کی شکل بالکل بدل گئی تھی۔ اب وہ ایک حسین انسان ہو گئے تھے۔

اس وقت ان کی بیوی رحیمہ موجود نہیں تھیں، وہ محنت و مشقت کرنے کہیں باہر نکل گئی تھیں۔

حضرت ایوب علیہ السلام لزر گاہ میں بیٹھ گئے اور اپنی بیوی کا انتظار کرنے لگے۔ شام سے کچھ پہلے بیوی کو آتے دیکھا، حضرت جبرائیل نے حضرت ایوب علیہ السلام کے جسم پر ایک جوڑا ڈال دیا تھا۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی ان کے پاس سے گزریں مگر پہچان نہ سکیں۔

درخت کے نیچے جا کر حضرت ایوب علیہ السلام کو نہ دیکھا تو بہت پریشان ہوئیں۔ زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ کہنے لگیں۔ "جو جسم اٹھارہ سال سے گل سڑ رہا تھا اس میں کسی درندے کیلئے کچھ بھی باقی نہ بچا تھا پھر کیسا منحوس بھوکا درندہ ہوگا جو بیمار ایوب کو کھا گیا۔ اے ایوب! میں تمہیں کہاں تلاش کروں۔ اگر مجھے تمہارے اس انجام کی خبر ہوتی تو میں تمہیں چھوڑ کر نہ جاتی۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے قریب جا کر پوچھا۔ "اے عورت! تو کسے تلاش کر رہی ہے، کیا تیری کوئی چیز گم ہو گئی ہے۔؟"

رحیمہ نے جواب دیا۔ "یہاں اس درخت کے نیچے ایک بیمار رہتا تھا وہ میرا شوہر تھا۔ میں اسے تلاش کر رہی ہوں، اگر تمہیں اس کا کچھ حال معلوم ہو تو بتاؤ۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے پوچھا۔ "اس مریض کا نام کیا تھا؟ اس کا حلیہ بتا سکو تو بتا دو۔"

رحیمہ نے انہیں غور سے دیکھا تو حیرت ہوئی کہ یہ شکل اٹھارہ سال پہلے والے ایوب جیسی تھی بلکہ اس سے بھی اچھی اور خوب صورت۔

رحیمہ نے جواب دیا۔ "شکل تو بالکل تمہارے جیسی تھی مگر تم کچھ زیادہ خوب صورت ہو۔ اس کا نام ایوب تھا، وہ اللہ کا نہایت صابر و شاکر بندہ تھا۔ اس کے گوشت و پوست میں کیڑے پڑ گئے تھے۔ وہ شخص خود سے کروٹ بھی نہیں بدل سکتا تھا۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا۔ "رحیمہ! مجھے غور سے دیکھو، میرا

Asim Jafri, Delhi

نام بھی ایوب ہے۔"

رحیمہ نے انہیں غور سے دیکھا اور کہا۔ "اٹھارہ سال پہلے میرے شوہر ایوب بھی ایسے ہی ہوتے تھے مگر تم زیادہ خوب صورت ہو، تم میرے شوہر نہیں ہو سکتے، وہ بیمار تھے تم صحت مند ہو۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے چشمے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ "جب تم اپنے بیمار شوہر کو یہاں چھوڑ کر گئی تھیں تو کیا اس وقت یہ چشمہ یہاں موجود تھا۔؟"

رحیمہ نے جواب دیا۔ "چشمہ تو یہاں نہیں تھا، یہ کہاں سے آ گیا۔؟"

حضرت ایوب علیہ السلام نے پورا واقعہ سنایا اور کہا۔ "میں اس میں نہایا، اس کا پانی پیا اور صحت یاب ہو گیا پھر میرے جسم پر ایک چادر ڈال دی گئی۔"

رحیمہ نے اللہ کا شکر ادا کیا، ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

شیطان اپنی اٹھارہ سالہ کوششوں میں ناکامی کے بعد چاہتا تھا کہ اسے اور موقع دیا جائے مگر اب اللہ تعالیٰ کو حضرت ایوب علیہ السلام کو مزید آزمائش میں ڈالنا منظور نہیں تھا۔ ایک بگولا نمودار ہوا اور اس میں سے آواز سنائی دی۔ "یہ کون ہے جو نادانی کی باتوں سے مصلحت پر پردہ ڈالتا ہے، تو کہاں تھا جب میں نے زمین کی بنیاد ڈالی تھی۔ تو دانش مند ہے تو اس کا جواب دے۔ کیا تجھے معلوم ہے کہ کس نے زمین کی ناپ ٹھہرائی یا کس نے اس میں سے سونا جاری کیا۔ کس چیز پر زمین کی بنیاد رکھی گئی اور کس نے پتھروں کے کوہان اٹھائے، کیا تو نے اپنی زندگی میں کبھی بھی صبح پر حکومت کی ہے اور فجر کو اس کی اصل جگہ بتائی کہ وہ زمین کے کناروں پر جا کے قبضہ کر لے۔ اگر تو یہ سب جانتا ہے تو بتا کہ نور کے مسکن کا راستہ کہاں ہے؟ تاریکی کا اصل مقام کہاں ہے؟ بتا بارش کا باپ کون ہے؟ اور شبنم کے قطرے کس سے تولد ہوئے؟ یخ کس کے بطن سے نکلی۔؟ باطن میں حکمت کس نے رکھی ہے اور دل کو دانش کس نے بخشی ہے۔؟ میں تجھ سے پوچھتا ہوں اور تو مجھے بتا۔ کیا تجھ میں اتنی جرأت ہے کہ میرے انصاف کو باطل ٹھہرائے۔؟ کیا تو مجھے مجرم ٹھہرائے گا تا کہ تو خود کو حق پر ثابت کرے۔؟"

حضرت ایوب علیہ السلام پر کپکپی طاری ہو گئی اور وہ ڈرے کہ کہیں اللہ ان سے پھر ناراض تو نہیں ہو گیا اور انہیں دوبارہ کسی عذاب میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے نہایت عاجزی سے جواب دیا۔ "اے اللہ! میں جانتا ہوں کہ تو سب کچھ کر سکتا ہے اور کسی میں اتنی قدرت نہیں کہ تیرا ارادہ روک دے، وہ کون ہے جو نادانی سے مصلحت پر پردہ ڈالتا ہے۔ یہ کس طرف اشارہ ہے، میں نہیں سمجھا مگر میں نے جو نہیں سمجھا وہی کہہ دیا۔ یعنی ایسی باتیں جو میرے لئے نہایت عجیب تھیں جن کو میں نہیں جانتا تھا۔ میں تیری منت کرتا ہوں سن، میں کچھ کہوں گا۔ میں تجھ سے سوال کروں گا تو مجھے بتا، میں نے تیری خبر کان سے سنی تھی پر اب میری آنکھ تجھے دیکھتی ہے۔ مجھے اپنے آپ سے نفرت ہے اور میں خاک و راکھ میں توبہ کرتا ہوں۔"

اس عاجزی اور انکساری کا یہ اثر ہوا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ نے پہلے سے زیادہ نواز دیا۔ حیرت انگیز طور پر مال و زر میں اضافہ ہوا۔ اللہ نے اور اولادیں بھی دیں۔ مویشی پہلے کے مقابلے میں دگنے ہو گئے، اسی نسبت سے نوکر چاکر بھی بڑھ گئے۔

جن دوستوں نے حضرت ایوب علیہ السلام سے بڑی بحث کی تھی اور انہیں دلیلوں سے گناہ گار ٹھہرانے کی کوشش کی تھی، ان تینوں میں سے الی فز تیمانی کو خدا نے مخاطب کیا۔ "میرا غضب تجھ پر اور تیرے دونوں دوستوں پر بھڑکا ہے کیونکہ تو نے وہ بات نہ کہی جو حق تھی جب کہ میرے بندے ایوب نے حق بات کہی۔ پس اب تم تینوں اپنے ساتھ سات بیل اور سات مینڈھے لے کر میرے بندے ایوب کے پاس جاؤ اور اپنے لئے قربانی پیش کرو پھر میرا بندہ ایوب تمہارے لئے دعا کرے گا اور اسے میں قبول کروں گا۔"

چنانچہ تینوں دوست قربانی کے جانور لے کر حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس پہنچے، ان سے معافی چاہی اور کہا۔ "اے ایوب! اللہ ہمیں اس وقت تک معاف نہیں کرے گا جب تک تم صدق دل سے ہمیں نہیں معاف کرو گے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے ساتھ لائے ہوئے مویشیوں کو دیکھا اور پوچھا۔ "ان کا کیا مصرف ہے۔؟"

تیمانی نے جواب دیا۔ "ہم تینوں اللہ کے حکم سے تمہارے پاس آئے ہیں اور یہ اللہ ہی کا حکم ہے کہ ان جانوروں کو تمہارے پاس لائیں اور ان کی قربانی پیش کریں۔ اب تم ہم تینوں کو صدق دل سے معاف کر دو اور ہماری طرف سے ان جانوروں کی قربانی کرو تا کہ اللہ ہم سے راضی ہو جائے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنے تینوں دوستوں کو معاف کر دیا۔

حضرت ایوب علیہ السلام کے ذہن میں ابھی تک وہ قسم تھی جو انہوں

Asim Jafri, Delhi

نے اپنی بیوی رحیمہ کے سلسلے میں کھائی تھی کہ صحت یاب ہو جانے پر انہیں سو لکڑیاں ماریں گے۔

رحیمہ نے ان کا بہت ساتھ دیا تھا جب کہ دوسری بیویاں ان کا ساتھ چھوڑ گئی تھیں۔ یہ احساس بھی شدید تھا۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی بیماری کے دوران اٹھارہ سالوں پر نظریں دوڑائیں کہ اس وقت جب تمام عزیز رشتے داران کا ساتھ چھوڑ گئے تھے اور جگری دوستوں نے اپنی تکلیف دہ باتوں سے ان کا بے حد دل دکھایا تھا، آبادی کے لوگوں نے انہیں اپنی بستی سے نکال دیا تھا، کئی دوسری بستیوں کے لوگوں نے بھی انہیں قبول نہیں کیا تھا تو اس وقت زمین پر صرف رحیمہ تھیں جو ان کا ساتھ دے رہی تھیں۔ دن بھر محنت و مشقت کرنا اور حضرت ایوب علیہ السلام کو غذا فراہم کرنا پھر رات بھر تیمارداری کرنا اور زخموں سے نکلنے والی بدبو کو اٹھارہ سال تک جھیل جانا یہ سب رحیمہ کے عظیم الشان کارنامے تھے۔ اس نیک دل عورت نے اپنے شوہر کے لئے بال تک کٹوا دیئے تھے۔

رحیمہ کی یہ ساری خدمات ہرگز ایسی نہ تھیں کہ ان کا نیک دل، راست باز اور عادل حضرت ایوب علیہ السلام کے دل پر اثر نہ ہوتا لیکن قسم بھی کھائی تھی اس کا پورا کرنا بھی ضروری تھا۔ اسی کشمکش اور پریشانی میں کئی دن گزر گئے۔

اللہ کو بھی اپنے صابر و شاکر بندے پر رحم آیا اور حضرت جبرائیل کو ان کے پاس بھیجا کہ ان کی مشکل آسان کریں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس آئے، پوچھا: "ایوب! اب تم کیوں پریشان ہو اللہ نے تمہاری بیماری دور کردی اور تمہیں ہر طرح سے نواز رہا ہے۔؟"

حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی قسم کا ذکر کیا اور کہا: "اس نیک عورت پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے شرم آتی ہے مگر قسم سے مجبور ہوں۔"

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: "اللہ بھی یہی چاہتا ہے کہ تم اپنی بیوی کو رنج مت پہنچاؤ۔ تمہاری دوسری بیویاں بیماری میں تمہارا ساتھ چھوڑ گئی تھیں۔ صرف یہی تھی جو تمہاری تیمارداری بھی کرتی رہی اور تمہارے لئے محنت مشقت بھی کرتی رہی۔ رحیمہ صحیح معنوں میں تمہاری شریک حیات ہے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا: "جبرائیل! میں اپنی قسم سے مجبور ہوں۔ میں نے حالت بیماری ... سو لکڑیاں مارنے کی ... اب وقت آگیا ہے کہ اپنی قسم پوری کروں۔"

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: "ایوب! جھاڑو کی سینکوں کا ایک ایسا مٹھا منگواؤ جس میں سو سینکیں ہوں اور تم ان کی ایک ضرب آہستہ سے اپنی بیوی کو لگا دو، تمہاری قسم پوری ہو جائے گی۔ خدا کا بھی یہی فرمان ہے۔

(ترجمہ) اور اپنے ہاتھوں میں سینکوں کا مٹھا پکڑ لیں، اسے مار اور اپنی قسم میں جھوٹا نہ ہو۔

حضرت ایوب علیہ السلام کو بڑی خوشی ہوئی کہ ان کی قسم کو اللہ نے اتنی آسانی سے پورا کروا دیا۔

اس کے بعد حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس چودہ ہزار بھیڑیں اور بکریاں ہو گئیں۔ چھ ہزار اونٹ، دو ہزار بیل اور ایک ہزار گدھے بھی ان کی ملکیت تھے۔

حضرت ایوب علیہ السلام ایک سو چالیس سال زندہ رہے اور انہوں نے اپنی چوتھی پشت اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔

یہ سارے واقعات سفر ایوب میں موجود ہیں اور انہیں اشعار میں بیان کیا گیا ہے۔ زبان عربی تھی جس سے عربی زبان کی قدامت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

گنجاپن لاعلاج نہیں

☆بال اڑ رہے ہیں ☆ گنجے پن کا سامنا ہے

☆بال جھڑ رہے ہیں

تو

گنج ناشک تیل استعمال کریں

اور قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔ صرف ایک شیشی تیل کے استعمال سے آپ فائدہ محسوس کریں گے۔

(نوٹ) گنج ناشک تیل آپ ڈاک کے ذریعہ بھی منگا سکتے ہیں

حکیم ایس رحمان

شفا کلینک ۔ لال مسجد ۔ دیوبند

09997246...67

Asim Jafri, Delhi

نومسلموں کی کہانی

امیرہ (امریکہ)

نومسلموں کی زبانی

> ”میرے ذہن میں اکثر تثلیث کے بارے میں سوال پیدا ہوتے تھے کہ ہم عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کیوں کرتے ہیں۔؟ براہ راست اللہ تعالیٰ کی عبادت کیوں نہیں کرتے۔؟ عیسیٰ علیہ السلام کی ذات پر ہی زور کیوں دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو اہمیت کیوں نہیں دی جاتی۔؟“

میں نے ارکنساس (امریکہ) میں ایسے والدین کے گھر جنم لیا، جو ارکنساس ہی میں پیدا ہوئے تھے۔ ماضی میں جہاں تک میں جھانک سکتی ہوں، اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ میری فیملی کے بزرگ جنوبی ریاستوں سے یہاں آ کر آباد ہوئے، میری ساری پرورش ایک فارم پر ہوئی، جہاں صبح سویرے اٹھ کر بڑی تعداد میں گھوڑوں کو دانہ پانی دینا ہوتا ہے۔ مرغیوں کو خوراک دینی ہوتی ہے اور روزمرہ کے دیگر کام کرنے ہوتے ہیں۔ میرا باپ ایک بپٹسٹ منسٹر (چرچ کا پادری) تھا۔ بپٹسٹ Baptist عیسائیوں کا ایک فرقہ ہے۔ جیسے کیتھولک اور میتھوڈسٹ وغیرہ۔ یہ تمام عیسائی مذاہب ہیں مگر مختلف نظریات و مسالک کے حامل ہیں۔ یہ بالکل ایسے ہی ہیں، جیسے مسلمانوں میں شیعہ اور سنی۔ اس سلسلے میں مجھے آپ سنی کہہ سکتے ہیں۔ جس قصبے میں میری رہائش تھی وہاں سب گوری نسل کے لوگ آباد تھے اور سارے کے سارے عیسائی تھے، اس لئے میں کسی دوسرے مذاہب اور کلچر سے متعارف نہ ہو سکی۔ لیکن مجھے ہمیشہ یہ تعلیم دی گئی کہ اللہ نے ہم سب انسانوں کو برابر پیدا کیا ہے، رنگ، نسل، کلچر اور مذہبی ذات میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ بعد میں مجھ پر منکشف ہوا کہ ایسی تبلیغ کرنا اور تعلیم دینا اس وقت تک ان کے لئے آسان ہے، جب تک وہ الگ تھلگ رہیں اور دنیا کے دوسرے مذاہب ان کی دنیا میں داخل نہ ہوں، پہلی بار میں نے کسی مسلمان کو اس وقت دیکھا جب یونیورسٹی آف ارکنساس کے کالج میں داخل ہوئی۔ مسلمان لڑکیاں مختلف قسم کے عجیب وغریب لباس پہنے ہوئے تھیں، جب کہ لڑکے سروں پر تولئے (تاولے) لپیٹے ہوئے اور رات کا لباس (night gowns) پہنے ہوئے تھے۔ مجھے اعتراف ہے کہ میں بڑی دیر تک ان کو ٹکٹکی باندھے دیکھتی رہی۔ پہلی بار جب مجھے ایک مسلمان لڑکی سے ملاقات کرنے کا موقع ملا تو اس سے سوال پوچھتے ہوئے میں نے اطمینان محسوس کیا۔ اس کی باتوں نے میرے قلب اور دماغ میں ایک پیاس لگا دی اور مجھے بیاس لگنے لگی۔

میں اس لڑکی کو کبھی نہیں بھلا سکتی۔ اس کا تعلق فلسطین سے تھا۔ میں اس کے پاس گھنٹوں بیٹھی اس کے ملک اور کلچر کی کہانیاں سنتی رہتی، اس کی جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا، وہ اس کا مذہب ”اسلام“ تھا۔ یہ لڑکی اندر سے انتہائی مطمئن تھی۔ میں نے ایسی مطمئن، پرسکون اور پر اعتماد خاتون اپنی زندگی میں نہیں دیکھی۔ مجھے آج بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء علیہم السلام کے بارے میں اس کی بتائی ہوئی ہر بات یاد ہے، اگرچہ اس کا آج تک میں نے کسی سے اظہار نہیں کیا۔ میرے ذہن میں اکثر ”تثلیث“ کے بارے میں سوال پیدا ہوتے تھے کہ ہم عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کیوں کرتے ہیں، براہ راست اللہ تعالیٰ کی عبادت کیوں نہیں کرتے۔؟ عیسیٰ علیہ السلام کی ذات پر ہی زور کیوں دیا گیا ہے۔؟ اللہ تعالیٰ کی ذات کو اہمیت کیوں نہیں دی جاتی ہے۔؟

اسلام سے متعلق مجھے قائل کرنے کے لئے صرف یہی دلیل کافی ہے جو مجھے جنت میں لے جا سکتا ہے، میری دوست نے وہ سب کچھ کیا، جو وہ کر سکتی تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ اسلام کوئی عام مذہب نہیں ہے، بلکہ انسان کے لئے یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ میری دوست نے چھ ماہ بعد اپنی گریجویشن مکمل کرلی اور واپس فلسطین چلی گئی۔ فلسطین پہنچنے کے بعد وہ جلد ہی اسے اس کے گھر کے باہر قتل کر دیا گیا۔ اس کی موت کی خبر سے مجھے شدید صدمہ ہوا۔ میں نے محسوس کیا جیسے میرے بدن کا ایک حصہ مر گیا ہو، جب وہ اپنے گھر واپس جا رہی تھی تو ہم جانتے تھے کہ اس دنیا میں شاید ہی ہم ایک دوسرے سے دوبارہ مل سکیں۔ جاتے وقت اس نے ایک انتہائی اہم بات بڑے یقین سے کہی تھی کہ وہ اگلے جہان جنت میں مجھے ملے گی۔

اس کے بعد مشرق وسطیٰ کے کئی افراد سے میری ملاقات اور دوستی ہوئی۔ میری سہیلی کی موت سے مجھے جو صدمہ پہنچا تھا اس صدمہ کو برداشت کرنے کے لئے انہوں نے میری بڑی مدد کی۔ اس سانحے کے بعد عربی [illegible]

Asim Jafri, Delhi

زبان سے بھی مجھے محبت ہوگئی، یہ بہت ہی خوب صورت زبان ہے۔

میں گھنٹوں قرآن کے ٹیپس (tapes) سنتی اگرچہ میں بھی نہ سمجھ پائی کہ کیا کہا جا رہا ہے، آج بھی یہی صورت ہے کہ میں بڑی چاہت سے قرآن کو سنتی ہوں، اگرچہ کچھ سمجھ نہیں پاتی لیکن قرآن کی تلاوت میرے قلب اور روح کو اپنے اثر میں لے لیتی ہے۔ کالج میں عربی زبان سیکھنے کے لئے میرے پاس بالکل وقت نہیں تھا۔ کالج سے فارغ ہونے کے بعد جب میں اپنی کمیونٹی میں واپس آگئی تو مسلمانوں سے میرا مزید رابطہ نہ رہا لیکن میری روح میں اسلام کی جو طلب اور عربی زبان سے جو محبت پیدا ہو چکی تھی، اس نے مجھے کبھی نہ چھوڑا۔ اس کے باعث میرے والدین اور کئی دوستوں کا غصہ بھی بڑھا۔ والدین اور دوستوں کے رویے نے مجھے کنفیوژ کر دیا، کیونکہ مجھے تو ہمیشہ یہ تعلیم دی گئی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی نظروں میں ہم سب برابر ہیں۔ میں سوچنے لگی کہ اس تصور مساوات میں میرے دوستوں اور فیملی کے لئے شاید کچھ استثناء ہو۔

یہ ۱۹۹۵ء کا موسم بہار تھا جب اللہ تعالیٰ نے میری زندگی میں ایک اور فرد کو داخل کیا۔ ایک مسلمان کو کیسا ہونا چاہئے، یہ فرد اس کا ایک خوبصورت نمونہ تھا۔ اس فرد کے باعث ایک بار پھر اسلام میرے ذہن پر چھا گیا۔ میں نے اس سے سوال پوچھنے شروع کر دیئے، پھر ایک دن پہلی بار مجھے مسجد بھی لے جایا گیا۔ یہ ایسی یادیں ہیں جو میرے ذہن پر نقش ہو کر رہ گئیں۔ اس نے اسلام سے متعلق مجھے جو بھی دیا میں نے پڑھا۔ اللہ کو مسلسل سنا۔ یہ سلسلہ ۸ ماہ تک جاری رہا پھر وہ لمحہ آ گیا، باطل کو چھوڑنے اور حق کو قبول کر لینے کا لمحہ۔ ۱۵ فروری ۱۹۹۶ء کو میں نے اسلام قبول کر لیا۔ (الحمد للہ) اسلام قبول کر لینے کے بعد آزمائشوں کا دور شروع ہو گیا۔ سب سے پہلی آزمائش میری منگنی کا ٹوٹنا تھا، میرے (مسلمان فلسطینی) منگیتر کے والدین نہیں چاہتے تھے کہ اس کی شادی کسی امریکی لڑکی سے ہو، اگرچہ ہمارے درمیان منگنی کا تعلق ورشتہ ختم ہو گیا پھر بھی میں اس کا احترام اور قدر کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ثابت قدم رکھا اور میں ان شاء اللہ اسلام کے راستے کو کبھی نہ چھوڑوں گی۔

جب میں نے ایک عرب یعنی غیر ملکی سے منگنی کی تو میرے والدین کو شدید جھٹکا لگا۔ انہوں نے میرے ساتھ بات چیت بند کر دی۔ میری بیشتر امریکی سہیلیاں بھی مجھے چھوڑ گئیں۔ جب میں نے اسلام قبول کیا تو میری فیملی نے مجھے ذہنی امراض کے اسپتال لے جانا چاہا۔ جب وہ اس میں ناکام ہو گئے تو انہوں نے مجھ سے اظہار لاتعلقی کر لیا۔ وہ مجھے فون کر کے کہتے کہ انہیں یقین ہے کہ میں دوزخ میں جاؤں گی۔ میری اکثر سہیلیاں بھی اپنے فون پر اسی قسم کی تمنا کا اظہار کرتیں، اگرچہ اس سے مجھے شدید دکھ پہنچا۔ میرے اور میرے گھر والوں میں کئی اختلاف پیدا ہو گئے تاہم میں پھر بھی ان سے دل کی گہرائیوں سے محبت کرتی ہوں، اللہ کا شکر ہے جس نے میرے ایمان کو قوت بخشی اور مضبوط بنایا۔

سعودی عرب میں بم دھماکوں کے دو روز بعد آخری بار میری اپنے گھر والوں سے بات ہوئی، میرے انکل اور کزن ان بم دھماکوں میں مارے گئے تھے۔ میرے گھر والوں نے مجھے یہ خبر سنانے اور بتانے کے لئے فون کیا تھا کہ مرنے والے میرے عزیز مجھ سے بہت محبت کرتے تھے۔ اور ان کا خون میرے اور میرے "دہشت گرد دوستوں" کے سر ہے۔ میں کئی دنوں تک روتی رہی، اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے استقامت بخشی اور میرا ایمان قائم رہا۔

بم دھماکوں کے چار دن بعد کی بات ہے کہ ایک دوپہر کو جب میں اپنے گھر واپس لوٹی تو میں نے دیکھا کہ میرے گھر کی کھڑکیوں پر فائرنگ کی گئی ہے اور میری ایک گاڑی پر "دہشت گردوں سے محبت کرنے والی (terrorist lover)" پینٹ کیا ہوا ہے۔ پولیس میری کسی قسم کی مدد کرنے کو تیار نہ تھی۔ اسی رات جب میں انٹرنیٹ کے "مسلم چاٹ" پر گپ شپ لگا رہی تھی میں نے فائرنگ کی آواز سنی۔ پہلے حملے میں جو کھڑکیاں بچ گئی تھیں اب دوسرے حملے میں انہوں نے سب کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ باہر جو میرے پیارے پیارے جانور تھے ان سب کو بھی انہوں نے مار دیا۔ پولیس آئی اور مجھ سے کہا کہ "جب تک حملہ آوروں کی شناخت اور ان گاڑیوں کے بارے میں معلومات نہیں دی جاتی ہیں جن پر وہ آئے تھے، حملہ آوروں کا سراغ لگانا ناممکن ہے۔" میں نے ان سے التجا کی کہ وہ میری گاڑیوں کو چیک ہی کر لیں کہ سفر کے لئے ان میں کوئی خطرہ تو نہیں پیدا کر دیا گیا۔ میں ہوٹل جانا چاہتی ہوں اور اس کے لئے میں محفوظ سفر کی خواہاں ہوں۔ انہوں نے مجھے صاف جواب دیدیا کہ وہ ایسا نہیں کر سکتے، کیونکہ ہمیں خدشہ ہے کہ تمہارے دہشت گرد دوستوں نے تمہیں ٹریپ کرنے کے لئے اندر بم نہ رکھ دیئے ہوں۔ میں اللہ کے حضور جھک گئی اور رو رو کر اس سے رحم اور رہنمائی کی دعا کرنے لگی۔

اللہ نے بڑے ہی پیار سے جواب دیا۔ ایک رات کو پارکنگ لا[illegible] میں ایک نامعلوم شخص نے مجھ پر حملہ کر دیا۔ اس نے مجھے پیٹنے، زخمی کر[illegible] میری کلائی اور پسلیاں توڑنے کی کوشش کی۔ اس آدمی کو پکڑ لیا گیا۔

Asim Jafri, Delhi

رہا اب جس ریاستی تعلیم کے پاس اپنے بچے سے [illegible] [illegible]

جواب غیر واضح تھے۔ ان کے لئے یہ ایک [illegible] سوال تھا

یہ تعصب [illegible] کوئی مسلمان اور عرب [illegible] نہیں ہے۔ قریب قریب ۱۲۰ [illegible] [illegible]

میں [illegible] امتحان کی قسم کی ہمدردی حاصل کرنے کی امید نہیں رکھتی ہے لیکن میں سب سے یہ ضرور کہوں گی کہ میرے لئے مستقل دعا کرتے رہیں۔ امریکہ اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے ساتھ جو ناانصافیاں ہو رہی ہیں اور ان کے ساتھ جس تعصب کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے انشاء اللہ جلد اپنے انجام کو پہنچے گا۔ میں جانتی ہوں کہ ناانصافیوں اور تعصب کے خلاف جنگ میں میں تنہا نہیں ہوں۔ یہی وقت ہے کہ میڈیا لوگوں کے سامنے اسلام کی صحیح تصویر لائے۔

آخری بات اپنی پیاری بچی [illegible] ہے جس نے سب سے پہلے اپنے اسلامی علم میں مجھے شریک کیا۔ میں جانتی ہوں کہ ۱۵ فروری ۱۹۹۹ کو جب میں نے کلمہ شہادت پڑھا تھا تم (شاید) جنت میں خوشی سے مسکرا رہی تھیں۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ انشاء اللہ ہم ایک بار پھر ملیں گے۔

بشکریہ انگلش ہفت روزہ ریڈینس نئی دہلی ۲۶ ستمبر تا ۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء۔ ترجمہ ملک احمد سرور مدیر ماہنامہ بیدار ڈائجسٹ لاہور (پاکستان)

آل انڈیا ادارہ خدمت خلق

(حکومت سے منظور شدہ)

ادارہ خدمت خلق [illegible] ایک فلاحی ادارہ ہے۔ جو [illegible] سے عوام کی بے لوث خدمت انجام دے رہا ہے۔ اس ادارے کو اپنے [illegible] سے نوازیں اور اپنے [illegible] عطا کریں۔

شعبہ نشر و اشاعت

آل انڈیا ادارہ خدمت خلق دیوبند (رجسٹرڈ)

طلسماتی موم بتی

ہاشمی روحانی مرکز کی عظیم الشان روحانی پیشکش

آج کل گھر گھر میں جنات نے اپنا ڈیرہ جما رکھا ہے۔ بہت سے گھرانے ان کی موجودگی سے پریشان ہیں۔ جنات کے [illegible] کی وجہ سے ان گھروں میں نحوست پھیلی ہوئی ہے ان اثرات کو دفع کرنے کے لئے

ہاشمی روحانی مرکز

نے ایک موم بتی تیار کی ہے جو اس دور کی ایک لاجواب روحانی پیشکش ہے۔ جو لوگ جنات کی موجودگی سے پریشان ہیں وہ اس موم بتی کے طلسماتی اثرات سے فائدہ اٹھائیں۔

قیمت فی موم بتی 40/ روپے

ہر علاقے [illegible] کی ضرورت ہے۔ فوراً رابطہ قائم کریں۔ ایجنسی کی شرائط فوراً طلب کریں۔

اعلان کنندہ: ہاشمی روحانی مرکز

محلہ [illegible] دیوبند یوپی 247554

Asim Jafri, Delhi

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

بابری مسجد سے متعلق ہائی کورٹ کا جب فیصلہ آیا تو بھی مسلمانوں کو افسوس ہوا اور صرف مسلمانوں ہی کو نہیں ان ہندوؤں کو بھی صدمہ پہنچا جو صاف ستھرا ذہن رکھتے ہیں اور جنہیں اپنے ملک کی عدلیہ پر وشواس بھی ہے۔ وہ بھی ہائی کورٹ کے فیصلے کو ہضم نہ کر سکے۔ میں اور میرے احباب بھی اس فیصلے پر حیران تھے اور ماتم کناں بھی۔ اس فیصلے کے بعد میں نے اپنے دوستوں کی ایک ہنگامی میٹنگ طلب کی۔ ایک آدھ کو چھوڑ کر میں نے جتنے احباب کو طلب کیا تھا سبھی چلے آئے۔ بابری مسجد کی شہادت کا جتنا غم ہوا تھا اس سے بھی زیادہ غم ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو سن کر ہوا۔ سبھی نے اپنے کلیجوں کو اپنے ہاتھوں میں رکھتے ہوئے کہا کہ اب تو ہم مسلمانوں کو کچھ کرنا ہی پڑے گا اور فرضی صاحب آپ کو اب ملک کی سرگرم سیاست میں اب حصہ لینا ہی پڑے گا۔

میرے اکثر احباب بہت جذباتی ہو رہے تھے اور ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایودھیا میں پہنچ کر بابری مسجد کو راتوں رات تعمیر کر ڈالیں۔ میرے ایک دوست جو ہمیشہ آگے سے صوفی اور پیچھے سے کرپٹ محسوس ہوتے ہیں انہوں نے تو سینہ ٹھونک کر یہ تک فرما دیا تھا کہ مجھے ڈر ہے کہ مسلم قوم مجھے اقدام نہیں کرنے دے گی ورنہ میرا ارادہ تو یہ تھا کہ اپنی شریکِ حیات کے ہمراہ ایودھیا پہنچ جاؤں اور بابری مسجد کا سنگِ بنیاد رکھ دوں۔ اس طرح کے جذبوں اور ولولوں کو دیکھ کر میرا بھی دل یہ چاہتا تھا کہ میں بھی بغیر پروں کے آسمان پر اڑا اڑا پھروں۔ اس بار تو بانو نے بھی کہہ دیا تھا کہ تم سچ مچ کے نیتا بن جاؤ اور ظلم کے خلاف آواز اٹھاؤ۔ حالانکہ وہ ملک کی موجودہ سیاست کو دھاندلی بازی قرار دیتی تھی اور اس کا یہ عقیدہ تھا کہ جو شخص نیتا بن جاتا ہے وہ راہِ آدمیت سے کٹ جاتا ہے اور اس کے اندر حیوانیت کے جراثیم آخری حد تک پیدا ہو جاتے ہیں لیکن ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد اس کو ایسا لگا کہ مسلمانوں میں قیادت کا فقدان ہے تو ایک

دن مسجد تو مسجد ایمان اور اسلام کو بھی خطرات درپیش ہو جائیں گے اس لئے اس نے میری کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ اب تم میدانِ سیاست میں آنے کے لئے لنگوٹ کس لو لیکن تمہیں ایسا ویسا نیتا نہیں بننا ہے بلکہ ایسا نیتا بننا ہے کہ جس کی ایمانداری مرنے کے بعد بھی قائم رہے۔ بس اس کے اس مخلصانہ مشورہ کے بعد میں نے اپنے ان دوستوں کی میٹنگ طلب کر لی جن کو دیکھ کر کم سے کم ایک مرتبہ تو اللہ میاں کی یاد ضرور آ جاتی ہے۔ اس میٹنگ میں صوفی البلاغ نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر ہم نے متحد ہو کر اس طرح کے عدالتی فیصلوں کے خلاف احتجاج نہیں کیا تو پھر ایک دن ہمارے محلوں کی مسجدیں بھی محفوظ نہیں رہیں گی۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم آپس کے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر میدان میں کود پڑیں اور بابری مسجد کو وہیں بنوانے کی جدوجہد کریں جہاں وہ پہلے بنی ہوئی تھی اور اس کام کے لئے ہمیں ایک جماعت بھی تشکیل دینی چاہئے۔ جو حکومت کا ناک میں دم کرنے کے لئے شور و غل مچا سکے۔ ان کی تقریر کے دوران جب سامعین پوری طرح تکتے میں تھے، شاید وہ صوفی البلاغ کے جملے سمجھنے سے قاصر تھے اسی وقت حکمتِ عملی سے کام لیتے ہوئے میں نے با آوازِ بلند کہا۔ نعرۂ تکبیر۔ میرا یہ نعرہ سن کر وہ لوگ بھی بیدار ہو گئے جو گہری نیند میں تھے اور اس کے بعد ہر طرف سے اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔

یہ منظر دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ ہماری قوم ابھی زندہ ہے۔ نعرۂ تکبیر کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ قوم کے جن نوجوانوں نے کبھی اللہ کو بڑا نہیں سمجھا جنہوں نے اپنی زندگی میں ہمیشہ لیڈروں کو، منسٹروں کو، سرکاری دفتروں کو یا ازراہ مجبوری مزاروں اور درگاہوں ہی کو اہمیت دی ہے وہ بھی بے اختیار اللہ اکبر کہنے پر مجبور ہوتے ہیں اور فضا کی ٹھنڈک وہ جنون کی گرمی میں بدل جاتی ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ نعرۂ تکبیر کے بعد میں نے اپنی آنکھوں سے ایک ایسے شخص کو بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے دیکھا ہے جو ناک نقشے سے

Asim Jafri, Delhi

خالص یہودی محسوس ہوتے ہیں اور جن کے آباؤ اجداد نے بھی بھی اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور اسلام کی حقانیت کا اعتراف کم سے کم عملاً تو نہیں کیا۔ وہ بھی ہاتھ اٹھا اٹھا کر اللہ اکبر کہہ رہے تھے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ میٹنگ جو اتحاد و اتفاق کے لئے منعقد کی گئی تھی وہ اچھے خاصے اختلاف کے ساتھ ختم ہوئی اور کسی ایک موقف پر ہم لوگ متحد نہ ہو سکے۔ کوئی مشرق کی طرف پرواز کر رہا تھا اور کوئی مغرب کی طرف کوئی دریائے شمال میں غوطے لگا رہا تھا اور کوئی دریائے جنوب میں۔ دوران میٹنگ اس قدر چیخ پکار ہو رہی تھی کہ بس توبہ ہی بھلی۔ اختلاف رائے بری چیز نہیں ہے۔ اختلاف رائے سے ذہن کے دریچے کھلتے ہیں اور روح میں ایک طرح کی بیداری پیدا ہوتی ہے لیکن ہم مسلمانوں میں اختلاف رائے کے نام پر ایک دوسرے کی مخالفت شروع ہو جاتی ہے اور ہم ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ میٹنگ کے دوران کسی کی رائے یہ تھی کہ یہ ملک ہندوؤں کا ملک ہے اس کو جمہوری ملک سمجھنا خوش فہمی ہے اس ملک میں جو کچھ بھی مل جائے اس کو غنیمت سمجھنا چاہئے اور اس سے زیادہ کی توقع نہیں رکھنی چاہئے۔ کسی کی رائے یہ تھی کہ ہائی کورٹ کے فیصلے کو مان لینا ہی عافیت ہے۔ اب کوئی احتجاج کرنے کی ضرورت نہیں۔ کسی کی رائے یہ تھی کہ سپریم کورٹ میں اپیل کرنی چاہئے۔ مسلمانوں کو سپریم کورٹ میں ضرور انصاف ملے گا۔ میٹنگ کے دوران کچھ لوگ چپ بیٹھے تھے لیکن وہ بھی اپنے کردار و عمل کے اعتبار سے سنجیدہ نہیں تھے ان میں اکثریت بدنیت محسوس ہوئی تھی وہ حالات کا رخ دیکھ رہے تھے اور اس کا کوئی ایسا فائدہ اٹھانے کی فکر میں تھے جس سے سانپ خود مر جائے اور لاٹھی اٹھانے کی ضرورت نہ پڑے۔ میں اپنے دوستوں کا شور و غل سن کر بہت پریشان تھا میں سب کو خاموش کرنے کے لئے چیخ رہا تھا لیکن کسی پر بھی جوں نہیں رینگ رہی تھی اور سب اس طرح اپنی رائے ٹھونسنے کے لئے شور مچا رہے تھے کہ جیسے ان سے بڑا فلسفی کوئی نہیں اور جیسے ان سے زیادہ عقل کی بات کسی کی کھوپڑی میں نہیں آسکتی۔ صوفی بدرالدین سنجیدگی میں امام وقت مانے جاتے ہیں لیکن وہ بھی اس وقت اس قدر آپے سے باہر ہو رہے تھے کہ کئی بار اوٹ پٹانگ بکتے ہوئے ان کا چشمہ زمین پر گر گیا تھا اور کئی بار ان کی داڑھی مولوی افتخار کی داڑھی میں الجھتی رہ گئی تھی۔ ان کا دعویٰ یہ تھا کہ سپریم کورٹ میں جا کر جو تھوڑی بہت زمین ہاتھ لگ گئی ہے وہ بھی ہاتھ سے جاتی رہے گی اس لئے ہائی کورٹ کے فیصلے کو تسلیم کرلو اور حکومت وقت کا شکریہ ادا کرو کہ اس نے بابری مسجد کا بہتر حل

بذریعہ عدالت نکال دیا ہے۔ میں نے ان سے کہا تھا صوفی جی! ہم آپ کی بات کو بالکل ہی بیکار نہیں سمجھ رہے ہیں۔ ایک رائے مشورے کی غرض سے جب کوئی میٹنگ ہوتی ہے تو اس میں سب کی سننی پڑتی ہے۔ اپنی بات کی اینچ اچھا وطیرہ نہیں ہے۔ میں نے کہا۔ صوفی جی! ہمیں اللہ میاں نے ایک زبان اور دو کان اسی لئے دیئے ہیں کہ ہم جتنا بولیں اس سے دگنا سننے کے لئے تیار رہیں۔ یہ وطیرہ اچھا وطیرہ نہیں ہے کہ خود تو ایک سیکنڈ میں سو الفاظ کی رفتار سے زبان چلاتے رہو اور دوسرے کا ایک لفظ بھی سننے کے لئے تیار نہ ہو۔ صوفی جی! آپ کو دیکھ کر تو کافر لوگ بھی فکر عقبیٰ میں مبتلا ہو جاتے ہیں لیکن اس میٹنگ میں، میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ آپ سب سے زیادہ غیر سنجیدہ نظر آ رہے ہیں۔ صوفی بدرالدین مجھ سے الجھ گئے اور انہوں نے اپنی غلطی کو محسوس نہیں کیا اس وقت میں یہ سوچنے پر مجبور تھا کہ اس قوم کے سنجیدہ ترین لوگوں کا جب یہ حال ہے تو وہ لوگ جنہیں سنجیدگی اور متانت کا کوئی سارٹیفکیٹ ملا ہوا نہیں ہے وہ غیر سنجیدگی کے میدان میں جتنی بھی اچھل کود کریں کم ہے۔ ہم مسلمان ایک مسئلے میں متحد اور متفق نہیں ہو سکتے زندگی کے لاکھوں مسائل میں ہم سے اتفاق اور اتحاد کی امید رکھنا شاید فضول ہی ہوگا۔ ایک بہت بڑی خامی ہم میں اور ہمارے خود ساختہ قائدوں میں یہ بھی ہے کہ ہم اور ہمارے قائدین یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہی اس لاوارث قوم کے واحد نمائندے ہیں۔ قوم کے کسی غم اور کسی درد میں شریک نہ ہو جانے کے باوجود ہم ابھی اس دعوے کی جگالی کرتے رہتے ہیں کہ بس ہم ہی قوم کے پاسبان ہیں اور ہم ہی قوم کے واحد ٹھیکیدار۔ اس کھوکھلے دعوے نے بھی ہمیں آخری حد تک گمراہ کر رکھا ہے اور وہ قوم جو بے چاری عقل کے اعتبار سے بالکل ہی نابینا ہے ان دعووں پر ایمان لا کر بدنصیبی اور محرومی کے ان غاروں تک پہنچ گئی ہے جہاں یاس و قنوطیت کی تاریکیوں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میرے احباب چندے آفتاب اور چندے ماہتاب کے مترادف ہیں۔ میرے دوستوں کا پورا گروپ مولویوں اور صوفیوں پر مشتمل ہے لیکن یہ سب بھی کسی ایک موقف پر متفق نہیں ہو سکے۔ اس میٹنگ کے دوران جب ہر طرف سے شور و غل مچ رہا تھا اور جب میرے احباب ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں اور اپنی بات کی اینچ میں مصروف تھے مجھے پوری طرح اندازہ ہو گیا کہ ہزار مینڈکوں کو ایک ٹوکری میں رکھنا آسان ہے لیکن سو مسلمانوں کو کسی ایک مسئلے پر متحد کرنا ناممکن ہے۔ جب سے سیاست ہر گھر کی منڈیروں پر اپنے چراغ روشن کرنے لگی ہے اور جب سے مس عقل صاحب ہر گھر کی باندی

Asim Jafri, Delhi

نی ہوئی ہیں تب سے ہر داڑھی والا خود کو امام ابوحنیفہ اور ہر داڑھی منڈا خود ارسطو کا داماد سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہے۔ جسے بھی دیکھو وہ یہ سمجھتا ہے کہ بس وہی حق و باطل، بات بس وہی صاحب فہم ہے۔ اور جب سے اس طرح کی صورت حال پیدا ہوئی ہے تب سے یہ امت طرح طرح کے افتراق و انتشار میں مبتلا ہو کر رہ گئی ہے۔ یہ مشکل تمام یہ طے پایا تھا کہ ایک سیاسی پارٹی تشکیل دینی پڑے گی اور اس کا نام جمعیۃ القوم رکھا جائے گا۔ میرے احباب میرے ایک اشارے پر چلتے ہیں اور اپنے گھریلو مسائل میں بھی مجھ سے مشورہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں لیکن میں نے انہیں جب بھی کسی ملی مسئلے کے لئے مدعو کیا ہے ان میں اسی طرح جوتم پیزار ہوئی ہے، جس طرح آج کی میٹنگ میں ہوئی تھی۔ سو میں صرف ایک درجن احباب نے اس بات سے اتفاق کیا کہ ایک جماعت بنی چاہئے جو اپنے مسائل ایوان بالا تک پہنچائے پھر ان ایک درجن دوستوں میں بھی کبھی تنظیم کا نام رکھنے پر اور کبھی تنظیم کی صدارت پر اختلاف شروع ہوا لیکن پاک پروردگار کا کرم ہے کہ اس اختلاف پر میں نے قابو پالیا۔ اور اسی مجلس میں تنظیم کا نام جمعیۃ القوم رکھ دیا گیا اور سبھی کی رائے سے مجھے تنظیم کا صدر بنا دیا گیا ہے۔ دوستوں کا کہنا تھا کہ صدارت کے لئے مجھ سے زیادہ کوئی موزوں نہیں ہے مجھے سیاست کے کچھ تجربات بھی ہیں اور جب جوڑ توڑ کی صلاحیت بھی کرلیتا ہوں جب کہ آپ تو جانتے ہیں کہ میں نے جب بھی میدان سیاست میں دوڑ لگانے کی کوشش کی ہے تو میں منہ کے بل گرا ہوں کئی الیکشن لڑ چکا ہوں لیکن جیتنے کے قریب بھی نہیں پہنچ سکا۔ اور جہاں تک جوڑ توڑ کرنے کی بات ہے وہ صلاحیت بھی میرے اندر نہیں ہے اگر جوڑ توڑ کی صلاحیت ہوتی تو میرے احباب کسی میٹنگ میں اس درجہ منتشر نہ ہوتے میں ان کو کسی ایک موقف پر جمع کرنے میں کامیاب ہو جاتا اور جب میں اپنے ہم پیالہ اور ہم نوالہ دوستوں ہی پر اثر انداز نہیں ہو سکتا تو پوری قوم پر جوڑ توڑ کے ذریعہ کیسے اثر انداز ہو سکتا ہوں لیکن حسن ظن رکھنے والے دوستوں کے اصرار کے سامنے میری ایک نہیں چلی اور میں نے جمعیۃ القوم کی صدارت کے لئے حامی بھرلی۔

میٹنگ کے ختم ہونے کے بعد جب میں بانو کے پاس پہنچا تو بانو نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کس قدر شور مچ رہا تھا۔ آپ کے احباب کس بات پر لڑ رہے تھے۔؟

بانو، مسلمانوں کو لڑانے کے لئے کسی خاص موضوع کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ قوم تو کسی بھی بات پر باہم دست و گریباں ہو سکتی ہے۔

آخر کیوں؟ کیا بابری مسجد کا موضوع بھی ایسا ہے کہ اس پر مسلمان متفق نہ ہوں۔؟

جی ہاں بیگم صاحبہ! بابری مسجد کے موضوع پر بھی یہ مسلم قوم متحد الخیال نہیں ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ ہائی کورٹ نے فیصلہ صحیح دیا اور اس فیصلے کو مان لینا چاہئے، کوئی کہتا ہے کہ یہ فیصلہ غلط ہے اس کو مسترد کر دینا چاہئے، کوئی کہتا ہے کہ بابری مسجد وہیں بنی چاہئے اور کوئی کہتا ہے کہ ایودھیا میں مسجد بنا کر کیا فائدہ مسجد اگر بن گئی تو وہاں آباد کیسے ہوگی، کوئی کہتا ہے کہ مسلمانوں کو سپریم کورٹ میں اپیل کرنی چاہئے، کوئی کہتا ہے کہ اس اپیل سے کیا فائدہ ہوگا، کیا سپریم کورٹ میں فرشتے بیٹھے ہوئے ہیں۔ سپریم کورٹ کے جج صاحبان بھی تو ہندو ہی ہوں گے اور وہ بھی آستھا کو نظر انداز کرکے کیسے کوئی فیصلہ کریں گے۔

بات تو ٹھیک ہی ہے۔'' بانو نے کہا'' پھر میٹنگ کس نتیجے پر پہنچی۔

بیگم جی! فیصلہ یہ ہوا کہ ایک جماعت تشکیل دی جائے جو ایسے سلگتے مسائل کے لئے حکومت کا دروازہ کھٹکھٹائے۔ چنانچہ جمعیۃ القوم کے نام سے ایک جماعت بن گئی ہے اور میں اس کا صدر منتخب ہو گیا ہوں۔ دعا کرو کہ میں قوم کے حسن ظن پر پورا اتر سکوں دوسری میٹنگ کب ہوگی۔؟ بانو نے پوچھا۔

دوسری میٹنگ انشاء اللہ کل عشاء کے بعد ہوگی۔'' میں نے جواب دیا'' اس میٹنگ میں جمعیۃ کے دفتر اور ممبر سازی کے طور طریقوں پر غور کیا جائے گا۔ یہ دوسری میٹنگ صوفی تلوار علی جنگ کی صدارت میں ہوگی۔

صوفی تلوار علی جنگ۔؟ بانو نے حیرت سے پوچھا۔

کیوں نہیں۔ وہی صوفی تلوار جن کو ایک مرتبہ فلموں میں کام کرنے کا خبط سوار ہوا تھا اور جو پتنگ بازی کے مقابلے میں اول آئے تھے۔

اچھا اچھا سمجھ گئی۔ یہ ابھی تک زندہ ہیں۔!

بیگم صاحبہ وہ تو اچھے خاصے بھلے چنگے ہیں اور مجھے تو انہیں دیکھ کر یہ شک ہوتا ہے کہ شاید کسی فارمولے کی بنیاد پر دوبارہ جوان ہوتے جا رہے ہیں۔ کیا فربہی ہے ایسا لگتا ہے جیسے گوشت کا ہمالیہ پہاڑ چلا آ رہا ہو۔

آج کل کیا کر رہے ہیں۔؟'' بانو نے پوچھا''

وہی آبائی پیشہ پیری مریدی۔ بیگم اس خاندان کا یہی کمال ہے کہ کچھ بھی کر گزریں پھر انہیں آخر میں آ کر پیر و مرشد ہی بننا پڑتا ہے کیونکہ یہ سب مادر زاد پیر ہی ہوتے ہیں وہ الگ بات ہے کہ وقتی طور پر منگل یا بدھ بن جائیں۔

Asim Jafri, Delhi

اچھا سنئے۔" بانو نے میری بات قطع کی۔"

جب آپ نے اس کام کا بیڑا اٹھا ہی لیا ہے تو ذرا سنجیدگی سے چند امور پر غور و فکر کر لیجئے۔ آپ جانتے ہیں کہ مجھے سیاست سے اور سیاسی جماعتوں کے تصور سے بھی وحشت ہوتی ہے لیکن بابری مسجد کی شہادت اور پھر اس کے فیصلے نے اس درجہ غم زدہ کر رکھا ہے کہ دل چاہتا ہے کہ اللہ کے گھر کے ساتھ انصاف ہو اور عدل و انصاف کی کوئی سنجیدہ تحریک چلے۔ اس لئے میں نے آپ کو اس کار خیر کی اجازت دی ہے لیکن اللہ کے لئے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ اس کار خیر کو کار شر نہ بنائیں اور اچھے دوستوں کی مدد حاصل کر کے اس تحریک کو منزل تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ خدا کے لئے ان دوستوں سے دور رہو جو نششیں تو جڑ دیں گے مگر خود اعتماد کے سوا کوئی کارنامہ انجام نہیں دے پائے۔

بیگم اطمینان رکھو اس بار اس میدان سیاست میں ایسے کارنامے انجام دوں گا کہ تمہارا سر بھی فخر سے بلند ہو جائے گا اور مجھے بھی دنیا اسی طرح سلامیاں دے گی جس طرح صوفی تمکین کو سلامیاں ملتی ہیں وہ جدھر سے بھی گزرتے ہیں لوگ ان کا ادب کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اور ان کو اتنے لوگ سلام کرتے ہیں کہ بہت انکسار کے ساتھ جواب دیتے دیتے بھی وہ تھک جاتے ہیں۔ آخر میں سلام کا جواب دینا بند کر دیتے ہیں۔ کیونکہ اپنی صحت کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔

بانو نے کہا۔ بس دیکھ لیجئے میدان سیاست میں یہ آپ کی آخری اڑان ہے اگر آپ نے ملت کے لئے کچھ نہیں کیا تو پھر زندگی میں کبھی سیاست میں آنے کی حسرت بھی نہیں کرنے دوں گی۔

بیگم بالکل بے فکر رہو۔ اس بار میں تو میرے روح تک صوفی صد سنجیدہ ہے تم دیکھ لینا کہ کس طرح میدان سیاست میں اپنے عزائم کے گھوڑے دوڑاتا ہوں اور کس طرح آسمان سیاست پر کنکوے کی طرح اڑتا ہوں۔ دنیا تو میری صلاحیتوں پر رشک کرے گی تم بھی میرا لوہا ماننے پر مجبور ہو جاؤ گی۔

اگلے دن عشاء کے بعد پھر ایک میٹنگ صوفی آر پار کے دولت خانہ پر منعقد ہوئی۔ صوفی آر پار مسلم سماج کے ایک ہونہار صوفی ہیں۔ ان کے چہرے کا نور دیکھ کر اچھے اچھوں کو غش آ جاتا ہے۔ دنیا ان کا ادب کرتی ہے لیکن چونکہ میرے لنگوٹیا یار ہیں اس لئے میں ادب و دب کے چکر میں نہیں پڑتا۔ وہ خود بھی مجھ سے اتنے بے تکلف ہیں کہ اتنے بے تکلف غالباً وہ اپنی زوجہ سے بھی نہیں ہوں گے۔ جب بھی ملتے ہیں وہ ایک سیکنڈ کی چوتھائی میں اپنی آنکھوں سے وہ سب کچھ ... [illegible]

پھل کبھی ادا نہیں کر سکتیں۔ مسلم قسم کے صوفی ہیں۔ دیکھنے میں ایسے لگتے ہیں جیسے انسان نہیں بلکہ انسان نما کوئی ہوں۔ میرے سوا انہیں جو بھی دیکھتا ہے بے اختیار ان سے مصافحہ کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ میں تو ان سے مل کر بس بغل گیر ہو جاتا ہوں۔ سیاست پر ان کی کافی نظر ہے بڑے بڑے مکار قسم کے لیڈر بھی ان سے مشورے کرتے ہیں۔ میٹنگ ان کے دولت خانہ پر ایک خاص مصلحت کی وجہ سے رکھی گئی تھی لیکن پہلے ہی یہ طے پا گیا تھا کہ اس میٹنگ کی صدارت کی ذمہ داری صوفی تلوار علی جنگ کو سونپی جائے گی۔ کیونکہ وہ ایک طرف شمشیر برہنہ ہیں اور دوسری طرف شاخ گل۔ وہ جسم کے اعتبار سے فولاد ہیں اور روح کے اعتبار سے پھولوں پر بکھری ہوئی شبنم۔ وہ جب بھی تقریر کرتے ہیں سامعتوں پر کچھ بھی گزرے لیکن روح کو سکون ملتا ہے۔ اور ضمیروں کی دنیا میں ایک ہلچل سی مچ جاتی ہے۔

آج کی میٹنگ میں یہ سوال بھی اٹھا کہ دفتری مصارف کس طرح پورے ہوں گے اور عوام کو جمعیت سے جوڑنے کے لئے ممبر سازی کس طرح کی جائے گی۔

اس بارے میں صوفی مطلق کا مشورہ یہ تھا کہ ایک روپے میں گھر کے چار ممبران بنائیں گے اس طرح ہر گھر کے کم سے کم چار ممبران ہماری جمعیت سے وابستہ ہو جائیں گے۔

اور اگر مفت میں ممبر بنائے جائیں تو کیسا رہے گا۔" صوفی جدید بولے۔"

مشورہ تو اچھا ہے لیکن ہمیں سرمایہ بھی تو اکٹھا کرنا ہے۔ پھر وہ کس طرح ہوگا۔" میں بولا۔"

اس کے لئے ہمیں مالداروں سے ملاقاتیں کرنی ہوں گی۔" صوفی ابلاغ کی رائے تھے" خاص طور پر ان مالداروں سے ملنا ہوگا جو اس دنیا میں مزہ لوٹ رہے ہیں اور نمازیں تک نہیں پڑھتے۔

ان کو ہم سمجھائیں گے کہ اگر انہوں نے ہماری جمعیت کا ساتھ دیا تو ان کی نمازیں ہم معاف کرا دیں گے اور ان کو کسی بھی طرح جنت میں داخل کرا دیں گے۔ سمجھائیں گے کہ ہمارے جنت کے دروغاؤں سے بہت گہرے تعلقات ہیں۔

میرے خیال سے سرمایہ داروں کو گھیر لینا اتنا آسان نہیں ہے۔ "صوفی اکتش نے کہا۔" آج کل اللہ میاں کے نام کی رسید صرف دس روپے کی کٹتی ہے ہاں اگر کوئی پیر صاحب حکم دے دیں یا کہیں ریا و نمود کا معاملہ ہو تو سرمایہ دار ہزاروں بھی لٹا دیتے ہیں۔

Asim Jafri, Delhi

چندے کے لئے کسی مستند قسم کے بیج کو پکڑ لیں گے۔ "ملابق جز اک اللہ بولے۔" ان کا چہرہ دکھا کر رسیدوں پر چیلنسل چلائیں گے انشاء اللہ اگر انہوں نے اپنے مریدوں کو حکم دیدیا تو رسیدیں دھڑا دھڑ کٹیں گی۔ اور اس سلسلے میں تجربہ کار چندے بازوں سے ملاقات کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ انہیں اچھی طرح اندازہ ہوتا ہے کہ کوئی بھی فیس کتنا وصول کرتی ہے۔

لیکن پھر بھی ممبری کی کچھ نہ کچھ فیس وصول کرنا ضروری ہے۔ "میں نے کہا" مفت کے ممبر اتنے اکٹھے ہو جائیں گے کہ انہیں سنبھالنا دشوار ہوگا۔ ممبر سازی کی کچھ نہ کچھ فیس رکھنی ضروری ہے بھلے سے ایک روپے کے چار نہ سہی ایک روپے میں آٹھ ممبر بنا لو۔

میرے احباب میں ایک شخص بھی شامل ہیں جو مسلم معاشرے میں ایک دانشور کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں ان کا نام عجیب الحسن ہے انہوں نے بہت غور و فکر کے بعد اپنی زبان کھولی اور انہوں نے کہا۔ جب تک ہمارا کوئی نمائندہ پارلیمنٹ تک نہیں پہنچے گا ہم اپنے مسائل حل نہیں کرا سکیں گے۔

تو کیا اس کے لئے ہمیں چناؤ لڑنا ہوگا۔؟" صوفی معشوق نے سوالیہ نظروں سے عجیب الحسن کو دیکھا۔"

ہوسکتا ہے چناؤ لڑنا پڑے۔ اور اس کے لئے ہماری جمعیۃ القوم کے صدر ابوالخیال فرضی صاحب سب سے زیادہ موزوں رہیں گے۔

لیکن عجیب صاحب!" میں نے گھبرا کر کہا" میں چناؤ لڑنے کی غلطی تین بار کر چکا ہوں۔ لیکن میں ایک بار بھی اپنی ضمانت نہیں بچا سکا۔ جن ووٹروں نے قسمیں کھا کھا کر یقین دلایا تھا کہ وہ صرف مجھے ہی اپنا ووٹ دیں گے انہوں بھی میرے حریف کو اپنا ووٹ عطا کر دیا تھا۔ تین مرتبہ ذلیل قسم کی شکست کے بعد اب چناؤ لڑنے کی ہمت نہیں ہوتی۔

پھر آپ مولانا محمود مدنی سے عبرت کیوں نہیں حاصل کرتے۔؟

"صوفی ہل من مزید بولے۔" وہ بھی بے چارے بار بار چناؤ ہارتے رہے اور بار بار قوم انہیں دھوکہ دیتی رہیں۔ اب انہوں نے چناؤ نہ لڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور راجیہ سبھا کی سیٹ کو وہ دوسرے طریقوں سے حاصل کر لیتے ہیں۔

لیکن دوسرے طریقوں سے سیٹ حاصل کرنے کے لئے دولت کے انبار چاہئیں۔ وہ میں کہاں سے لاؤں گا۔" شاید میرے لہجے میں مایوسی تھی۔

میرے لہجے کی بے چارگی کا اندازہ کر کے برجستہ صوفی قالو بلی نے زبان کھولی اور انہوں نے کہا راجیہ سبھا کی سیٹ بظاہر خیرات میں ملتی ہے لیکن درحقیقت اس خیرات کو حاصل کرنے کے لئے چہ ماہ کروڑ روپے خرچ کرنے پڑتے رہیں اور اس کے کچھ ایسے ڈرامے بھی اسٹیج کرنے پڑتے ہیں جس سے پارٹیاں دق دق رہ جائیں۔

مثلاً۔ میں نے قالو بلی کو استفہامیہ نظروں سے گھورا۔

مثلاً یہ کہ تمہیں ایک دو جلسے ایسے بھی کرنے پڑیں گے کہ جس میں ایک دو لاکھ لوگوں کو جمع کر سکو۔ دو لاکھ لوگوں کو ایک پنڈال میں تم جمع کر کے اخبار والوں کی جیب گرم کر دینا۔ دو لاکھ کے مجمع کو دس لاکھ کا مجمع اخبار والے ثابت کر دیں گے۔ آج کل فوٹو لینے کی بھی ایک تکنیک ہوتی ہے وہ اس طرح سے فوٹو اخبار میں چھاپیں گے کہ تنکہ بھی پہاڑ محسوس ہوگا۔

بات تو میں سمجھ رہا ہوں۔ صوفی قالو بلی صاحب۔" میں نے کہا" لیکن یہ سب کچھ کرنے کے لئے مجھے جو پاپڑ بیلنے پڑیں گے اس کے لئے میں پیسہ اور زر کہاں سے لاؤں گا۔ میں ایک تنخواہ دار ملازم ہوں۔ ہر ماہ مولانا حسن الہاشمی صاحب سے میں ایڈوانس تنخواہ لے لیتا ہوں۔ تنخواہ سے زیادہ دس روپے بھی مجھے ان سے حاصل نہیں ہو پاتے ہیں، دو لاکھ کا مجمع میں کونسی ڈگڈگی بجا کر جمع کروں گا۔ مولانا محمود مدنی نے تو سنا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ کو گیس سلنڈر دلوائے تھے۔ ان گیس سلنڈروں کا فیض ہے کہ وہ جب بھی کوئی کانفرنس کرتے ہیں دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ کپڑے بدل بدل کر اسٹیج پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور اپنے استادوں کا دیدار کرنے کے لئے طالب علموں کی بھیڑ اکٹھی ہو جاتی ہے۔ اور کانفرنس کامیاب ہو جاتی ہے۔ اگلے دن اخبار والے اس طرح کی سرخیاں جماتے ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جیسے یہ کانفرنس دارالعلوم دیوبند کی طرف منعقد ہوئی ہے۔ حکومت بھی متاثر ہو جاتی ہے کہ مولانا محمود مدنی صرف جمعیۃ العلماء ہی کی نہیں دارالعلوم دیوبند کی بھی روح رواں ہیں میں تو دارالعلوم دیوبند کے چپراسیوں کو بھی کسی ایک تخت پر نہیں بٹھا سکتا۔ میں حکومت کی نظروں میں دھول کیسے جھونکوں گا۔؟

پھر کیا کرنا چاہئے۔؟" صوفی ہونہار بولے۔"

کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ ہلدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ آئے چوکھا۔

"صوفی البلاغ نے کہا"

ہوسکتا ہے۔" صوفی ہدہد بولے" اس مجلس میں ہم سب سے پہلے سب لوگ تمہیں تمہیں "امام الہند" کا خطاب عطا کر دیتے ہیں، انہوں نے میری طرف مخاطب ہو کر کہا۔

(بقیہ آئندہ شمارے میں پڑھیں)

Asim Jafri, Delhi

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

قسط نمبر: ۱۰۷

ایلیکا نے اس بار پرسکون، ملائم اور کسی قدر گنگناتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''اے یوناف! یہ حادثہ کچھ ایسا بھی اہم نہیں کہ تم اس کے لیے یوں پریشان ہو جاؤ۔ تاہم جو ہوا تھا وہ گکواہ کی بستی میں ایک خانہ بدوش قبیلے کے باعث ہو چکا ہے اور گکواہ نامی بستی کے لوگ تمہاری طرف سے مایوس ہو گئے ہیں اس لیے کہ ان کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ تم اکثر اچانک غائب ہو جایا کرتے ہو، لہٰذا تمہیں اپنا سردار بنانے کا اب کوئی فائدہ نہیں ہے۔ لہٰذا انہوں نے اپنے ایک اور جوان کو اپنا سردار بنا لیا ہے۔ اے یوناف میں تمہیں اس حادثے کی تفصیل نہ بتاؤں گی جو جھیل میرو کے کنارے نمودار ہوا ہے۔ تم وہاں پہنچو گے تو تمہیں خود ہی اس حادثے کی اطلاع ہو جائے گی۔''

یوناف نے کچھ سوچا پھر کہا۔ ''اے ایلیکا مجھے اس انکشاف کا قطعی کوئی ملال نہیں ہے کہ گکواہ والوں نے میری جگہ کسی اور کو اپنا سردار بنا لیا۔ میں تو گکواہ والوں کی اس سرداری سے پہلے ہی نالاں تھا۔ وہ تو ان کے مجبور کرنے پر میں نے اس کی حامی بھری تھی۔ انہوں نے اگر میری جگہ کسی اور کو اپنا سردار بنا لیا ہے تو قسم مجھے اپنے خداوند کی اس میں میرا اطمینان اور خوشی ہے کہ انہوں نے ایسا کر لیا ہے، ہاں اگر کسی خانہ بدوش قبیلے سے ان لوگوں کو کوئی نقصان پہنچا ہے تو میں ان کی خاطر اس خانہ بدوش قبیلے سے ضرور انتقام لوں گا۔ ہاں اگر تم اس حادثہ کی تفصیل مجھے یہاں نہیں بتانا چاہتی ہو تو وہاں پہنچ کر میں خود ہی پوچھ لوں گا کہ ان پر کیا بیت گئی ہے۔''

ایلیکا سے اس قدر کہنے کے بعد یوناف چند ساعتوں تک خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر اس نے سمسون کو مخاطب کر کے کہا۔ ''اے سمسون اب جب کہ تم ان فلستی جوانوں کا خاتمہ کر چکے ہو تو میں سمجھتا ہوں اب یہاں رہتے ہوئے تمہارے لئے خطرات بڑھ جائیں گے اور فلستی کسی نہ کسی طرح تمہیں ٹھکانے لگانے کی کوشش کریں گے۔ اس بنا پر میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ تم یہاں سے کسی اور طرف نکل جاؤ اس طرح تم محفوظ رہ سکو گے اور اے سمسون! میرے ساتھ جو میری ایک خفیہ قوت ہے اس نے [illegible]

مجھے ابھی ابھی ایک بری خبر سنائی ہے لہٰذا میں اب یہاں سے افریقہ کی طرف روانہ ہوں گا لیکن یہاں سے کوچ کر جانے سے قبل میں کم از کم تمہارے متعلق یہ اطمینان کر لینا چاہتا ہوں کہ تم کسی محفوظ جگہ پہنچ گئے ہو۔''

سمسون نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اے یوناف میرے بھائی! میں اس ہمدردی اور فکر مندی کا جس کا اظہار تم میری ذات سے متعلق کر رہے ہو تمہارا از حد ممنون ہوں، میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں یہاں سے غزہ کی طرف نکل جاؤں گا اور وہاں ایک گمنام شخص کی حیثیت سے اپنی زندگی کے باقی دن گزاروں گا۔ گو سارے ارض فلسطین کے لوگ مجھے میری جسمانی قوت اور طاقت کی وجہ سے جانتے اور پہچانتے ہیں پھر بھی مجھے امید ہے کہ میں غزہ میں گوشہ گیری اور تنہائی کی زندگی گزارنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔''

یوناف نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''تمہارا فیصلہ درست ہے سمسون! تم غزہ کی طرف نکل جاؤ اور وہاں تم پرسکون زندگی گزار سکو گے شاید زندگی میں میری اور تمہاری پھر بھی ملاقات ہو جائے اور ہاں سمسون! میں یہاں سے غزہ تک تمہارا ساتھ دوں گا۔ تم وہاں قیام کر لینا جب کہ میں وہاں سے افریقہ کی طرف نکل جاؤں گا۔''

سمسون نے فکر مندی سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اے یوناف افریقہ میں اپنا کام ختم کرنے کے بعد میری طرف ضرور آنا۔ میں تمہارا انتظار کروں گا۔ نیکی کا ایک نمائندہ ہونے کی بنا پر مجھے تم سے ایسی محبت اور ہمدردی ہو گئی ہے جیسے جسم اور سایہ جیسے شہر اور اس کی رونق جیسے صدا اور اس کی بازگشت کاش میں اور تم ہمیشہ ساتھ رہ سکتے۔''

یوناف نے دکھ سے کہا۔ ''اے سمسون! یہ زندگی تو ایک سرائے خانہ ہے، کوئی خوابوں کی دلدل سے نکل کر آتا ہے اور کوئی اندھی اندھیری زمین کی کوکھ کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ انسانی زندگی ایک تاریک اور بھٹکتی ہوئی رات جیسی ہوتی ہے اور انسان کا خداوند پر ایمان اور اس کے نیک اعمال ان [illegible] کے اندر [illegible] پیدا کر دیتے ہیں۔ اے

Asim Jafri, Delhi

سمسون! آؤ آپ یہاں سے غزہ کی طرف کوچ کریں۔"

سمسون نے یوناف کو کوئی جواب نہ دیا اس لئے کہ یوناف کی گفتگو نے اسے مغموم اور غمگین بنا کر رکھ دیا تھا۔ اس کے بعد وہ دونوں ایام کے اس سلسلے کو دے غزہ کی طرف کوچ کر گئے۔

شام کے قریب یوناف اور سمسون غزہ شہر میں داخل ہوئے۔ سمسون نے وہاں ایک سرائے میں قیام کر لیا جب کہ یوناف افریقہ کی طرف کوچ کر گیا اور ایسا ہوا کہ غزہ کے فلسطیوں کو پتہ چل گیا کہ غزہ شہر میں سمسون داخل ہوا ہے اور انہیں یہ خبریں بھی پہنچ چکی تھیں کہ کس طرح سمسون نے ایک ہزار فلسطی جوانوں کا قتل عام کر دیا تھا۔ سو فلسطیوں کے بڑے بڑے شجاع اور دلیر و توانا جوان شہر پناہ کے دروازے پر بیٹھ گئے اور انہوں نے یہ ٹھان لی کہ جب سمسون یہاں سے نکلے گا تو وہ اسے قتل کر دیں گے اور اس طرح وہ سمسون کے ہاتھوں مرنے والے اپنے فلسطی جوانوں کا انتقام لے لیں گے لیکن یہاں قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا اور وہ اس کے برعکس فیصلے صادر کر چکی تھی۔

سمسون کو بھی سرائے میں کام کرنے والے ایک شخص سے یہ اطلاع مل گئی تھی کہ شہر پناہ کے دروازے پر مسلح فلسطی کھڑے کر دیئے گئے ہیں اور جونہی وہ شہر سے نکلے گا وہ اس پر حملہ آور ہو کر اس کا کام تمام کر دیں گے۔ تب سمسون نے بھی ان کے خلاف حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا اور ایسا ہوا کہ آدھی رات کے قریب سمسون سرائے سے اٹھ کر شہر پناہ کے دروازے کی طرف آیا۔ پھر اس نے شہر پناہ کے بھاری بھرکم دروازے کو چوکھٹ اور سنگی دیوار سے اکھیڑ کر اس نے اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھا لیا۔

فلسطی جوانوں نے جو سمسون کی تاک میں بیٹھے ہوئے تھے جب سمسون کی طرف سے انہوں نے طاقت کا ایسا مظاہرہ دیکھا تو وہ بھاگ گئے۔ شہر پناہ کا بھاری بھرکم دروازہ اٹھائے سمسون شہر کے سامنے کوہستان جرون کی چوٹی پر چڑھ گیا اور شہر کے لوگ جو بھاگنے والے فلسطی جوانوں کی وجہ سے جاگ اٹھے تھے وہ اس سارے منظر کو خوف و دہشت سے دیکھتے رہ گئے۔ سمسون نے شہر پناہ کا دروازہ وہاں پھینک دیا پھر وہ کوہستان جرون کے دوسری سمت وادی سورق کی طرف اتر گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جھیل میرو کے کنارے سرائے کے پاس یوناف اپنی سری قوتوں کو استعمال کر کے نمودار ہوا پھر وہ سرائے میں داخل ہوا۔ سرائے کا مالک مریشس اسے دیکھتے ہی اس کی طرف لپکا اور مخاطب ہو کے پوچھا

"عظیم یوناف! تم کہاں چلے گئے تھے تمہاری غیر موجودگی میں یہاں ایک انقلاب رونما ہو گیا ہے۔ بستی والوں نے تمہاری جگہ ایک اور جوان کو سردار بنا لیا ہے اور یہ اس بنا پر ہوا کہ چند روز ہوئے یہاں جھیل میرو کے کنارے کانگو کا ایک خانہ بدوش قبیلہ خیمہ زن ہوا۔ وہ در اصل اپنے ملک کی ایک اہم اور انوکھی رسم میں شامل ہونے کے لئے واپس اپنے علاقوں کی طرف جا رہے تھے کہ یہاں ان کے کچھ آدمیوں کا ہماری بستی کے لوگوں سے جھگڑا ہو گیا اور اے یوناف اجانتے ہو پھر کیا ہوا؟

ان خانہ بدوشوں کے اندر ایک ایسا طاقت ور جوان تھا جس نے اکیلے ہی ہماری بستی کے دس جوانوں کو مار مار کر زخمی کر دیا اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک ایسا ہولناک اور پر قوت جوان تھا کہ اگر اس کے مقابلے میں بیس پچیس جوان بھی ہوتے تو ان کی حالت وہ بری کر دیتا اس لئے کہ وہ ہمارے جوانوں کو یوں اپنے ایک ہاتھ سے پکڑ کر آسانی کے ساتھ کئی کئی گز دور پھینک رہا تھا جیسے کوئی خوب پر زور توانا پر کھلونا پھینکتا ہے یا پودے سے بیج دیتا ہے۔ اس طاقت ور جوان کا نام بانتو اور اس قبیلے کے سردار کا نام مکاوو اور یہ مکاوو بھی بڑا اجری اور خوفناک انسان تھا۔ ہاں اس قبیلے کے اندر ایک ساحر بھی تھا جس کا نام ماردوا تھا۔ یہ ماردوا گو بوڑھا تھا پر اس خانہ بدوش قبیلے کے لوگ بتاتے تھے کہ ماردوا نام کا وہ بوڑھا ساحر بے پناہ سری قوتوں کا مالک ہے اور یہ کہ وہ سحر کے فن میں یکتا و بے مثل ہے۔

اور اے یوناف اس بوڑھے ساحر ماردوا کی ایک بیٹی بھی تھی۔ اس کا نام باسو تھا۔ آہ میں نے اپنی زندگی میں ایسی حسین اور پر کشش لڑکی نہیں دیکھی، اس کی آنکھیں ایسی بڑی بڑی نیلی اور چمک دار تھیں کہ زیادہ دیر اس سے نگاہ نہ ملائی جا سکتی تھی۔ آہ وہ لڑکی اجالے کی کرن، گلاب کی پنکھڑی، روشنی کے ارتقا جیسی پر کشش اور مترنم خواب، موج محبت اور سحری کہکشاں جیسی خوبصورت تھی۔ میں نے ایک بار جھیل میرو کے کنارے سحر کی چھوٹی کرنوں میں کھڑے دیکھا تھا اور جی چاہتا تھا اسے دیکھتا چلا جاؤں۔

پر اے یوناف وہ لڑکی بڑی مغرور اور متکبر تھی۔ وہ کسی کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھتی ہی نہیں اور پھر مزید یہ کہ اس قبیلے کے لوگ یہ بھی بتاتے تھے کہ اپنے باپ کی طرح وہ لڑکی بھی ایک بہت بڑی ساحرہ ہے اور اسے اور اس کے باپ کو خاص طور پر ان کی حکومت کے اراکین سلطنت نے طلب کیا ہے تاکہ وہ پرانے اور نئے بادشاہ کی رسومات میں شرکت کر سکیں۔"

سرائے کے مالک مریشس کی اس گفتگو پر یوناف نے اسے کسی قدر تعجب اور حیرت سے دیکھا پھر پوچھا۔ مریشس! یہ تم کیسی گفتگو کر رہے

Asim Jafri, Delhi

ہو یہ نئے اور پرانے بادشاہ کی رسومات سے تمہارا کیا مطلب ہے۔؟"

یوناف کے اس استفسار پر مریشس کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ پھر یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ "سنو یوناف! میں تمہیں ان کی حکومت اور رسومات سے تفصیل کے ساتھ آگاہ کرتا ہوں، کانگو سے تعلق رکھنے والی ان لوگوں کی حکومت کو سلطنت بینورو کے نام سے پکارا جاتا تھا اور جو بھی اس سلطنت کا بادشاہ بنتا ہے اسے کبانگا کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اس بینورو نام کی سلطنت میں بہت سی عجیب وغریب رسومات پائی جاتی ہیں جو کچھ یوں ہیں کہ جونہی بادشاہ کسی مہلک مرض میں مبتلا ہوتا ہے یا بڑھاپے کے سبب اس کے قویٰ مضمحل ہونا شروع ہوجاتے ہیں تو اسے خودکشی کرلینی پڑتی ہے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کی بیوی سے یہ کام لیا جاتا ہے کہ اسے زہر پلاکر ختم کردے اور اگر یہ دونوں طریقے نہ کئے جائیں تو بادشاہ کو ختم کرنے کا ایک تیسرا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔

اور یہ تیسرا طریقہ کچھ اس طرح ہے کہ جب کبانگا (بادشاہ) کی موت کا وقت قریب آنے لگتا ہے اور لوگ یہ اندازہ کرلیتے ہیں کہ بادشاہ اب مرجائے گا تو سلطنت کا سب سے بڑا جادوگر بادشاہ کے گلے میں رسی کا پھندا ڈالتا ہے اور پھر اس پھندے کو آہستہ آہستہ کستے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ بادشاہ کا کام تمام ہوجاتا ہے۔ بادشاہ کو طبعی موت نہیں مرنے دیا جاتا کیونکہ اگر ایسا ہوجائے تو اس کے شاہی خاندان کی حکومت ختم ہوجاتی ہے اور اس کے لئے پھر کسی نئے خاندان کی تلاش کرنا پڑتی ہے جو حکومت کی ذمہ داریاں سنبھال سکے۔

اگر بادشاہ یعنی کبانگا بھی کسی جنگ کے دوران زخمی ہوجائے تو اس کے ساتھی اسے مارڈالتے ہیں تاکہ وہ کہیں اپنی طبعی موت نہ مرجائے۔ اس کے علاوہ ان میں ایک اور عجیب وغریب رسم بھی ہے اور وہ یہ کہ جس عورت کی زچگی ہونے والی ہو اسے سرکنڈوں کی ایک کٹیا میں علیحدہ کردیا جاتا ہے۔ زچگی سے پہلے ہی عورت اپنے مرد کو آگاہ کردیتی ہے اور وہ مرد اس کے لئے علیحدگی میں ایک کٹیا کا انتظام کردیتا ہے اور زچگی کے دوران اس عورت کی ماں یا کوئی عورت کے سوا اس کے پاس رہ بھی نہیں سکتا۔ زچگی کے بعد قبیلے کا کوئی طلسم گر اس پر اپنا سحر کرتا ہے اور اس کی طہارت کا سامان کرتا ہے اس کے بعد وہ دوبارہ اپنے قبیلے میں رہنے کے قابل ہوسکتی ہے۔"

مریشس جب خاموش ہوا تو یوناف نے کہا۔ "اے مریشس یہ تو نے عجیب سے ہی واقعات سناڈالے ہیں۔"

اس پر مریشس بولا۔ "اے یوناف! اس تاریک براعظم میں تو اس سے بھی ہولناک واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں وسطی افریقہ میں جہاں قبائل آزاد ہوتے ہیں اور ان کی کوئی مرکزی حکومت نہیں ہوتی تو ایسے قبیلے کے سردار کو چِٹومبا کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اس چِٹومبے کو بھی طبعی موت نہیں مرنے دیا جاتا کیونکہ ان قبائل کا عقیدہ ہے کہ اگر ان کا چِٹومبا اپنی طبعی موت مرجائے تو یہ دنیا فنا و برباد ہوجائے۔ اس لئے کہ ان کے عقیدہ کے مطابق یہ دھرتی ان کے چِٹومبے ہی کے کمال و قوت کے سہارے قائم ہے اور اگر چِٹومبا اپنی طبعی موت مرجائے تو چشم زدن میں یہ دھرتی تہس نہس ہوکر رہ جائے۔

چنانچہ ایسا ہوتا ہے کہ جب چِٹومبے بیمار ہوتا ہے اور اس کی موت یقینی نظر آنے لگتی ہے تو وہ شخص جسے اس کا وارث بنایا جاتا ہے وہ ایک بلم یا رسی لے کر چِٹومبے کے گھر یا خیمے میں داخل ہوتا ہے اور اسے زدوکوب کرکے یا گلا گھونٹ کر اسے ہلاک کردیتا ہے۔ اے یوناف! دور کی کیا بات ہے، خود ہماری ان سرزمینوں کے اندر بھی ایسی ہی رسومات ہوتی ہیں گو آج کل ہمارے ہاں لوگ آزادانہ قبائلی زندگی بسر کررہے ہیں لیکن کچھ عرصہ قبل یہاں بھی ایک مرکزی حکومت تھی جس میں بادشاہوں کو دیوتاؤں کا سا درجہ حاصل تھا اور دیوتاؤں کی طرح ہی ان کی پوجا کی جاتی تھی اور جب سلطنت کے ساحر اور جادوگر دیکھتے کہ بادشاہ کے جسم پر جھریاں یا سفید بال نمودار ہوگئے ہیں تو وہ ایک قاصد کے ذریعہ بادشاہ کو مرنے کا حکم لکھ کر بھیجتے۔ لہٰذا بادشاہ اپنا کام آپ تمام کرلیا کرتا اور اس کی جگہ کسی اور کو بادشاہ بنادیا جاتا تھا۔"

یوناف سر کو ہلاتے ہوئے تعجب اور حیرت کا اظہار کررہا تھا کہ مریشس نے اسے مخاطب کرکے کہا۔ "اے یوناف یہ رسومات جو میں نے تمہیں سنائی ہیں وہ نئی اور انوکھی نہیں ہیں بلکہ ان کا رواج بہت سے ملکوں اور قبائل کے اندر ہے۔ تم مصر ہی کو لو۔ یہ افریقہ کے اندر سب سے بڑی سلطنت تسلیم کی جاتی ہے اور مصریوں کو سب سے زیادہ مہذب اور ترقی یافتہ سمجھا جاتا ہے۔ مصر کے سب سے بڑے دیوتا کا نام رع ہے اور رع کی نسبت سے مصر کے ہر بادشاہ کو فرع کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ یعنی رع دیوتا کا اوتار، آہستہ آہستہ فرع بگڑ کر فرعون بن گیا۔ جب فرعون مرجاتا تھا تو مصریوں کو بہت دکھ اور صدمہ ہوا کرتا تھا اس لئے کہ وہ فرعون کو اپنے دیوتاؤں کے دیوتا رع کا اوتار خیال کرتے تھے اور بادشاہ کا بوڑھے ہوکر مرجانا انہیں بڑا گراں گزرتا تھا۔ لہٰذا برسہا برس کی محنت اور کاوش کے بعد مصریوں نے حنوط کاری کا فن ایجاد کرلیا۔

Asim Jafri, Delhi

حنوط کاری کا فن ایجاد کر کے مصری یہ خیال کرنے لگے تھے کہ انہوں نے مردوں کی روحوں کو نئی زندگی عطا کر دی ہے اور زندہ آدمیوں کی طرح ان کی بھی بقائے دوام کی امید بندھ گئی تھی۔ حنوط کاری کے اس فن کی ایجاد کے بعد لوگ نہ صرف فرعون بلکہ اپنے دیوتاؤں کی ممیاں بھی محفوظ کر کے رکھنے لگے۔ اس بنا پر مصر کے دیوتا اوسائی کی ممی میڈلس شہر میں محفوظ ہے۔ ایک دوسرے دیوتا انہوری کی ممی تھیسس شہر کے اندر محفوظ کر دی گئی ہے۔ ایک اور دیوتا کوسو کی ممی ہیلیو پولس شہر میں محفوظ ہے۔ میں ایک بار مصر گیا تو ان ساری ممیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آیا تھا۔ شاید تم اعتبار نہ کرو پر یہ ایک حقیقت ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔"

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "میں تمہارے ان مصری انکشافات کا تو اعتبار کرتا ہوں اس لئے کہ مصر میں رہتے ہوئے یہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں۔"

یوناف ذرا رکا پھر اس نے مریشس کو مخاطب کر کے دوبارہ کہا۔ "اے مریشس اس خانہ بدوش قبیلے نے کدھر کا رخ کیا تھا۔"

"مریشس نے کہا۔" وہ دریائے کانگو کی طرف گئے تھے اور وہیں پر جا کر وہ خیمہ زن ہوں گے۔ سنو یوناف! کانگو کی بینورو نام کی سلطنت کے کباکا (بادشاہ) کی موت کا وقت آ گیا ہے۔ اسی لئے اس خانہ بدوش قبیلے کو وہاں طلب کیا گیا ہے تاکہ اس قبیلے کا بڑا ساحر مارو، پرانے بادشاہ کو مارنے اور نئے بادشاہ کو تخت نشین کرانے کا فرض انجام دے اس لئے کہ مارو نام کا یہ ساحر بینورو کی سلطنت کا سب سے بڑا اور قابل عزت ساحر خیال کیا جاتا ہے۔"

مریشس کے خاموش ہونے پر یوناف نے پھر پوچھا۔ "اے مریشس! اب میرے ایک اور سوال کا جواب دو اور وہ یہ کہ اس خانہ بدوش قبیلے کا جو طاقت ور جوان تھا جس کا نام تم نے بانتو بتایا ہے اس نے کیوں تمہاری اس بستی کے لوگوں پر ہاتھ اٹھایا اور انہیں مارا پیٹا۔؟"

مریشس نے دکھ اور تکلیف دہ احساس سے کہا۔ "اس بانتو نام کے طاقت ور جوان نے اپنی بستی کی کچھ بکریاں پکڑ کر انہیں کاٹ ڈالا اور اپنے قبیلے والوں کو کھلا دیا اور جب ہماری بستی کے لوگ اس کے پاس احتجاج کرنے گئے تو اس نے سب کو مارا پیٹا۔"

اس انکشاف پر یوناف نے ہاتھ آگے بڑھا کر مریشس سے مصافحہ کیا اور اسے مخاطب کر کے کہا۔ "اے مریشس میں اب دریائے کانگو کی طرف کوچ کروں گا اور بانتو نام کے اس جوان سے اس ظلم دینے کی باز پرس کروں گا اس لئے کہ یہ تکلیف دہ واقعہ اس وقت رونما ہوا جب میں یہاں کا سردار تھا۔ اس لئے بانتو سے باز پرس میرا فرض بنتا ہے اور ساتھ ہی یہ مجھے خوشی بھی ہے کہ گاؤں والوں نے اپنے لئے نئے سردار کا انتخاب کر لیا ہے اس لئے کہ میں مستقل طور پر ایک جگہ رہائش نہیں رکھ سکتا کہ میرا کام ہی ایسا ہے۔"

مریشس سے مصافحہ کرنے کے بعد یوناف تیزی کے ساتھ سرائے سے باہر نکل گیا جب کہ مریشس اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔ سرائے سے باہر نکل کر یوناف نے ہلکی ہلکی اور نرم آواز میں پکارا۔ "ابلیکا! تم کہاں ہو۔؟"

ابلیکا نے اسی لمحہ یوناف کی گردن پر اپنا مرمریں لمس دیا پھر اس کی مسکراہٹ اور کھلکھلاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ "اے یوناف میرے حبیب! میں یہیں ہوں، میرا خیال اور اندازہ ہے کہ جو بات تم مجھ سے پوچھنے والے ہو اس کی اطلاع میں پہلے ہی حاصل کر چکی ہوں کہ وہ خانہ بدوش قبیلہ اس وقت دریائے کانگو کے کنارے بوکو شہر سے باہر خیمہ زن ہے اور جس جگہ یہ خانہ بدوش قبیلہ پڑاؤ کئے ہوئے ہے وہیں پرانے بادشاہ کو مارنے اور نئے بادشاہ کو تخت نشین کرنے کی رسم ادا کی جائے گی۔ اب بولو یوناف! تم یہی پوچھنا چاہتے تھے نا؟"

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "تمہارا اندازہ درست ہے ابلیکا! میں تم سے یہی پوچھنا چاہتا تھا اور اے ابلیکا اب جب کہ یہ معلومات تم نے فراہم کر دی ہیں تو میں دریائے کانگو کے کنارے بوکو شہر کی طرف کوچ کرتا ہوں۔"

ابلیکا نے مسکراتی ہوئی آواز میں کہا۔ "اے میرے حبیب میں تم سے اتفاق کرتی ہوں، تمہیں ضرور بوکو کی طرف کوچ کرنا چاہئے اور پھر دیکھتے ہیں بادشاہ کی رسم کیسے ادا کی جاتی ہے۔ وہ بانتو نام کا جوان کیسا طاقت ور ہے اور خانہ بدوش قبیلے کے سردار مکاوو کی بیٹی باسوکیسی خوبصورت اور پرکشش ہے۔"

اس کے ساتھ ہی یوناف اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور وہاں سے وہ دریائے کانگو کی طرف کوچ کر گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

یوناف دریائے کانگو کے کنارے باکو شہر سے باہر خیموں کے ایک وسیع جنگل کے اندر نمودار ہوا۔ یہ اس خانہ بدوش قبیلے کے خیمے تھے جسے ظریقہ میں سانڈگا کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ خیموں کے اندر یوناف ایک

Asim Jafri, Delhi

جوان کے پاس آیا اور اسے مخاطب کر کے کہا۔ ''اے میرے عزیز! اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو یہ ایک خانہ بدوش قبیلہ ہے اور اس قبیلہ کے سردار کا نام مکادو ہے۔؟''

اس جوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اے اجنبی! تمہارا اندازہ درست ہے۔ یہ سانگا نام کا خانہ بدوش قبیلہ ہے اور ہمارے سردار کا نام مکادو ہی ہے تم اپنے متعلق کہو۔ تم کون ہو اور کیوں ایسی گفتگو کر رہے ہو۔؟''

یوناف دوبارہ نرم لہجے میں بولا۔ ''اے عزیز! تم مجھ سے میرے احوال نہ پوچھو۔ بس تم مجھے اپنے سردار مکادو کے خیمے کی طرف لے چلو۔ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔''

اس پر اس جوان نے خوش طبعی سے کہا۔ ''تم میرے ساتھ آؤ، میں تمہیں مکادو کے خیمے کی طرف لے چلتا ہوں۔''

یوناف چپ چاپ اس خیمے کی طرف ہو لیا۔

یوناف اس جوان کے ساتھ جانوروں کی کھالوں سے بنے ہوئے ان خیموں کے اندر آگے بڑھتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ ایک بہت بڑے خیمے کے قریب رک گیا۔ اس خیمے کے سامنے ایسی کھالوں کا ایک شامیانہ بنا ہوا تھا جن پر کپڑے کا کام کیا ہوا تھا اور عین شامیانہ کے نیچے گھاس سے بنی ہوئی ایک چٹائی پر پچیس سے تیس سال کی عمر کے درمیان کا ایک جوان بیٹھا ہوا تھا اور اس جوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس جوان نے کہا۔ ''وہ سامنے شامیانے تلے اور گھاس کی چٹائی پر اس قبیلے کا سردار مکادو بیٹھا ہوا ہے۔ پہلے اس مکادو کا باپ ہمارا سردار تھا اور اب یہ مکادو اس قبیلے کا سردار ہے۔''

یوناف نے اس جوان کی طرف شفقت سے دیکھا اپنی نقدی کی تھیلی سے سونے کا ایک سکہ نکال کر اسے دیا اور کہا۔ ''اے عزیز! تیرا شکریہ جو تو نے یہاں تک میری راہنمائی کی اب تم جا سکتے ہو۔ میں اب اس مکادو سے بات کرتا ہوں۔''

وہ جوان واپس چلا گیا جب کہ یوناف سردار مکادو کے شامیانہ کی طرف بڑھا۔

مکادو کے قریب جا کر یوناف رکا پھر اسے مخاطب کر کے کہا۔ ''اگر میں غلطی پر نہیں تو تم اس سانگا نام کے خانہ بدوش قبیلے کے سردار مکادو ہو!''

مکادو نے ایک بار غور اور مشتبہ نگاہوں سے یوناف کی طرف دیکھا پھر کہا۔ ''اے اجنبی! میں نہیں جانتا تو کون ہے اور کیوں میرے قبیلے میں داخل ہوا۔ بہر حال تم جو بھی ہو اس کی مجھے پرواہ نہیں۔ تم میرے پاس آکر بیٹھ جاؤ، پھر مجھ سے کہو کہ تم کس غرض سے میرے پاس آئے ہو۔؟''

یوناف آگے بڑھ کر مکادو کے سامنے چٹائی پر بیٹھ گیا پھر بولا۔ ''اے مکادو! میرا نام یوناف ہے میں جھیل میرو کے کنارے کی بستی کالوا کی طرف سے آیا ہوں اور تمہارے قبیلے کے بانتو نام کے جوان سے ملنا چاہتا ہوں کہ وہ میرا مقروض ہے اور میں اس سے قرض کا مطالبہ کرنے آیا ہوں۔ اے مکادو! کیا تم بانتو نام کے اپنے قبیلے کے اس جوان کو یہاں نہ بلواؤ گے تا کہ تمہاری موجودگی میں ہی اس سے انتقام لے سکوں۔''

مکادو نے چونک کر یوناف سے پوچھا۔ ''تم بانتو سے کیسا انتقام لینا چاہتے ہو۔؟''

فیصلہ کن انداز میں مکادو کو مخاطب کر کے یوناف نے کہا۔ ''اے مکادو! پہلے بانتو کو یہاں بلواؤ پھر میں بتاؤں گا کہ میں اس سے کیسا انتقام لینا چاہتا ہوں۔''

مکادو نے اس بار خشمگیں نگاہوں سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''اگر میں بانتو کو یہاں نہ بلواؤں تب۔؟''

یوناف نے کھولتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''اے مکادو! اگر تم ایسا ناروا سلوک کرو گے تو پھر میں کسی کو بتائے بغیر چپ چاپ بانتو کی گردن کاٹ کر یہاں سے چلا جاؤں گا۔''

اس پر مکادو نے تلخ لہجے میں کہا۔ ''اے اجنبی! تم بھول رہے ہو، بانتو ایک ایسا جوان ہے جس سے چٹانیں بھی ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتی ہیں تم ہرگز اس سے اپنا انتقام نہ لے سکو گے۔''

مکادو تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر اس نے غور و تعجب سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اے اجنبی! تمہاری باتوں اور تمہارے اس دعوے کو بھی پس پشت نہیں ڈالا جا سکتا۔ اس لئے اگر تم اپنے آدمیوں کا انتقام لینے اس قدر مسافت طے کر سکتے ہو تو پھر تم بھی کوئی عام انسان نہیں اور پھر تمہارا قد کاٹھ تمہارے اعضاء و جوارح اور تمہاری جسمانی ساخت بھی بتاتی ہے کہ تم کوئی غیر معمولی انسان ہی ہو۔'' مکادو کہتے کہتے رک گیا اور پھر اپنے سامنے اشارہ کرتے ہوئے اس نے کہا۔ ''اے اجنبی! لو بانتو کو ساتھ لانے کی ضرورت بھی پیش نہیں آئی۔ وہ خود ہی ادھر آ رہا ہے اس کے ساتھ ہمارے قبیلے کا ساحر مارو اور اس کی بیٹی باسو بھی ہیں۔''

جب وہ تینوں نزدیک آئے تو یوناف نے اندازہ لگایا کہ ساحر مارو کی بیٹی باسو انتہائی حسین اور پرکشش تھی جیسی سراپے کے مالک مریتس

Asim Jafri, Delhi

نے اس کی تعریف کی تھی۔ ان کے نزدیک آنے پر سردار مکادو نے بانتو کو مخاطب کر کے کہا۔ "اے بانتو یہ جوان جو اس وقت میرے پاس بیٹھا ہوا ہے اس کا نام یوناف ہے، یہ جھیل میرو کی سرزمین سے آیا ہے، یہ تم سے انتقام لینے کا ارادہ رکھتا ہے کیونکہ تو نے جھیل میرو کے کنارے کچھ لوگوں کو مارا تھا۔ یہ جوان انہی کا انتقام لینے ایسی طویل مسافت طے کر کے یہاں آیا ہے۔ اب تم ہی کہو اس سلسلے میں تم کیا کہتے ہو۔؟"

بانتو نے پہلے ایک زوردار قہقہہ لگایا، پھر بولا۔ "اے سردار مکادو! ایسے کئی نوجوان ماضی میں مجھ سے ٹکرانے کا عزم لے کر آئے پر تو جانتا ہے کہ میں نے سب کو ٹوٹے ہوئے برتن کی طرح پاش پاش اور پھٹے بوسیدہ کپڑے کی طرح جھیر جھیر کر کے رکھ دیا تھا۔ اب اگر اس جوان کو بھی زندگی عزیز نہیں ہے تو ضرور مجھ سے ٹکرا دیکھے۔ یہ میرے مقابل آنے سے قبل اسے اس کے ممکنہ انجام سے ضرور آگاہ کر دو۔"

یوناف نے اپنی جگہ پر بیٹھے ہی بیٹھے کہا۔ "اے بانتو! میں ان عام جوانوں میں سے نہیں ہوں جن کے ساتھ ماضی میں تم ٹکرائے ہوگے۔ میں جو ارادہ کرتا ہوں اسے کر دکھاتا ہوں اور اے بانتو! مجھے تم ان جوانوں جیسا بھی نہ سمجھ لینا جنہیں تم ماضی میں اپنے سامنے زیر کرتے رہے ہو۔ مجھ سے ٹکرانا یقیناً تمہاری حماقت ہوگی اور میری ضرب تمہارے لئے یقیناً تعجب خیز ثابت ہوگی۔"

یوناف کی اس گفتگو سے بانتو کی حالت غصے اور غضب میں تخریب کی ظلمتوں اور منحوس ساعتوں جیسی ہو کر رہ گئی تھی پھر شاید اس نے کوئی فیصلہ کیا اور اپنے پاؤں کی ایک سخت اور زوردار ٹھوکر اس نے یوناف کی پسلیوں پر دے ماری۔ یہ ضرب خاصی زوردار اور تکلیف دہ تھی۔ اس کے بعد بانتو آگے بڑھ کر یوناف پر حملہ آور ہو گیا، اس نے یوناف کو دبوچ کر اپنے نیچے رکھ لیا اور اس پر مکّوں اور اپنی کہنیوں کی ضربوں کی بارش کر دی۔ بانتو کی اس کارگزاری پر سردار مکادو، ساحر مارو اور اس کی بیٹی باسو تینوں ہی خوش اور مطمئن دکھائی دے رہے تھے۔ پر اچانک ہی ایک تبدیلی اور انقلاب رونما ہونا شروع ہو گیا کیونکہ یوناف نے اپنا پاؤں بانتو کے پیٹ میں جماتے ہوئے دور پھینک دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنے کپڑے جھاڑتا ہوا خود بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ بانتو بھی زمین پر گرنے کے بعد فوراً اٹھ کھڑا ہوا تھا اور دوبارہ یوناف کی طرف بڑھا تھا۔

(باقی آئندہ)

مجرب تعویذات

Ph: 01336-224027 (O)
222701 (R)

یاد رکھئے کہ ہر معاملہ میں مؤثر حقیقی صرف خدا کی ذات ہے اور وہی جس کے لئے چاہتا ہے دواؤں، دعاؤں اور تعویذات میں اثر پیدا کر دیتا ہے۔

خاتم مقطعات : حروف مقطعات کندہ کی ہوئی چاندی کی انگوٹھی، بزرگوں کے تجربہ میں آیا ہے کہ یہ انگوٹھی خیر و برکت، رزق حلال، روزگار، سحر و جادو سے حفاظت، ترقی درجات، تسخیر حکام، مقدمات میں کامیابی، دشمنوں کے شر سے نجات اور بچیوں کے رشتے، عمل صالح کی توفیق اور دیگر ضرورتوں کے لئے بحکم خداوندی سے بہت مؤثر ہے، یہ انگوٹھی صرف مسلمانوں کے لئے ہے، ناپاکی کی حالت میں اور بیت الخلاء کے وقت استعمال کی اجازت نہیں۔ ہدیہ مختلف سائز اور ڈیزائن میں -/100 سے -/150 تک۔

لاکٹ : حروف مقطعات سے تیار شدہ یہ لاکٹ خواتین کے لئے ہے جو انگوٹھی استعمال نہ کرنا چاہیں وہ لاکٹ استعمال کر سکتی ہیں۔ ہدیہ -/100 روپے

خاتم عزیزی : مندرجہ بالا ضرورتوں کیلئے "عزیز" کے حروف کا نقش جسے غیر مسلم برادران وطن کیلئے تیار کیا جاتا ہے ہدیہ مختلف سائز و ڈیزائن میں -/100 سے -/150 تک۔

مدنی تختی : بچوں کے گلے میں ڈالنے کے لئے چاندی کی تختی ام الصبیان، مسان، نظر بد اور ہر طرح کے شیطانی اثرات سے بچوں کی حفاظت کے لئے اکابر دیوبند کے مجربات میں سے ہیں۔ ہدیہ -/60 روپے

لوح عزیزی : ہر طرح کے بے ہوشی کے دوروں کے لئے تانبے کی تختی جو حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے خاندانی مجربات میں سے ہے۔ ہدیہ -/40 روپے

نوٹ : ڈاک کے ذریعے منگانے پر پیکنگ کا خرچ اور محصول ڈاک بذمہ طلب گار ایک پیکٹ میں کئی عدد منگوانے پر کفایت رہتی ہے۔

براہ کرم لفافے پر دو روپے کا ڈاک ٹکٹ لگا کر تفصیلی کتابچہ (Catalouge) مفت حاصل کریں۔

۳۵ رسال سے آپ حضرات کی خدمت کرنے والا ادارہ (زیر نگرانی حضرت مولانا ریاست علی صاحب استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند)

کاشانۂ رحمت افریقی منزل قدیم، محلہ شاہ ولایت، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی

KASHANA-E-RAHMAT

AFRIQUI MANZIL, QADEEM MHO. SHAH WILAYAT
NEAR CHATTA MASJID, DEOBAND (SAHARANPUR) 247554

Asim Jafri, Delhi

(آل انڈیا) ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

گذشتہ ۳۰ برسوں سے بلاتفریق مذہب وملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

نئی منصوبہ بندی

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، جولوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مالی مدد، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ جس کی تفصیلی رپورٹ انشاءاللہ عنقریب منظر عام پر آئے گی۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۰ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلاتفریق مذہب وملت سے اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ انسانیت کے نقطۂ نظر سے اور حصول ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کر کے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد فون پر اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔ یا اس فون پر ایس ایم ایس کردیں 9897916786 آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔

اعلان کنندہ

(رجسٹرڈ کمیٹی) کُل ہند ادارہ خدمت خلق دیوبند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 9897916786

Asim Jafri, Delhi

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

یہودیوں نے اب چرچ میں آگ لگائی

مقبوضہ بیت المقدس میں یہودی آبادکاروں نے شاہراہ انبیاء پر واقع ایک چرچ کو نذر آتش کردیا ہے۔ مسیحی برادری کی اہم شخصیات نے واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے آسمانی مذاہب کے درمیان فساد اور شرانگیزی پھیلانے کی نئی شرارت قرار دیا ہے۔ خبر رساں اداروں کے مطابق بیت المقدس میں شاہراہ انبیاء پر واقع چرچ کے نگراں زکریا المشرقی نے ایک نیوز کانفرنس میں بتایا کہ یہودی آبادکاروں نے چرچ پر حملہ رات کے وقت کیا۔ اس کے قیمتی سامان کی توڑ پھوڑ کے بعد آگ لگادی جس سے چرچ کا بیشتر حصہ جل کر خاکستر ہوگیا۔ واقعہ کے فوری بعد اسرائیل پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں نے جائے وقوع کو گھیرے میں لے کر واردات کی تفتیش شروع کردی ہے۔ آخری اطلاعات آنے تک کسی شخص کو حراست میں نہیں لیا گیا تھا۔ زکریا المشرقی نے عیسائی عبادت گاہ کو نشانہ بنائے جانے کی شدید مذمت کی۔ ان کا کہنا تھا کہ انتہا پسند و یہودی اس طرح کے جرائم کے ارتکاب کے ذریعے آسمانی مذاہب کی تعلیمات کی توہین اور مذہبی شرانگیزی کو ہوا دے رہے ہیں۔ المشرقی نے بتایا کہ یہودی آبادکاروں نے چرچ کی دومنزلہ عمارت پر اس کی عقبی سمت سے حملہ کرکے پہلے اس کی کھڑکیاں توڑیں بعد ازاں اندر داخل ہوکر آگ لگادی جس سے اس کے فرسٹ فلور میں موجود سامان جل کر خاکستر ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ نذر آتش کیا جانے والا چرچ 1897 میں تعمیر کیا گیا تھا۔ 1948 میں قیام اسرائیل کے بعد اسے بند کردیا گیا تاہم 1967 میں اسے دوبارہ کھولا گیا تھا اور مقامی عیسائی آبادی کا یہ واحد بڑا چرچ تھا۔ المشرقی نے تمام سیاسی اور سماجی حلقوں سے مطالبہ کیا ہے کہ بیت المقدس میں یہودی آبادکاروں کے ہاتھوں مذہبی مقامات کو نقصان پہنچانے سے بچائیں اور مساجد اور چرچوں کی حفاظت کے لئے فوری مداخلت کریں۔ انہوں نے بیت المقدس کی فلسطینی نمائندہ شخصیت کی توجہ بھی متشدد یہودیوں کے مجرمانہ اقدامات کی طرف مبذول کرائی اور اس طرح کے واقعات کی روک تھام کے لئے اسرائیل پر دباؤ ڈالنے کا مطالبہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ مذہبی مقامات کا تحفظ صرف فلسطینیوں کی ذمہ داری نہیں بلکہ عالمی برادری کو بھی یہودیوں کے متشددانہ رویوں کے خاتمے اور مذاہب کے درمیان باہمی احترام کے فروغ کے لئے سنجیدہ اقدامات کرنا ہوں گے۔ خیال رہے کہ یہودیوں نے گزشتہ چار ماہ کے دوران تین مساجد کو نقصان پہنچایا ہے۔

☆☆☆

Asim Jafri, Delhi

TILISMATI DUNIYA
(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND-247554

ماہنامہ طلسماتی دنیا

R.N.I.66796/92
RNP/SHN/61
2009-11

Rs.100/=

Rs.75/=

Rs.75/=

ماہنامہ طلسماتی دنیا
کے
خصوصی نمبرات

Rs.60/=

Rs.75/=

Rs.100/=

Rs.50/=

Rs.75/=

Rs.60/=

Rs.75/=

Rs.60/=

Rs.75/=

Rs.75/=

Rs.60/=

Rs.75/=

DANISH AAMRI 09997247030

Asim Jafri, Delhi